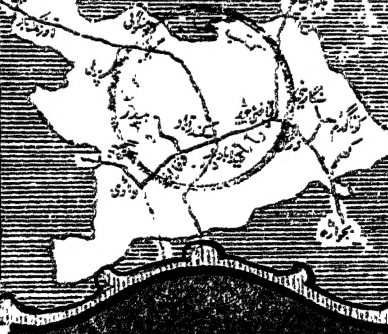




# شاہجہاں شاہ شاہجہاں شاہ

۱۳۳۵ھ ضلعی



ایشین ہائے مملکت نظام  
دفعہ ذریعہ قوام و  
تسلیم اف و جہت برآورد و  
و جہت و سکالی و کلدار و سود  
و احکام صدر شاہی رخصت برآ  
ج کعبہ و زیارات مقدس  
سفید و کار و  
و غیرہ

منظورہ پیشگاہ  
شاہجہاں شاہ  
۱۳۳۵ھ ضلعی  
مذہب امین مبارک و اختیارات نظام  
عدالتہ فی قیوداری و دیوانی و  
زر و لیون باب حکومت و احکام  
فیہا نس و ۱۳۳۵ھ ضلعی و ٹائم ٹیبل  
مالک محروسہ و ہندوستان  
و تارخی حالات

چیدرا بادرین  
طبع ہوا

مطبع برقی و افغ  
ریف بازار

# ابو فہرست جدید قانون ریلوے ٹرانسپورٹ سیکرٹری کا لے

صفحہ	مضمون	صفحہ
۱	باب (۱)	
۲	مرتب ابتدائی	
۲	مختصر نام و تاریخ نفاذ و ہمت مقامی	۱
۲	تعریفات	۲
۲	باب (۲)	
۲	ریلوے کے معائنہ	
۲	انسپیکٹر کا تقرر اور اس کے فرائض	۳
۵	انسپیکٹر کے اختیار و سہولت	۴
۵	انسپیکٹر کو فرائض کی انجام دہی میں سہولت دینا	۵
۶	باب (۳)	
۶	ریلوے کا تعمیر کرنا اور اس کا برقرار رکھنا	
۶	منظم ریلوے کو ضروری کام انجام دینے کا اختیار	۶
۷	مرمت اور حادثہ کے اشداد کے لئے اراضی پر عارضی دخل	۷

۸	اختیارات مندرجہ ذیل کے تحت جو نقصان ہو اسکی	۸
۰	بابت معاوضہ	۰
۸	سہولت کے لئے راستوں وغیرہ کی تعمیر	۹
۹	الک یا قابض الارضی یا مجلس صفا کی کا اختیار مزید تعمیرات کے متعلق	۱۰
۱۰	بار اور پھاٹک وغیرہ کی تعمیر	۱۱
۱۰	سڑک کے اوپر اور نیچے کی تعمیر	۱۲
۱۱	درختوں کا گرایا جانا جو باعث خطرہ ہوں یا جن سے ریلوے میں مزاحمت	۱۳
	ہوئی ہو۔	۰
۱۲	<b>باب (۴)</b>	
۱۲	<b>اجرائی ریلوے</b>	
۱۲	انجن اور رولنگ اسٹاک کے استعمال کے متعلق قواعد	۱۴
۱۲	ریلوے جاری کرنے کی اطلاع	۱۵
۱۲	بندگانی اعلیٰ حضرت مظہم العالی کی اجازت کے بغیر ممالک محروسہ	۱۶
۰	سرکار عالی میں ریلوے جاری نہ ہونے کے گی۔	۰
۱۳	احکام مندرجہ ذیل (۱۵ و ۱۶) کا ایسی صورتوں سے متعلق ہونا جبکہ	۱۷
۰	ریلوے میں کوئی اصلی تبدیلی کی جائے۔	۰
۱۳	استثناء	۱۸
۱۵	جاری شدہ ریلوے کو بند کرنے کا اختیار	۱۹
۱۵	بند کی ہوئی ریلوے کا دوبارہ کھولنا	۲۰
	<b>باب (۵)</b>	
	<b>ریلوے کا اجرائی کار عام احکام</b>	

۱۶	قواعد مرتب کرنے کا اختیار	۲۱
۱۷	تختہ جات	۲۲
۱۷	<b>مال لہانا</b>	
۱۷	گاڑیوں پر انتہائی وزن جو لاوا جاسکتا ہے	۲۳
۱۷	مال لے جانے کے متعلق شرائط	۲۴
۱۸	موصول اور دیگر مطالبات کی بابت کفالت	۲۵
۱۸	ایسے جانور یا مال کا تعین جس کا کوئی دہن پورا نہ ہو	۲۶
۱۹	منتظر ریلوے بعض صورتوں میں ابراناس طلب کر سکتے ہیں	۲۷
۲۰	مال کی تحریری تفصیل طلب کرنے کا اختیار	۲۸
۲۱	خطرناک یا ضرر رسان مال	۲۹
۲۲	شرح محصول کی کتاب کا دکھانا	۳۰
۲۲	<b>مسافروں کا لانا لیجانا</b>	
۲۳	مسافروں کے گارڈ کو اطلاع دینے کے ذریعہ	۳۱
۲۳	مسافروں کی انتہائی تعداد جو کسی ڈبہ یا گاڑی میں سفر کر سکیگی	۳۲
۲۴	ایک ڈبہ زمانہ سواریوں کے لئے مخصوص کیا جانا	۳۳
۲۴	ریلوے کے اوقات اور کرایہ کے تختہ جات کا آؤنیر ان کیا جانا	۳۴
۲۴	کرایہ کی ادائیگی پر ٹکٹ کا دیا جانا	۳۵
۲۴	گارا روائی جب گاڑی میں اس مسافر کے لئے جگہ نہ ہو جس نے ٹکٹ خریدا ہو	۳۶
۲۴	بغیر پاس یا ٹکٹ کے سفر کرنے کی حرمانت	۳۷
۲۵	پاس یا ٹکٹ کا دکھانا اور حوالہ کرنا	۳۸
۲۵	ٹکٹ واپسی یا معین مدت کا ٹکٹ قابل انتقال نہیں ہے	۳۹
۲۵	جو اشخاص متعدی امراض میں مبتلا ہوں انکو لیجانے سے انکار کر دینے کا اختیار	۴۰

Checked  
1987



## باب (۶)

## منظم ریلوے کی ذمہ داری بحیثیت برآمدہ مال

۲۶

۲۶

۲۶

۲۶

۲۶

۲۶

۲۸

۲۸

۲۸

۲۹

۲۹

۴۱

۴۲

۴۳

۴۴

۴۵

۴۶

۴۷

۴۸

## باب (۷)

## حوادث

۲۹

۳۰

۳۰

۳۰

۴۹

۵۰

۵۱

۵۲

## باب (۸)

## جرائم

۳۱

۳۱

## حیرالم جنس کا تعلق ملازمین ریلوے سے ہے

۳۱	۵۳	فرض مندرجہ دفعہ (۲۰) کی خلاف ورزی
۳۱	۵۴	لازم ریلوے کا بحالت نشہ ہونا
۳۲	۵۵	کسی شخص کے امن و عافیت کو خطرہ پہنچانا۔
۳۳	۵۶	اس سگاری میں مسافروں کو بیٹھنے پر مجبور کرنا جن میں مسافروں کی مقررہ تعداد موجود ہو۔
۳۳	۵۷	حوادث کی اطلاع دینے میں قصور
۳۳	۵۸	ہم سطح راستوں کو روکنا
۳۳	۵۹	غلط سخت جات مرتب کرنا۔
۳۳	۶۰	مال کی غلط تفصیل دینا
۳۳	۶۱	خطرناک یا ضرر رسان اشیاء ناجائز طور پر ریلوے پر لانا۔
۳۴	۶۲	اطلاع کے ذریعہ کو بغیر جائز ضرورت کے استعمال کرنا
۳۴	۶۳	محفوظ ڈبہ میں یا ایسے ڈبہ میں جس میں مسافروں کی انتہائی تعداد موجود ہو داخل ہونے یا ایسے ڈبہ میں مسافر کو نہ داخل ہونے دینا جس میں انتہائی تعداد نہ ہو۔
۳۵	۶۴	عام اطلاعات کو مٹانا۔
۳۵	۶۵	بغیر جائز یا ٹکٹ کے سفر کرنا یا سفر کرنے کا اقدام کرنا۔
۳۵	۶۶	بغیر پاس یا ٹکٹ کے یا نا کافی پاس یا ٹکٹ کے سفر کرنا یا محینہ سفر کرنا۔
۳۷	۶۷	ٹکٹ واپسی کا نصف حصہ منتقل کرنا۔
۳۷	۶۸	کرایہ کی بابت جواز کی رقم منظم ریلوے کو ادا کی جائے گی۔
۳۷	۶۹	پاس یا ٹکٹ تبدیل کرنا یا مٹانا۔
۳۷	۷۰	جو شخص متعدد میض میں مبتلا ہو اس کا سفر کرنا یا اس کے سفر میں مدد کرنا۔

۳۸	چلتی ہوئی گاڑی میں سوار ہونا یا مناسب طریقہ سے سفر کرنا	۷۱
۳۸	اُس گاڑی یا مقام میں داخل ہونا جو عورتوں کے لئے مخصوص ہے۔	۷۲
۳۹	ریلوے پر نشہ کی حالت میں ہونا یا امرباعث تکلیف کا ارتکاب کرنا۔	۷۳
۳۹	کسی ملازم ریلوے کا اس کے فرائض کی انجام دہی میں مزاحم ہونا۔	۷۴
۳۹	مداخلت بجا اور اُس کے ارتکاب پر اصرار	۷۵
۴۰	گاڑی ہانکتے والوں کی جانب سے ملازمین ریلوے کے احکام کی تعمیل میں قصور	۷۶
۴۰	ریلوے پھاٹک کا کھولنا یا بطور مناسب بند نہ کرنا۔	۷۷
۴۱	جانور ان چٹکاری	۷۸
۴۱	ریلوے گاڑی کو کینہ سے پٹری سے اتارنا یا اُس کا اقدام کرنا۔	۷۹
۴۲	کسی شخص کو جو ریلوے پر سفر کر رہا ہو کینہ سے ضرر پہنچایا یا ضرر پہنچانے کا اقدام کرنا۔	۸۰
۴۲	کسی ناجائز فعل یا ترک ہے کسی مسافر کے امن و عافیت کو خطرہ پہنچانا	۸۱
۴۳	بے احتیاطی یا غفلت سے کسی شخص کے امن و عافیت کو خطرہ پہنچانا۔	۸۲
۴۳	خاص احکام جب کہ ایسے جرائم جن سے امن و عافیت کو خطرہ ہونا یا بچے انجام دیں۔	۸۳
۴۴	ضابطہ	۸۴
۴۴	بعض جرائم کی علت ہلاکنا گہ گرفتاری گرفتار کرنا۔	۸۵
۴۴	ان اشخاص کی گرفتاری جن کا پتہ نہ معلوم ہو یا جن کے فرار ہونے کا احتمال ہو۔	۸۶
۴۵	ناظم فوجداری جسے جب قانون ہذا اختیارات حاصل ہونگے۔	۸۷
۴۵	مقام تحقیقات	
۴۶	ضمیمہ	
۴۶	اشیا جن کی قیمت ظاہر کر کے بیمہ کرایا جائیگا۔	

## جریده تعمیر مہولی

۴۸

۴۸

بحکم عالیجناب راجہ راجا یاس کرشن پرشاد میں السلطنتہ مہاراجہ بہادر با آقاہم پیشکار و  
صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی۔

۴۹

## رزولیوشن باب حکومت سرکار عالی

۵۰ تا ۶۰

نوٹ صدر المہام فیئاس

۶۱ تا ۶۶

احکام سرکار عالی صیغہ فیئاس

۶۷ تا ۶۸

رزولیوشن محکمہ پختہ شد اکوٹوالی و امور عامہ (صیغہ افواجہاری)

۶۹

تواریخ افتتاح ریلوے کارخانہ

۷۰

قواعد ریلوے

۷۵

تختہ کرایہ ریل از وارچی جنگشن تا بجوارہ جنگشن

۷۶

و تار آباد تا محمڈ آباد بیدر شریف

۷۸

(شلخ) از ڈورنگل جنگشن تا بھدر اچلم روٹ

۷۸

(شلخ) از ڈورنگل جنگشن تا شگرینی ریلوے

۷۸

تختہ کرایہ ریل از قاضی پیچہ جنگشن تا بلہار شاہ

۸۲	کرایہ ریل از حیدرآباد تا منٹار و ممبئی
۸۳	تختہ کرایہ ریل از پونہ تا ہنگولی
۸۳	کرایہ ریل از سکندرآباد تا میسور (ذریعہ مجموعہ کے کرنول و وڈاپلم
۸۵	کرایہ ریل از سکندرآباد تا میسور (ذریعہ وڈاپلم) راجپور کشتل - سنگلور
۸۶	تختہ کرایہ ریل از سکندرآباد تا ممبئی (ذریعہ وڈاپلم - ہنگولی - ڈھونڈ)
۸۶	تختہ کرایہ ریل از کرڈو وڈاپلم جنگشن تالاکور
۸۷	تختہ کرایہ ریل از کرڈو وڈاپلم تاملرچ
۸۹	تختہ کرایہ ریل از ممبئی تا راجپور
۹۰	کرایہ ریل از حیدرآباد تا پشاور (ذریعہ قاضی پیٹھ لہار شاہ ناگپور دہلی لاہور
۹۲	تختہ کرایہ ریل از حیدرآباد تا شملہ (ذریعہ قاضی پیٹھ ناگپور - وڈاپلم - انبالہ
۹۲	تختہ کرایہ ریل از حیدرآباد تا بریلی (براہ قاضی پیٹھ ناگپور رانی لکھنؤ
۹۴	تختہ کرایہ ریل از حیدرآباد تا کلکتہ (براہ بجواڑہ - مدراس - تاملینار
۹۶	تختہ کرایہ ریل از حیدرآباد تا اودھی گنڈ (براہ بجواڑہ - مدراس - لاٹھیہ پلو
۹۷	تختہ کرایہ ریل از حیدرآباد تا کلکتہ (براہ بجواڑہ - وایٹری - پوری
۹۸	تواریخ حالات میٹھا ایسٹن کے سرکاری جنگشن وڈاپلم
۲۰۶	تاسکند آباد و از جنگشن سکندرآباد تا جنگشن بجواڑہ و منٹار و لہار شاہ
۲۰۷	کرایہ ریلوے ڈاک سگاری
۲۰۸	کرایہ ریلوے پاسنر گاری
۲۱۷	ہفتہ وار سگاری
۲۱۸	شرح کرایہ پارسل بذریعہ مسافر گاری
۲۱۹	جنتری حالی کلاہ
۲۲۳	

۲۴۲	جنسری بر آورو تنخواہ ایک روز ہر مہینے کا ایک پیسے سے دس ہزار روپیہ تک	.
۲۴۵	فیس رجسٹری	.
۲۴۵	ویلیو پی ایل	.
۲۴۵	منی آڈر بند ریلوے ٹاک	.
۲۴۶	منی آرڈر ممالک غیر	.
۲۴۶	منی آڈر بند ریلوے تار برقی	.
۲۴۷	قواعد یہ خطوط رجسٹری و پائل ہندوستان	.
۲۴۷	قواعد ڈاکخانہ جات یا تہہ سلطنت برطانیہ ممالک غیر	.
۲۴۸	قواعد تار برقی ہندوستان	.
۲۴۹	قواعد تار برقی یورپ	.

## محبت الہیہ

۲۵۱	زارین عراق کے لئے ہدایت	۲۵۱
۲۵۳	ایصال باہوار چھ ماہ پیشگی بہ منصب داران و وظیفہ خوران و ماہوار یا بان بغرض	۲۵۳
-	زیارات مقامات مقدسہ	.
۲۵۴	عطاے تنخواہ پیشگی بغرض حج و زیارت مقامات بہ منصب داران و وظیفہ خوران و غیرہ	۲۵۴
-	نقشبیل گاڑی ممالک محروسہ سرکار عالی حیدر آباد و مکن	.

تمت

# قطعہ تاج بہ تقریب بازیاریل

مولوی سید شجاع الدین صاحب محکمہ معتمدی تعمیرات کراچی

بدوریشہ میر عثمان علی ۔۔۔ بہ اہل دکن گشت لطف خدا

وعائے شجاع است با تقدیر ۔۔۔ مبارک کند قبضہ ریل را

۱۳۵۸ھ



## قانون ریلوے مالک سرکاری

نشان (۳۳۳) ان

اعلیٰ حضرت بدظہم العالی

(پیشگاہ) ہر گاہ قرین مصلحت ہے کہ مالک محروسہ سرکاری کی ریلوے کے متعلق قانون وضع کیا جائے۔ لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے۔

باب (۱)



## مراتب ابتدائی

مختصر نام و تاریخ نفاذ و دست مقامی | **واقعہ ۱** یہ قانون بنام "قانون ریلوے مالک محروسہ سرکار عالی موسوم ہو سیکے گا اور کل مالک محروسہ سرکار عالی میں تاریخ اشاعت جریدہ سے نافذ ہوگا۔

تعریفات | **واقعہ ۲**۔ ہر اس کے کہ مضمون یا سیاق عبارت اس کے خلاف ہو۔

معجز (۱) "معجز" میں کشتیوں کا پل اور کسی دریا کے پار اترنے کا ہر عارضی ذریعہ اور ہر روڈ گھاٹ داخل ہے۔

دریا (۲) "دریا" میں نہر، ندی، جھیل اور ہر سطح آب داخل ہے جو قابل روانی مرکب تری ہو۔

ریلوے (۳) "ریلوے" سے مراد ریلوے یا اس کا جزو ہے جو مسافروں، جانوروں یا مال کے عام طور پر لانے یا لے جانے کے لئے کام میں آئے اور اس میں شامل ہے۔

الف (۴) وہ تمام اراضی جو باڑیاں، نشانات کے اندر داخل ہو جو ریلوے کی حدود و ظاہر کرنے کے لئے قائم کئے گئے ہوں۔

ب (۵) ریل کی تمام لائنیں یا بازو کی لائنیں یا شاخیں جو ریلوے کی اغراض کے لئے یا اس کے متعلق کام میں لائی جائیں۔

ج (۶) تمام اسٹیشن، دفتر اور مال رکھنے کے مکانات چوتھے کارخانہ جات اور سامان بنانے کے مکانات آلات اور کلیں جو آراضی سے وابستہ ہوں اور دوسری تعمیرات جو ریلوے کی اغراض کے لئے یا اس کے متعلق تیار ہوں۔

د (۷) تمام معاہدے، کشتیاں، ٹوکے جو ریلوے کی اغراض کے لئے کسی

وریا میں استعمال کئے جائیں اور سرکار عالی یاریلوے کمپنی کی ملک ہوں یاریلوے کی اغراض کے لئے کرایہ پر لئے گئے ہوں۔

منظم ریلوے (۸) ”منظم ریلوے“ سے جب ریلوے سرکار عالی کے زیر اہتمام ہو وہ عہدہ دار مراد ہے جسے سرکار عالی نے اُس ریلوے کے لئے منظم مقرر کیا ہو اور اُس میں سرکار عالی داخل ہے لیکن جب ریلوے کسی ریلو کمپنی کے زیر اہتمام ہو تو اس سے وہ کمپنی مراد ہے۔

لازم ریلوے (۵) ”لازم ریلوے“ سے وہ شخص مراد ہے جسے منظم ریلوے نے ریلوے کے کام کیلئے مقرر کیا ہو۔

انسپکٹر (۶) ”انسپکٹر“ ریلوے کا انسپکٹر مراد ہے جو حسب قانون ہذا مقرر کیا گیا ہو۔

مال (۷) ”مال“ میں ہر قسم کی بے جان اشیاء داخل ہیں۔  
روننگ اسٹاک (۸) ”روننگ اسٹاک“ میں ہر قسم کے آئجن اور گاڑیاں اور

ٹرائی داخل ہیں۔  
ٹرانک (۹) ”ٹرانک“ میں ہر قسم کا روننگ اسٹاک مسافریں جانور اور مال داخل ہے۔

محصول (۱۰) ”محصول“ میں کرایہ یا اور رقم داخل ہے جو کسی مسافر جانور یا مال کے لئے جانے کے لئے ادا کی جائے۔

محصول منزل (۱۱) ”محصول منزل“ میں وہ مطالبہ داخل ہے جو کسی اسٹیشن بازو کی لائن۔ مال خانہ۔ گودام۔ آلات جبرئیل کے استعمال کی بابت یا اسی قسم کی اور کسی خدمت کی بابت ادا کیا جائے۔

پاس (۱۲) ”پاس“ سے وہ اجازت نامہ مراد ہے جو منظم ریلوے یا

کسی اور عہدہ دار نے جو اس کام کے لئے مقرر کیا گیا ہو اس غرض سے عطا کیا ہو کہ وہ شخص جسے ایسا پاس عطا کیا گیا ہو بلا ادائیگی محمول ریلوے پر بطور مسافر سفر کر سکے۔

تھکٹ۔ (۱۳) ”تھکٹ“ سے ایک سفر کا یا واپسی کا یا ایک معین مدت کا تھکٹ مراد ہے۔

تعلقہ دار۔ (۱۴) ”تعلقہ دار“ سے وہ اعلیٰ عہدہ دار مراد ہے جس کے تفویض کسی ضلع کا مالی انتظام ہو اور اُس میں ایسا عہدہ دار بھی شامل ہے جسے سرکار عالی نے قانون ہذا کی اغراض کے لئے تعلقہ دار مقرر کیا ہو

## باب (۲)

### ریلوے کا معائنہ

انسپیکٹر کا تقرر اور اُس کے فرائض۔ (۱) سرکار عالی کو اختیار ہوگا کہ کسی شخص کو بحیثیت انسپیکٹر کام کرنے کے لئے مقرر کرے اور اُسے فرائض ذیل یا ان میں سے کوئی تفویض کرے۔

(الف) ریلوے کا معائنہ کرنا تاکہ اس امر کا تصفیہ کیا جاسکے کہ آیا کوئی ریلوے اس قابل ہے یا نہیں کہ وہ عام طور پر مسافروں کے لئے یہ جانے کے لئے کھولی جاسکے اور اپنی ریلوے حسب منشاء قانون ہذا سرکار عالی کے ملاحظہ میں پیش کرنا۔

(ب) سرکار عالی کی ہدایت کے موافق ریلوے اور روٹنگ اسٹاک و قافو قافا معائنہ کرنا۔

(ج) جب کسی ریلوے پر کوئی حادثہ ہو تو حسب قانون ہذا اُس کی

تحقیقات کرنا۔

(۵) قانون ہذا کی رو سے جو اور فرایض قراؤ دے گئے ہیں ان کو

انجام دینا۔

اینگٹ کے اختیارات | دفعہ ۴۔ جب اینگٹ اُن فرایض کو انجام دے جو

حسب قانون ہذا قرار دے گئے ہیں تو وہ حسب منشاء

مجموعہ تعزیرات مالک محروسہ سرکاری سرکاری ملازم متصور ہو گا اور پابندی احکام سرکاری وہ حسب ذیل اختیارات استعمال کر سکیگا۔

(الف) کسی ریلوے یا رولنگ اسٹاک میں داخل ہونا اور اُس کا

معائنہ کرنا۔

(ب) منتظم ریلوے کو تحریری حکم دینا کہ وہ کسی ملازم ریلوے کو

اُس کے روبرو حاضر کرے تاکہ اُس ملازم یا منتظم ریلوے سے ایسے

جوابات یا مواد حاصل کیا جاسکے جو تحقیقات کے لئے ضروری خیال کرے

(ج) منتظم ریلوے کے قبضہ یا تحویل میں جو کتب اور دستاویزات ہوں

اُن کے پیش کئے جانے کا حکم دینا جبکہ وہ معائنہ کی اغراض کے لئے ضروری

خیال کرے۔

مگر شرط یہ ہے کہ کسی ایسی مراسلت کے پیش کئے جانے کا حکم دیا جائے

جو منتظم ریلوے اور اُس کے میشران قانونی کے مابین ہوئی ہو۔

اینگٹ کو فرایض کی انجام دہی میں سہولت دینا۔ | دفعہ ۵۔ قانون ہذا کی رو سے

اینگٹ کے جو فرایض قرار دے گئے

ہیں ان کی انجام دہی میں اور اُس کے جو اختیارات ہیں ان کے استعمال

میں منتظم ریلوے مناسب سہولت دیگا۔

## باب (۳)

ریلوے کا تعمیر کرنا اور اس کا برقرار رکھنا  
منظم ریلوے کو ضروری کام انجام دینے کا اختیار

ہذا اور ایسی جائیدادیں منقولہ کی صورت  
میں جو منظم ریلوے کی ملک نہ ہوں بتا بعت احکام قانون حصول اراضی ملک  
محروسہ سرکاری اور ریلوے کمپنی کی صورت میں اس معاہدہ کی پابندی  
کے ساتھ جو سرکاری اور کمپنی کے مابین ہو اہو منظم ریلوے کو اختیار  
ہو گا کہ ریلوے کی تعمیر کے لئے یا مکان اراضی متعلقہ کے استفادہ میں  
ہو لت ہم پہنچائے پھیلے یا اس کے متعلقہ دیگر کارہائے تعمیر کے لئے عام اس  
سے کہ کسی قانون نافذہ میں کوئی اور حکم ہو۔

(الف) کسی اراضی یا سڑکوں یا ٹیلوں یا وادیوں یا راستوں یا  
ریلوے یا ٹراموے یا دریاؤں یا نہروں یا چشموں یا نالوں یا دوسرے  
مجاری آب یا موریوں یا پانی کے نلوں یا گئیں کے نلوں یا برقی کے تاروں  
میں یا اسپر سے گزر کے یا اس کے نیچے یا اس کے اوپر ایسے عارضی یا دائمی  
ڈھالوں سطحیں و محرابیں و سرنگیں و پل کے نیچے کی راہیں و پستہ بندی  
و پانی کی راہیں و پل و سڑکیں اور راستے و گزرگاہیں و نہریں و موریوں  
و پل کی کمانوں کے پائے و میلے کٹے ہوئے راستے و باڑیں بنائے یا تعمیر  
کئے جو وہ مناسب خیال کرے۔

(ج) اپنی صوابدید کے بموجب سرنگوں یا پلوں یا گزرگاہوں یا  
ان کے اوپر نیچے اور کام کی تعمیر کرنے اور اس سب سے برقرار رکھنے کے لئے

یا چشموں یا نالوں یا بجاری آب کے رخ کو بدل دے اور عارضی و  
تیز ہمیشہ کے لئے دریاؤں یا چشموں یا نالوں بجاری آب کے رخ کو پارہلو  
یا سٹرکوں یا راہوں کو بدل دے یا پھر دے یا ان کی سطح کو بلند یا پست  
کرے تاکہ ریلوے پر یا اس کے نیچے یا اس کے بازو سے ان کے لئے جائے  
میں زیادہ سہولت ہو۔

(ج) کسی ایسی اراضی میں یا اس کے نیچے سے جو ریلوے کے متصل  
ہو ریلوے سے پانی لے جانے یا ریلوے میں پانی لائیکے لئے موریوں  
یا نہریں بنائے۔

(د) ایسے مکانات و مال خانے و بمکانات و فتر صحن و اسٹیشن و چوڑے  
و انجن و مشینری و آلات و دوسرے لوازمات جو وہ مناسب خیال کرے  
بنائے یا تعمیر کرے یا ان کو بے لے یا مرمت کرے یا ان کے بجائے دوسرے  
قائم کرے۔

(ک) ریلوے کی تعمیر کرنے۔ اس کو برقرار رکھنے تبدیل کرنے یا مرمت  
کرنے اور اس کو استعمال میں لانے کیلئے دیگر امور انجام دے جو ضروری ہوں  
(۲) ضمن (۱) کی رو سے جو اختیارات منظم ریلوے کو عطا کئے گئے ہیں  
ان کا استعمال سرکار عالی کی نگرانی کے تابع ہو گا۔

مرمت اور حادثہ کے انداد کے لئے اراضی پر عارضی دخل (۱) جب کسی ریلوے پر  
کوئی حادثہ ہو جائے یا کسی حادثہ

کا خطرہ ہو تو سرکار عالی منظم ریلوے کو یہ اختیار عطا کر سکیگی کہ وہ مرمت  
کرنے کے لئے یا حادثہ کے انداد کی غرض سے ضروری کام انجام دینے  
کے لئے متصل اراضی پر داخل ہو۔

(۲) ضرورت کی صورت میں منظم ریلوے سرکار عالی سے منظوری حاصل کئے بغیر ارضی پر داخل اور ضروری کام انجام دیکینگا۔ لیکن ایسی صورت میں داخل ہونے کے بعد (۷۲) گھنٹے کے اندر اس کی رپورٹ سرکار عالی کے ملاحظہ میں پیش کریگا جس میں اس امر کی صراحت ہوگی کہ حادثہ کی نوعیت کیا تھی یا کس قسم کے حادثہ کا خطرہ تھا۔ رپورٹ کے معائنہ کے بعد سرکار عالی جو حکم صادر کرے اس کی تعمیل منظم ریلوے پر لازم ہوگی۔

اختیارات مندرجہ دفعات (۷۳) کے تحت جو نقصان ہو اس کی بابت معاوضہ دفعہ (۱) اختیارات مندرجہ دفعات (۷۶)

کے استعمال میں جہاں تک ممکن ہو منظم ریلوے کم نقصان پہنچائیگا اور جو نقصان پہنچایا گیا ہو اس کی بابت معاوضہ ادا کیا جائیگا۔  
(۲) اگر منظم ریلوے معاوضہ تجویز نہ کرے یا جو معاوضہ تجویز کیا گیا ہو اس سے قابض ارضی ناراض ہو تو قابض ارضی تعلقہ دار کے پاس رجوع ہو سکیگا اور تعلقہ دار حسب احکام قانون حصول ارضی سرکار عالی معاوضہ تجویز کرے گا۔

ہوت کے لئے راستوں وغیرہ کی تعمیر دفعہ (۱) ریلوے کی متصل ارضی کے مالکان اور قابضان کی ہولت کے لئے منظم ریلوے حسب ذیل تعمیرات کریگا اور قائم رکھیکگا۔

(الف) اس قسم کے اور اس قدر چوراسے پل۔ محرابیں۔ پل کے نیچے کی راہیں۔ ریلوے کے اوپر یا نیچے کی گذرگاہیں۔ ریلوے کے بازوئے یا اس میں جانے یا اس سے نکلنے کے راستے جو سرکار عالی کی رائے میں اس مزاحمت کے رفع کرنے کے لئے ضروری ہوں جو ریلوے کی



وجہ سے اس اراضی میں پیدا ہوئی ہو۔  
 (ج) تمام ضروری محرابیں۔ سرنگیں۔ پل کے نیچے کی راہیں۔ موریاں  
 مجاری آب یا کسی ریلوے کے بازو سے یا اس کے اوپر یا نیچے سے  
 جانگے راستے ایسے طول و عرض کے جو سرکاری کی رائے میں اس  
 اراضی سے یا اس اراضی میں جو ریلوے کے متصل ہو یا جو ریلوے  
 کی وجہ سے موثر ہوئی ہو جہاں تک ممکن ہو ہمیشہ اس قدر آسانی سے  
 پانی لے جانے یا لانے کے لئے کافی ہو جیسی کہ ریلوے کی تعمیر کے قبل تھی  
 (۲) متابعت دیگر احکام قانون نہایت غیرات جن کی صراحت ضمن (۱)  
 فقرہ (الف) و (ب) میں کی گئی ہے ریلوے کی تعمیر کے اثنا میں  
 یا اس کے قیام کے فوراً بعد کجائیگی اور وہ اس طرح کجائیگی کہ ان اشخاص کو  
 جنہیں اس اراضی میں حق حاصل ہو یا جن پر وہ موثر ہوئے ہیں جہاں تک  
 ممکن ہو نقصان یا تکلیف پہنچے۔

مگر شرط یہ ہے کہ منظم ریلوے پر اس طریقہ سے تعمیر لازمی نہ ہوگی  
 جس سے ریلوے کا کام بند ہو جائے یا اس میں مزاحمت ہو اور نہ منظم  
 ریلوے ایسی تعمیر پر مجبور کیا جائیگا جس کے نہ کرنے کی بابت وہ مالک  
 یا قابض اراضی کو حسب معاہدہ معاوضہ ادا کر چکا ہو۔

مالک یا قابض اراضی یا مجلس صفائی کا اختیار مزید تیرات کے متعلق **دفعہ ۱۰**۔ اگر کسی ایسے  
 مالک یا قابض اراضی کی

جس کی اراضی ریلوے سے موثر ہوئی ہو یہ رائے ہو کہ جو تعمیرات  
 حسب دفعہ ۹ تکمیل کی گئی ہیں اراضی کے بہ سہولت استعمال کے لئے کافی  
 نہیں ہیں یا مجلس صفائی یا کوئلہ بورڈ کی یہ خواہش ہو کہ کسی ریلوے پر

گزر کے یا اس کے نیچے یا اوپر سے کوئی شارع عام یا کوئی دوسری تعمیر  
کی جائے تو اس شخص یا مجلس مذکور کو اختیار ہوگا کہ منتظم ریلوے سے  
فرمائش کرے کہ اس کے صرفہ سے ایسی مزید تعمیرات کی تکمیل کی جائے۔ اگر  
منتظم ریلوے رضامند ہو تو ایسی تعمیر کی جائے گی اور بصورت اختلاف  
سرکاری عوامی جو حکم صادر کرے اس کے موافق عمل کیا جائیگا۔  
۱۱۔ **وضع**۔ سرکاری حکم دے سکیگی کہ اس تہ  
باڑ اور پھاٹک وغیرہ کی تعمیر کے اندر جو وقتاً فوقتاً مقرر کیا جائے۔

(الف) منتظم ریلوے ریلوے یا اس کے کسی جزو پر یا ان سڑکوں پر  
جو اس کے متعلق تعمیر کی گئی ہوں نشانات حد و قیام کرے یا باڑ لگائے۔  
اب جب ریلوے کسی شارع عام پر سے گزرے تو گھوڑوں یا  
اور جانوروں کے بچڑکنے کی وجہ سے مسافروں کو خطرہ سے محفوظ رکھنے  
کے لئے ضروری تعمیر منتظم ریلوے کرے۔

(ج) منتظم ریلوے ایسے مقامات پر جہاں ریلوے کسی شارع عام  
کی سطح پر سے گزرے سڑکوں پھاٹک یا زنجیروں یا کنگڑے یا باڑے گزرنے  
کے لئے بیڑھیاں یا دستی ریل تعمیر کرے۔

(د) منتظم ریلوے ایسے پھاٹکوں۔ زنجیروں یا کنگڑوں کے کھولنے اور  
بند کرنے کے لئے ملازم رکھے۔

۱۲۔ **وضع**۔ جب منتظم ریلوے نے ایسی ریلوے  
تعمیر کی ہو جو کسی شارع عام کی سطح پر سے

گزرتی ہو تو حفاظت عامہ کی غرض سے اگر سرکاری ضرورت خیال کرے  
تو اس کو اختیار ہوگا کہ کسی وقت منتظم ریلوے کو حکم دے کہ وہ ریلوے کو

بجائے شارع عام کی سطح پر لے جانے کے اُس مدت کے اندر جو مقرر کیا جائے  
 شارع عام مذکور کو پل یا محراب کے ذریعہ سے ریلوے کے پینچے یا اوپر سے  
 لے جائے اور چڑھاؤ اور اتار کا ایسا انتظام کرے اور دوسرے ایسے راستے  
 قائم کرے جن پر سے آسانی کے ساتھ گزر ہو سکے یا ایسی دوسری تعمیرات کا حکم  
 دے جو حالات کے لحاظ سے سرکار عالی کی رائے میں سطح پر گزرنے کے  
 خطر کو رفع یا اُس کے کم کرنے کے لئے سب سے زیادہ موزوں ہوں۔  
 (۲) ضمن (۱) کی رو سے جو حکم دیا جائے اُس میں اس امر کی صراحت نہ ہوگی  
 کہ تعمیرات کا صرفہ لگایا جائے یا جزا کون برداشت کریگا۔

درختوں کا گرایا جانا جو باعث خطرہ ہوں یا جن سے ریلوے میں مزاحمت ہوتی ہو (۱۳) اگر  
 اس امر کا خطرہ ہو کہ

ریلوے کے قریب کسی درخت کی ریلوے پر گرنے سے ٹرانک میں مزاحمت  
 واقع ہوگی یا اگر کسی درخت کی موجودگی سے کوئی نصب کیا ہوا سگنل نظر نہ  
 آتا ہو تو منظم ریلوے کو اختیار ہوگا کہ کسی ناظم عدالت فوجداری  
 کی اجازت سے ایسے درخت کو گرائے یا اور طور پر اُس کے متعلق ایسا عمل  
 کرے جو منظم ریلوے کی رائے میں خطرہ یا مزاحمت کو جیسی صورت ہو  
 رفع کرنے کے لئے مناسب ہو۔

(۲) شدید ضرورت کی صورت میں منظم ریلوے اختیار مند رخصتمن (۱)  
 ناظم عدالت فوجداری سے اجازت حاصل کئے بغیر استعمال کر سکیگا۔

(۳) اگر درخت جو حسب ضمن (۱) یا ضمن (۲) گرایا گیا ہو یا جس کے متعلق  
 کوئی اور عمل کیا گیا ہو ریلوے کی تعمیر یا سگنل کے نصب کئے جانے کے  
 پہلے سے موجود ہو تو ہر ناظم عدالت فوجداری ایسے اشخاص کی وجہ سے

جس کو اس درخت میں کوئی حق حاصل ہو ایسا معاوضہ عطا کر سیکے گا جو وہ مناسبت حاصل کرے (۴) حسب ضمن (۳) معاوضہ کی بابت جو حکم دیا جائے اُس کی نگرانی عدالت نظامت فوجداری ضلع میں ہو سکے گی اور اُس کا حکم قطعی ہوگا (۵) دفعہ ہذا کے جو کام کیا جائے اُس کی بابت معاوضہ دلانے کے لئے عدالت دیوانی میں کوئی دعویٰ رجوع نہ ہو سیکے گا۔

## باب (۴)

### اجرائی ریلوے

انجن اور لوگ اسٹاک کے استعمال کے متعلق قواعد و ضوابط ۱۴۲۰ منظم ریلوے انجن اور لوگ اسٹاک اُن قواعد کی پابندی کے ساتھ ریلوے پر استعمال کریگا جو اس بارے میں سرکار عالی نے مرتب کئے ہوں۔

ریلوے جاری کرنے کی اطلاع دفعہ ۱۵ (۱) بتاغت احکام مندرجہ ضمن (۲) منظم ریلوے پر لازم ہوگا کہ مسافروں کی سواری کے لئے ریلوے جاری کرنے کے کم از کم ایک مہینہ قبل سرکار عالی کو اپنے ارادہ کی تحریری اطلاع دے۔

(۲) سرکار عالی کو اختیار ہوگا کہ کسی صورت میں ضمن (۱) کی رو سے جو مدت مقرر کی گئی ہے اُس میں تخفیف کرے یا بروئے ضمن مذکور اطلاع دینے کی جو شرط قائم کی گئی ہے اُس کو ناقابل تعمیل قرار دے۔

بند گان اعلیٰ حضرت مدظلہم العالی کی اجازت کے بغیر (۱) بغیر منظوری بند گان محروسہ سرکاری میں ریلوے جاری نہ ہو سکے گی۔ اعلیٰ حضرت مدظلہم العالی مالک محروسہ سرکاری

میں مسافروں کی سواری کے لئے ریلوے نہ کھولی جاسکے گی اور ایسی نظری صادر کرنے کے قبل امور مندرجہ ذیل کے متعلق انسپیکٹر کی رپورٹ پیش ہونی ضروری ہوگی۔

(الف) انسپیکٹر نے ریلوے ورونلگ اسٹاک کا احتیاط کیسے معائنہ کر لیا ہے (ج) حرکت کرنے والی اور ثابت چیزوں کا طول و عرض مقررہ طول و عرض کے مطابق ہے۔

(ج) پٹریوں کا وزن۔ پٹوں کا استحکام۔ تعمیرات کی عام حالت اور ورونلگ اسٹاک کے دھروں کا ناپ اور ان پر اٹھائی مجموعی وزن وہی ہے جو مقرر کیا گیا (د) ورونلگ اسٹاک کافی تعداد میں ہے۔

(لا) انتظام ریلوے کے متعلق عام قواعد جبکہ وہ مسافروں کی سواری کے لئے کھولی جائے قانون ہذا کے تحت مرتب و شائع کئے گئے ہیں۔ (و) انسپیکٹر کی رائے میں ریلوے مسافروں کی سواری کے لئے بلا کسی خطرہ کے کھولی جاسکتی ہے۔

(۲) اگر انسپیکٹر کی یہ رائے ہو کہ ریلوے اس طرح بلا خطرہ کے نہیں کھولی جاسکتی ہے تو وہ اپنی رائے اس امر کی صراحت کے کہ کن امور کی تکمیل کے بعد اُس کے کھولنے کی اجازت دی جاسکتی ہے پیش کرے گا۔ اور اس کے لحاظ سے بندگان اعلیٰ حضرت مدظلہ العالی سے جو حکم ہوگا جزیہ تعمیل کی جائیگی۔

احکام مندرجہ صفحات (۱۶۱ و ۱۶۲) کا ایسی صورتوں سے وضع (۱) دفعات (۱۶۱ و ۱۶۲) کے احکام متعلق ہونا جبکہ ریلوے میں کوئی اہلی تبدیلی کیجئے۔ ان تعمیرات سے بھی متعلق ہوں گے۔ جن کی صراحت ضمن (۲) میں کی گئی ہے

جبکہ ایسی تعمیرات ایسی ریلوے کا جزو ہوں یا اُس سے متعلق ہوں جو

مسافروں کی سواری کے لئے استعمال کی جاتی ہو اور جو اس معاہدہ کے بعد  
یکمیل کی گئی ہوں جو ریلوے کھولنے کے قبل کیا گیا ہو۔

(۲) تعمیرات متذکرہ ضمن (۱) حسب ذیل ہیں۔

(الف) ریلوے کی مزید لائنیں۔

(ب) ریلوے کی شاخیں۔

(ج) اسٹیشن۔

(د) جگیشن۔

(۵) ایک سطحی چوراسے۔ اور کسی موجودہ تعمیرات کی ایسی تبدیلی یا تجدید  
جس سے اس کی اصلیت بدل گئی ہو اور جس سے احکام مندرجہ دفعات (۱۶) و (۱۷)  
متعلق ہوں یا دفعہ ہذا کی رو سے متعلق کئے جائیں۔

استثناء ۱۸۔ جبکہ کسی حادثہ کے بعد جو عارضی طور پر رافک کے  
بند کرنے کا باعث ہوا ہو لائن اور تعمیرات کی جن کو نقصان پہنچا ہو

فوراً اصلاح کی گئی ہو یا آمدورفت جاری رکھنے کے لئے عارضی طور پر کوئی  
جدید لائن قائم کی گئی ہو تو ایسی لائن یا تعمیرات انپیکٹر کی عدم موجودگی میں  
یہ پابندی شرائط مندرجہ ذیل مسافروں کی سواری کے لئے کھولی جاسکے گی۔

(الف) ملازم ریلوے جس کے ذمہ ان تعمیرات کی نگرانی ہو جو حادثہ  
کی وجہ سے ضروری ہو گئی تھیں اس امر کی تحریری تصدیق کرے کہ لائن یا  
تعمیرات جن کی اصلاح کی گئی ہے یا عارضی جدید لائن ان اشخاص کو خطرہ  
کے بغیر کھولی جاسکتی ہے جو اس کو استعمال کریں۔

(ب) جس قدر جلد ممکن ہو قدیم لائن یا تعمیرات یا عارضی جدید لائن کے  
کھولنے کی اطلاع بذریعہ تار برقی انپیکٹر ریلوے کو دی جائے۔

جاری شدہ ریلوے کو بند کرنے کا اختیار دفعہ ۱۹۔ اگر بعد متناہی ریلوے کے

جو مسافروں کی سواری کے لئے کام میں لائی جاتی ہو یا کسی رولنگ اسٹاک کے جو اس پر استعمال کیا جاتا ہو انٹیکٹر کی یہ رائے ہو کہ ریلوے یا رولنگ اسٹاک کا جس کی صراحت کی جائے گی استعمال کرنا خطرناک ہے تو اس کی رائے مع وجود کے پیشکاه اعلیٰ حضرت عظمیٰ العالی میں پیش کی جائے گی۔ اور اس پر جو حکم ہو گا حیدر علی کیا جائیگا۔

بند کی ہوئی ریلوے کا دوبارہ کھولنا دفعہ ۲۰۔ (۱) جب کوئی ریلوے سخت دفعہ (۱۹) بند کی گئی ہو تو وہ مسافروں کی سواری کے لئے دوبارہ نہ کھولی جاسکے گی تاوقتیکہ حسب احکام قانون نہ اس کا معائنہ کر کے اس کے دوبارہ کھولنے کی اجازت نہ دی جائے۔

(۲) جب سخت دفعہ (۱۹) کسی رولنگ اسٹاک کے استعمال کی مانعت کی گئی ہو تو ایسا رولنگ اسٹاک استعمال نہ کیا جاسکیگا تاوقتیکہ انٹیکٹر کی اس رپورٹ کے لحاظ سے کہ وہ قابل استعمال ہے اس کے استعمال کی اجازت نہ دی جائے۔

(۳) اگر کسی ریلوے یا رولنگ اسٹاک کے استعمال کے متعلق حسب دفعہ (۱۹) کوئی مشتبہ ایضہ قائم کی گئی ہوں تو ایسی شرائط نافذ رہیں گی۔ تاوقتیکہ وہ مشوخ نہ کی جائیں۔

## باب (۵)

ریلوے کا اجرائی کا عالم احکام



قواعد مرتب کرنے کا اختیار (۲۱) - (۱) سرکار عالی مفصلہ ذیل امور کے متعلق قواعد مرتب کرے گی -

(الف) اس طریقہ اور رفتار کا تعین جس کے موافق روٹنگ اسٹاک ریلوے پر چلایا جاسکے گا -

(ب) مسافروں کی نشست اور آرام کے متعلق اور دن کے سامان کے لئے جانے کا طریقہ -

(ج) اس امر کا تعین کہ قانون ہند کی اغراض کے لئے کونسا مال خطرناک یا ضرر رسان ہے اور اس کے لئے جانے کا طریقہ -

(د) ایسے مسافرین جو متعدی امراض میں مبتلا ہوں کن شرائط کے ساتھ لے جائے جا سکیں گے - اور گاڑیاں جو استعمال کی جائیں کس طرح صاف و پاک کی جائیں گی اور امراض جو متعدی تصور ہوں گے -

(۴) ریلوے ملازمین کے طریقہ عمل کے متعلق -

(۵) قیود اور شرائط جن کی پابندی کے ساتھ سامان یا مال ٹرین پر یا ریلوے گودام میں رکھا جاسکے گا -

(نہ) بالعموم ریلوے کے اجرائی کار اور انتظام اور اس پر سفر کرنے اور اس کے استعمال کے متعلق -

(۲۲) قواعد میں اس کی بھی صراحت ہو سکتی ہے کہ جو شخص قواعد مذکورہ

ضمن (۱) کی خلاف ورزی کرے گا اس کو جرمانہ کی سزا دی جائے گی جس کی

مقدار (ص) تک ہو سکیگی اور قواعد مذکورہ ضمن (۱) فقرہ (۴) کی صورت

میں ایک مہینہ کی ماہوار تک جرمانہ ہو سکیگا اور ایسا جرمانہ ملازم ریلوے کی ماہوار سے وضع کیا جائیگا -

(۳) قواعد جو حسب ضمیمہ (۱) مرتب کئے جائیں ان کی نقل ہر اسٹیشن پر موجود رہے گی اور ہر شخص کو اجازت ہوگی کہ باوقات مناسب بلا ادائی فیس ان کا معائنہ کرے۔

تختہ جات | دفعہ ۲۲۔ ہر منتظم ریلوے اس نمونہ کے موافق جو کارخانہ مقرر کرے اپنے سر یا یہ جمع و خراج اور ٹرانسپورٹ کے تختہ جات ہر ششماہی یا اس مدت کی بابت مرتب کرے گا جو سرکار عالی مقرر کرے اور ان کی نقل سرکار عالی کے پاس ایسے اوقات پر بھیجی جائے گی۔ جو سرکار عالی مقرر کرے۔

## مال لیجانا

گھاٹیوں پر انتہائی وزن جو لاداجا سکتا ہے | دفعہ ۲۳۔ منتظم ریلوے اس امر کا یقین کرے گا کہ مال لے جانے والی

گھاٹیوں پر کس قدر انتہائی وزن لاداجا سیکے گا اور اس وزن کی صراحت نمایاں طریقہ پر گھاٹی کے بیرونی حصہ پر کی جائے گی۔

مال لے جانے کے متعلق شرائط۔ | دفعہ ۲۴۔ (۱) سرکار عالی بذریعہ قواعد ان شرائط کی صراحت کر سکیں گی جن پابندی کے ساتھ

جانور یا مال قبول کیا جاسکے گا یا بھیجا جاسکے گا (۲) ایسے قواعد کی نقل ہر اسٹیشن پر رکھی جائے گی اور ہر شخص باوقات مناسب بلا ادائی فیس ان کا معائنہ کر سکیگا۔

(۳) منتظم ریلوے پر ذمہ داری نہ ہوگی کہ وہ کسی ایسے جانور کو لے جا

جو متعدد مرض میں مبتلا ہو۔

محصول اور دیگر مطالبات کی بابت کفالت دفعہ ۲۵ (۱) جب کسی شخص کے ذمہ کسی جانور یا مال کی بابت کوئی محصول یا

مطالبہ واجب ہو اور وہ طلب کئے جانے پر اس کی ادائیگی میں قاصر ہے تو منتظم ریلوے کو اختیار ہوگا کہ ان جانوروں یا مال کا کل یا جزو روک لے اور اگر وہ جانور یا مال ریلوے کے باہر لے جائے جائیکے ہوں تو شخص قاصر کے اور جانور یا مال جو منتظم ریلوے کی تحویل میں ہوں با من بعد آئین روکے جاسکیں گے۔

(۲) جب حسب ضمن (۱) کوئی جانور یا مال روکا گیا ہو تو اگر مال جلد خراب ہو جانے والا ہو تو وہ فوراً نیلام کیا جائیگا۔ اور دوسرے قسم کے مال یا جانور کی صورت میں اس کے نیلام کی اطلاع تین ماہ سے کم از کم پندرہ دن قبل ایک یا زیادہ مقامی اخباروں میں شائع کی جائیگی اور اگر اس مقام پر کوئی مقامی اخبار شائع نہ ہوتا ہو تو ایسی اطلاع اس طریقہ سے شائع کی جائے گی جو سرکار عالی مقرر کرے۔ ایسی اطلاع شائع ہونے کے بعد اس قدر جانور یا مال نیلام کئے جاسکیں گے جو محصول یا مطالبہ اور روکنے کے اور اطلاع شائع کرنے اور نیلام کے اور جانوروں کی صورت میں اون کی خوراک اور داشت کے اخراجات کی ادائیگی کے لئے ضروری ہو۔ (۳) زر نیلام سے مطالبات خدہ کی ادائیگی اور جو رقم بیچ جائے اور جانور اور مال جو نیلام نہ کئے گئے ہوں وہ شخص متعلق کو دئے جائیں گے۔

(۴) جب کسی شخص کے ذمہ کوئی محصول یا مطالبہ واجب ہو اور وہ سب مدت کے اندر اپنے جانور یا مال جو حسب ضمن (۱) روکے گئے ہوں یا جو

حب ضمن (۲) نیلام نہ کئے گئے ہوں لیجانے میں قاصر رہے تو منتظم ریوے کو اختیار ہوگا کہ سب جانور یا مال نیلام کر دے اور زرب نیلام جہاں تک ممکن ہو حسب احکام ضمن (۳) کام میں لائے۔

(۵) دفعہ ہذا کا کوئی مضمون اس کے مانع نہ ہوگا کہ منتظم ریوے محصول یا مطالبہ جو واجب الادا ہو یا وہ دیوانی دعویٰ کر کے وصول کرے ایسے جانور یا مال کا تصفیہ جس کا کوئی دعویدار نہ ہو دفعہ ۲۶۔ (۱) جب منتظم ریوے کے قبضہ میں کوئی جانور یا مال رودا

کے لئے یا اور طور پر آیا ہو اور مالک یا کوئی اور شخص جو منتظم ریوے کو اُن کا مستحق معلوم ہو اُن کا دعویدار نہ ہو تو منتظم ریوے مالک یا اُس شخص کو اگر اُس کا پتہ معلوم ہو سکے اطلاع دیگا کہ اُس جانور یا مال کو لے جائے (۲) اگر مالک یا اس شخص کا پتہ نہ معلوم ہو سکے یا اُس کو اطلاع نہ دیجاسکے یا وہ اطلاع کی شرائط کی تکمیل نہ کر سکے تو منتظم ریوے مناسب مدت کے اندر پابندی اس قانون ..... کے جو اس بارے میں نافذ ہو بقابلیت احکام مندرجہ دفعہ ۲۵ نیلام کرے گا۔ اور باقی ماندہ قسم اُس شخص کو ادا کیجائے گی جو اُس کا مستحق ہو۔

منتظم ریوے بعض صورتوں میں ابراہام طلب کر سکیگا دفعہ ۲۷۔ جب کسی جانور۔ مال یا رقم نیلام کی بچت کے دو یا زیادہ اشخاص دعویدار ہوں یا جانور کا ملک یا مال کی رسید پیش نہ کیجائے تو منتظم ریوے جانور۔ مال یا بچت مذکور کو اُس وقت تک حوالہ کرنے سے انکار کر سکے گا جب تک کہ وہ شخص جو اُس کی رائے میں اُس کے پانے کا مستحق ہو منتظم ریوے کے اطمینان کے موافق اس مضمون کا

ابراؤ نامہ تکمیل نہ کر دے کہ اگر کوئی اور شخص دعویٰ دہا رہو تو وہ اُس کا ذمہ دار ہوگا  
مال کی تحریری تفصیل طلب کرنے کا اختیار (۲۸)۔ جب کوئی مال ایک مقام  
سے دوسرے مقام پر بھیجنے کی غرض سے

ریلوے پر لایا جائے تو مالک یا وہ شخص جس کی تحویل میں وہ مال  
ہو اور جب کوئی مال ریلوے کے ذریعہ سے منتقل ہو چکا ہو تو مرسل ایبہ  
اُس ملازم ریلوے کی خواہش پر جسے اس کام کے لئے منتظم ریلوے  
نے مقرر کیا ہو اُس ملازم کو اپنی دستخطی تحریر دیگا۔ جس میں مال کی ایسی  
تفصیل درج ہوگی جو اس امر کے یقین کے لئے کافی ہو کہ منتظم ریلوے  
اُس پر کس شرح محصول وصول کر سکتا ہے۔

(۲۹) اگر ایسا مالک شخص یا مرسل ایبہ ایسی تفصیل دینے سے انکار غفلت  
کرے اور اُس پارسل یا گٹھری کے کھولنے سے انکار کرے۔ جس میں وہ مال  
ہو تاکہ اس مال کی نوعیت کا یقین کیا جاسکے تو منتظم ریلوے کے کو  
اختیار ہوگا کہ۔

(۳۰) الف) اس مال کو جو ریلوے پر روانگی کی غرض سے لایا گیا ہو  
اُس وقت تک قبول کرنے سے انکار کرے جب تک اُس کے متعلق اُس شرح  
سے محصول نہ ادا کیا جائے جو ریلوے پر کسی قسم کے مال کے متعلق اس وقت  
زیادہ سے زیادہ شرح ہو۔ یا

ب) اُس مال کے متعلق جو ریلوے کے ذریعہ سے بھیجا گیا ہو اس  
شرح سے محصول وصول کرے جو کسی قسم کے مال کے متعلق زیادہ سے زیادہ شرح ہو  
(۳۱) جب تفصیل جو حسب ضمن (۱۱) دی گئی ہو اہم امور کے متعلق غلط ہو اور  
مال جس سے اس کا تعلق ہو ریلوے پر منتقل کیا جا چکا ہو تو منتظم ریلوے کو

اختیار ہو گا کہ اس مال پر اس شرح کا دو چاند محصول وصول کرے جو کسی قسم کے مال کے متعلق زیادہ سے زیادہ اس وقت مقرر ہو۔

(۴) جب جب دفعہ ہذا کسی مال کی تفصیل دی گئی ہو اور ریلوے ملازم اور مالک یا ریل ایس شخص کے مابین جس کی تحویل میں وہ مال ہو اس کی نوعیت کے متعلق اختلاف ہو تو ملازم ریلوے کو اختیار ہو گا کہ اس مال کو روک کر اس کا معائنہ کرے۔

(۵) اگر مال کے معائنہ سے معلوم ہو کہ مال اس سے مختلف قسم کا ہے جو اس تفصیل سے ظاہر ہوتا تھا جو حسب ضمن (۱) دی گئی تھی تو وہ شخص جس نے تفصیل دی تھی یا اگر وہ شخص مالک نہ ہو تو وہ شخص اور مالک بالاشتراك و بالانفراد اس مال کے روکنے اور معائنہ کے اخراجات کی بابت ذمہ دار ہوں گے اور منتظم ریلوے پر اس نقصان کی بابت کوئی ذمہ داری نہ ہو گی جو اس مال کے روکنے اور معائنہ سے ہوا ہو۔

(۶) اگر یہ معلوم ہو کہ مال اس سے مختلف قسم کا نہیں ہے جو اس تفصیل سے ظاہر ہوتا تھا جو حسب ضمن (۱) دی گئی تھی تو منتظم ریلوے اس مال کے روکنے اور معائنہ کے اخراجات ادا کرے گا۔ اور اس نقصان کی بابت ذمہ دار ہو گا۔ جو مالک کو اس طرح روکنے اور معائنہ سے ہوا ہو۔

۲۹۔ (۱) کسی شخص کو بیہ حق نہ ہو گا کہ ریلوے پر کوئی خطرناک یا ضرر رسان مال اپنے ساتھ لے جائے یا منتظم ریلوے کو لے جانے پر مجبور کرے۔

(۲) کوئی شخص مجاز نہ ہو گا کہ اسٹیشن ماسٹر یا اس ملازم ریلوے کو خطرناک مال کی نوعیت کی اطلاع دے بغیر جو اس مقام کا گران ہو جہاں

وہ مال لیجائے کوئی ایسا مال اپنے ساتھ ریلوے پر لے جائے یا کوئی ایسا مال ریلوے پر روانگی کے لئے پیش یا حوالہ کرے جب تک کہ اس طرف کے بیرونی حصہ پر جس میں وہ مال ہو اس کی نوعیت کا نشان یا بصراحت نہ کیا گیا ہو یا اس ملازم ریلوے کو جس کے روبرو وہ پیش کیا جائے۔ یا جسے وہ حوالہ کیا جائے اس مال کی نوعیت کی تحریری اطلاع نہ دی گئی ہو۔

(۳) ملازم ریلوے کو اختیار ہوگا کہ ایسے مال کو روانگی کے لئے قبول کرنے سے انکار کرے اور جب ایسا مال اطلاع متذکرہ ضمن (۲) کے بغیر قبول کر لیا گیا ہو تو اس کے روانہ کرنے سے انکار کرے یا اس کو اتنا راہ میں روک لے۔

(۴) جب کسی ملازم ریلوے کو یہ باور کرنے کی وجہ ہو کہ کسی ظرف میں کوئی ایسا مال ہے جس کے متعلق اطلاع متذکرہ ضمن (۲) نہیں دی گئی ہے تو وہ اس طرف کو کھلوا سکیگا تا کہ اس مال کی نوعیت معلوم کر سکے۔ ایسی صورت میں دفعہ (۲۸) کے احکام جہاں تک متعلق ہو سکتے ہیں متعلق ہوں گے۔

(۵) دفعہ ۵۸ کا کوئی مضمون اس مال سے متعلق نہ ہوگا۔ جو کسی فوجی افسر یا سپاہی یا عہدہ دار کو تالی کے ساتھ ہو جب وہ اپنے فرائض منصبی کی انجام دہی میں ریلوے پر جا رہا ہو۔

نفع حصول کی کتاب کا مکانا دفعہ ۳۱۔ ہر اسٹیشن پر جہاں مال روانگی کیلئے حصول کیا جاسکتا ہے وہ ملازم ریلوے جو اس کام کے لئے مقرر کیا گیا ہو ہر شخص کو اس کی درخواست پر باوقات مناسب بلا ادائی فیض کتاب



یا دستاویز دکھائیگا۔ جس میں مال کے محصول کی شرح درج ہو جو منتظم ریلوے نے مقرر کی ہو۔

## مسافروں کا لانا لیجانا

مسافروں کے گاڑوں کو اطلاع دینے کے ذریعے | دفعہ ۳۱۔ سرکار عالی منتظم ریلوے کو یہ حکم دے سکے گی کہ وہ ان گاڑیوں

میں جو مسافریں کے لانا لیجانے کے لئے کام میں لائی جائیں اسے آلات نصب کرے جن کے ذریعہ سے مسافریں ٹرین کے گاڑوں کو اطلاع دے سکیں۔

مسافروں کی انتہائی نقد ادائیگی یا گاڑی میں سفر کر سکے گی۔ | دفعہ ۳۲۔ منتظم ریلوے منظور کی سرکاری اس

امر کا تعین کرے گا کہ کسی ڈبہ یا گاڑی میں کس قدر مسافریں کی انتہائی نقد ادائیگی کر سکے گی۔ ایسی نقد ادائیگی یا گاڑی کے کسی نمایاں مقام پر اردو اور دیگر ملکی زبان میں ظاہر کی جائے گی۔

ایک ڈبہ زنانہ سواروں کے لئے مخصوص کیا جانا۔ | دفعہ ۳۳۔ مسافروں کے لانا لیجانے کے لئے جو گاڑی چلائی جائے

اس میں زنانہ سواروں کے لئے درجہ دوم و سوم کا کم از کم ایک ڈبہ مخصوص ہوگا۔ | دفعہ ۳۴۔ ہر ریلوے کے اوقات اور کرایہ کے تحتہ جات کا آویزاں کیا جانا۔

ایکٹین پر اردو اور دیگر ملکی زبان

میں ریلوے کے اوقات نافذہ اور کرایہ کے تحتہ جات ایسے نمایاں مقام پر آویزاں رہیں گے۔ جہاں عوام کو آنے جانے کی اجازت ہو۔ ہر ایک پر ایک ایسا تختہ بھی آویزاں رہے گا۔ جس میں اس اسٹیشن سے دوسرے

مقامات تک کرایہ کی صراحت ہوگی۔

کرایہ کی ادائیگی پر ٹکٹ کا دیا جانا (دفعہ ۳۵)۔ (۱) جو شخص کسی ریلوے پر سفر کرنا چاہتا ہو اس کو کرایہ کی ادائیگی پر ایک

ٹکٹ دیا جائیگا۔ جس میں حرب ذیل امور کی صراحت ہوگی۔

(الف) وہ ٹکٹ کس درجہ میں سفر کی بابت ہے۔

(ب) وہ ٹکٹ کس مقام سے کس مقام تک سفر کی بابت ہے۔

(ج) اس ٹکٹ کی بابت کس قدر قسم وصول کی گئی ہے۔

(۲) ضمن (۱) کی رو سے جن امور کی ٹکٹ میں صراحت ضروری ہے

وہ اردو اور دیگر ملکی زبان میں کی جائیگی۔

کارروائی جب گھاڑی میں اس مسافر کیلئے جگہ نہ ہو جس نے ٹکٹ خریدا ہو۔ (دفعہ ۳۶)۔ (۱) کرایہ جو وصول کیا گیا ہو اور

ٹکٹ جو جاری کئے گئے ہوں وہ اس شرط کے تابع ہوں گے کہ اس گھاڑی میں مسافر کے لئے جگہ ہو جس کے لئے ٹکٹ جاری کئے گئے ہیں۔

(۲) جب کسی مسافر نے ٹکٹ خریدا ہو اور اس کو گھاڑی میں جگہ نہ ملے

تو وہ گھاڑی کے روانہ ہونے کے بعد تین گھنٹے کے اندر ٹکٹ واپس کر کے اپنا کرایہ واپس پاسکے گا۔

(۳) جب ٹکٹ اونچے درجہ کا لیا گیا ہو اور اس درجہ میں جگہ نہ ملنے کی

وجہ سے کسی مسافر کو نیچے درجہ میں سفر کرنا پڑے تو وہ اس ٹکٹ کو واپس

کر کے وہ تفاوت واپس پاسکے گا۔ جو اس کے ٹکٹ کی قسم اور اس درجہ

کے کرایہ کی قسم میں ہو جس میں اس نے فی الواقع سفر کیا ہو۔

بغیر پاس یا ٹکٹ کے سفر کی کمی ممانعت (دفعہ ۳۷)۔ کوئی شخص بغیر ملازم ریلوے کی

اجازت کے سفر کرنے کی غرض سے کسی گاڑی میں داخل نہ ہوگا۔ بجز اس کے کہ اس کے پاس کوئی پاس یا ٹکٹ ہو۔

پاس یا ٹکٹ کا دکھانا اور حوالہ کرنا۔ **دفعہ ۳۸**۔ ہر مسافر اس ملازم ریلوے کی

خواہش پر جو اس کام کے لئے مقرر کیا گیا ہو اپنا پاس یا ٹکٹ دکھائے گا اور سفر کے اختتام پر پاس یا ٹکٹ حوالہ کرے گا جب تک پاس کسی معین مدت کے لئے ہو تو وہ مدت کے اختتام پر حوالہ کیا جائے گا۔

ٹکٹ واپسی یا معین مدت کا ٹکٹ قابل انتقال نہیں ہے **دفعہ ۳۹**۔ ٹکٹ واپسی یا معین مدت کا ٹکٹ قابل انتقال نہ ہوگا

اور اسے صرف وہ شخص استعمال کر سکیگا جس کے لئے وہ جاری کیا گیا ہو۔

جو اشخاص متعدی امراض میں مبتلا ہوں ان کو جانے سے انکار کرنا اختیار۔ **دفعہ ۴۰**۔ **مشتظم** ریلوے ایسے

مسافر کے لئے جانے سے انکار کر سکے گا جو کسی متعدی مرض میں مبتلا ہو کر بجز اس کے کہ ان شرائط کی پابندی کی جائے جو حسب دفعہ (۲۱) ضمن (۱) فقرہ (۶) مرتب کئے گئے ہوں۔

(۲) کوئی شخص جو کسی متعدی مرض میں مبتلا ہو کسی گاڑی میں سفر کی غرض سے داخل نہ ہوگا بجز اس کے کہ اس نے اسٹیشن ماسٹیر اس ملازم ریلوے کی جو اس مقام کا نگران ہو جہاں وہ داخل ہو خاص اجازت حاصل کی ہو۔

(۳) ریلوے ملازم جو حسب ضمن (۲) اجازت دے وہ اس شخص کے ان مسافریں سے علیحدہ کرنے کا انتظام کرے گا جو اس گاڑی میں سفر کر رہے ہوں



بجز اس کے کہ مرسل نے جانور کے حوالہ کرنے کے وقت قیمت شرح متذکرہ صدر سے زیادہ ظاہر کی ہو۔

(۲) جب قیمت حسب ضمن (۱) زیادہ ظاہر کی گئی ہو تو منتظم ریلوے اس زیادتی کے لحاظ سے مزید ذمہ داری کی بابت حسب شرح مقررہ زیادہ محصول وصول کر سکے گا۔

(۳) جب منتظم ریلوے کے مقابلہ میں کسی جانور کے گم یا تلف یا ضائع ہونے یا اس کی قیمت کم ہو جانے کی وجہ سے دعویٰ کیا جائے تو دعویدار پر اس کا بار ثبوت ہوگا کہ اس جانور کی کیا قیمت تھی اور ضرر پہنچنے کی صورت میں اس ضرر کی کیا نوعیت ہے۔

۲۳۔ مسافروں کے ساتھ ہونے والی ذمہ داری نہ ہوگی۔  
۲۴۔ مسافروں کے گم یا تلف یا مالیت کم ہو جانے کی بابت ذمہ داری نہ ہوگی جو مسافروں کے ساتھ اور ان کی نگرانی میں ہو بجز اس کے کہ ملازم ریلوے نے اس مال کی رسید دیکر اپنی تحویل میں لیا ہو۔

۲۵۔ مسافروں کے ساتھ ہونے والی ذمہ داری نہ ہوگی جو مسافروں کے ساتھ اور ان کی نگرانی میں ہو بجز اس کے کہ ملازم ریلوے نے اس مال کی رسید دیکر اپنی تحویل میں لیا ہو۔

۲۶۔ مسافروں کے ساتھ ہونے والی ذمہ داری نہ ہوگی جو مسافروں کے ساتھ اور ان کی نگرانی میں ہو بجز اس کے کہ ملازم ریلوے نے اس مال کی رسید دیکر اپنی تحویل میں لیا ہو۔

کسی پارسل یا کٹھڑی میں ہو جو بغرض روانگی منتظم ریلوے کے حوالہ کیجائے اور جو اس کی مالیت (ماء) سے زیادہ ہو تو منتظم ریلوے اس کے گم یا تلف یا مالیت کم ہو جانے کی بابت ذمہ دار نہ ہوگا۔ بجز اس کے کہ مرسل نے اس کی قیمت حوالگی کے وقت ظاہر کی ہو اور اس قیمت کے لحاظ سے مزید ذمہ داری کی بابت شرح مقررہ کے لحاظ سے زیادہ محصول

اد کیا ہو یا ادا کر نیکا اقرار کیا ہو۔

(۲) جب کوئی پارسل یا گٹھڑی جس کی قیمت حب ضمنی (اظہر کی گئی ہو) گم یا تلف ہو جائے یا اس کی قیمت کم ہو جائے تو اس کی بابت جو معاوضہ حاصل کیا جاسکے گا۔ وہ اس قیمت سے زیادہ نہ ہوگا۔ جو ظاہر کی گئی ہو اور اس امر کا بار ثبوت کہ جو قیمت ظاہر کی گئی تھی وہ اصلی قیمت تھی ہو یا بڑھ چکا ہو۔  
(۳) ایسے پارسل کے قبول کرنے کے متعلق منتظم ریلوے یہ شرط قائم کر سکے گا کہ کسی ملازم ریلوے نے جو اس بارہ میں مجاز کیا گیا ہو اس امر کا اطمینان کر لیا ہے کہ اس میں دراصل وہ اشیاء ہیں جو ظاہر کی جاتی ہیں جانور یا مال گم ہو جانے کی صورت میں بار ثبوت۔

۱۵۔ مقابلہ میں کسی جانور یا مال کے گم یا تلف یا مالیت کم ہو جانے کی بابت دعویٰ رجوع کیا جائے تو مدعی کے لئے یہ ضرور نہ ہوگا کہ یہ ثابت کرے کہ وہ جانور یا مال کس طرح گم یا تلف ہوا یا اس کی قیمت کس طرح کم ہوئی۔

۱۶۔ کسی شخص کو یہ اختیار نہ ہوگا کہ کسی مال یا جانور کی بابت زائد ادائیہ محصول کی واپسی کا یا کسی جانور یا مال کے گم یا تلف یا قیمت کم ہو جانے کی بابت معاوضہ کا دعویٰ کرے بجز اس کے کہ ایسی واپسی یا معاوضہ کا تحریری دعویٰ منتظم ریلوے کے روبرو جانور یا مال کی جو انگی سے چھ مہینے کے اندر پیش کیا گیا ہو۔

۱۷۔ مال کی تفصیل غلط دینے کی صورت میں ذمہ داری سے برأت۔ باب نہ ا کے کسی حکم مندرجہ صدر کے باوجود منتظم ریلوے کسی مال کے گم یا تلف یا

یا مالیت کم ہو جانے کی بابت ذمہ دار نہ ہوگا اگر مال کی تفصیل جو حسب دفعہ (۲۸) ضمن (۱) دی گئی ہو اہم امور کے متعلق غلط ہو اور مال کا اوس طرح کم یا تلف یا مالیت کم ہونا اوس غلط تفصیل کی وجہ سے وقوع میں آیا ہو ایسی صورت میں منتظم ریلوے پر کسی صورت میں اس رقم سے زیادہ کی بابت ذمہ داری نہ ہوگی جو اس مال کی اس غلط تفصیل کے لحاظ سے حساب کرنے سے ہو سکتی ہے۔

فوجی افسر وغیرہ کے معاوضہ کا تعین دفعہ ۴۸۔ جب کوئی فوجی افسر یا سپاہی یا ہمراہی اپنے فرائض منصبی کی انجام دہی میں سفر کر رہا ہو اور وہ فوت ہو جائے یا اس کو ضرر پہنچے تو معاوضہ کا تعین انہیں قواعد کے لحاظ سے کیا جائے گا جو ضوابط افواج میں قرار دئے گئے ہیں

## باب (۷)

### حوادث

ریلوے پر حوادث کی اطلاع دفعہ ۴۹۔ جب کسی ریلوے کے اجرائی کار میں حسب ذیل حوادث وقوع میں آئیں۔

(الف) کوئی حادثہ جس سے انسان کی ہلاکت وقوع میں آئی ہو یا جس سے ضرر شدید جس کی تعریف مجموعہ تعزیرات سرکار عالی میں کی گئی ہے پہنچا ہو یا جس سے مال کو سخت نقصان پہنچا ہو۔

(ب) دو ریلوے گاڑیوں میں ٹکرا ہوئی ہو جن میں سے ایک مسافر گاڑی ہو

(ج) کسی مسافر گاڑی یا اس کے کسی حصہ کا پٹری سے اتر جانا۔

(د) اس قسم کا کوئی حادثہ جس سے معمولاً وہ نتائج پیدا ہوتے ہیں جنکی

صراحت ضمن رالف میں کی گئی ہے۔

(۱۰) کوئی اور حادثہ جو اس قسم کا ہو جس کی سرکار عالی نے بذریعہ اعلان مندرجہ جریدہ صراحت کی ہو۔ تو منتظم ریلوے بلاغی ضروری تاخیر کے اس حادثہ کی اطلاع سرکار عالی اور ریلوے انسپکٹر کو دیگا۔

جس مقام پر حادثہ وقوع میں آیا ہو اس مقام یا اس کے قریب کاسٹینٹر یا عہدہ دار گوان بلاغی ضروری تاخیر کے اس حادثہ کی اطلاع اس مقام کے ناظم فوجداری ضلع اور عہدہ دار منتظم ٹھانہ کو یا ایسے ناظم فوجداری یا عہدہ دار کو تو الی کو دیگا جسے سرکار عالی اس کام کے لئے مقرر کرے۔

حوادث کی اطلاع اور تحقیقات کے متعلق قواعد و ضوابط۔ سرکار عالی مفصلہ ذیل امور کے متعلق قواعد مرتب کر سکے گی۔

(الف) دفعہ دوم کی رو سے جو اطلاع دیجانی ضروری ہے اس کے نمونہ جات اور حادثہ کی تفصیل جو ایسی اطلاع میں درج ہونی چاہئے۔

(ب) حوادث کے اقامت جن کی اطلاع وقوع حادثہ کے بعد فوراً بذریعہ تار دی جانی چاہئے۔

(ج) حادثہ کے بعد ملازمین ریلوے عہدہ دار ان کو تو الی انسپکٹر اور نظام فوجداری کے فرائض۔

حوادث کا تختہ سرکار عالی کے پاس بھیجا جائے گا۔

وقوعہ ۵۱۔ منتظم ریلوے جملہ واقعات کا خواہ ان میں کسی شخص کو ضرر پہنچا ہو یا نہ پہنچا ہو ایک تختہ اس نمونہ کے موافق اور اس قدرت کے اندر جو سرکار عالی مقرر کرے سرکار عالی کے پاس بھیجا جائے گا۔

ججہ شخص کو ریلوے کے حادثہ جات میں ضرر پہنچا ہو ان کا طبی معائنہ۔ وقوعہ ۵۲۔ جب کسی شخص کو



ریلوے کے حادثہ میں ضرر پہنچا ہو اور وہ اُس ضرر کی بابت ہرجہ کا دعویٰ کرے تو عدالت یا وہ شخص جو قانون کی رو سے یا برصا مندی فریقین اُس دعویٰ کی سماعت کا مجاز ہو یہ حکم دے سکے گا کہ شخص متضرر کا معائنہ کوئی سند یافتہ ڈاکٹر کر کے جس کی حکم میں صراحت ہو اور جو فریقین میں سے کسی کا گواہ نہ ہو اور ایسے طبی معائنہ کے اخراجات کے متعلق عدالت یا وہ شخص حکم مناسب صادر کر سکے گا۔

## باب (۸)

### جرائم

### جرائم جن کا تعلق ملازمین ریلوے سے ہے

فرض مندرجہ دفعہ ۳۰ کی خلاف ورزی۔ دفعہ ۵۳۔ کوئی ملازم ریلوے جس کا یہ فرض ہو کہ دفعہ ۳۰ کے احکام کی تعمیل کرے عداً یا غفلت سے ایسی تعمیل میں قصور کرے اس کو جرمانہ کی سزا دی جائیگی جس کی مقدار (۱۰۰) تک ہو سکے گی۔

ملازم ریلوے کا بحالت نشہ ہونا۔ دفعہ ۵۴۔ کوئی ملازم ریلوے جو اپنے فرائض منصبی کی انجام دہی کے وقت بحالت نشہ ہو اُس کو جرمانہ کی سزا دی جائے گی جس کی مقدار (۱۰۰) تک ہو سکے گی یا جب اُس کے فرض منصبی کے نامناسب انجام دہی سے کسی مسافر یا اور شخص کے جو ریلوے پر ہوا امن و عافیت کو خطرہ ہو تو اس کو قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک سال تک ہو سکے یا جرمانہ کی یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

کسی شخص کے امن و عافیت کو خطرہ پہنچانا۔ دفعہ ۵۵۔ کوئی ریلوے ملازم جو اپنے فرائض منصبی کی انجام دہی میں کسی شخص کے امن و عافیت کو خطرہ پہنچائے۔

(الف) کسی ایسے عام قاعدہ کی خلاف ورزی سے جو حسب قانون ہذا مرتب منظور اور شائع کیا گیا ہو۔ یا  
(ج) کسی ایسے قاعدہ یا حکم کی خلاف ورزی جو کسی ایسے عام قاعدہ کے معیار نہ ہو اور جس کی تعمیل اس ملازم پر اپنی ملازمت کی شرائط کے لحاظ سے لازمی تھی اور جس کی اسے اطلاع تھی۔ یا  
(ج) بے احتیاطی یا غفلت سے کسی فعل یا ترک فعل کے ذریعہ سے اس کو قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو سال تک ہو سکے گی یا جرمانہ کی جسی مقدار (ص) تک ہو سکے گی یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

اس گاڑی میں مسافروں کو بیٹھنے پر مجبور کرنا جن میں دفعہ ۵۶۔ کوئی ملازم ریلوے جو مسافروں کی مقررہ تعداد موجود ہو۔ کسی ایسے ڈبہ یا گاڑی میں جس میں مسافروں کی اس قدر تعداد موجود ہو جو

اس ڈبہ یا گاڑی کے لئے انتہائی تعداد حسب دفعہ (۳۲) قرار دی گئی ہو کسی مسافر کو بیٹھنے پر مجبور کرے یا چر اٹھانے کا اقدام کرے یا بٹھانے کا باعث ہو اس کو جرمانہ کی سزا دی جائے گی جس کی مقدار دغٹھ تک ہو سکے گی۔

حوادث کی اطلاع دینے میں قصور۔ دفعہ ۵۷۔ کوئی اسٹیشن ماسٹر یا ملازم ریلوے جو اس مقام کانگراں ہو جہاں کوئی حادثہ وقوع

میں آیا ہو اطلاع محکومہ دفعہ (۴۹) یا قواعد نافذہ حسب دفعہ (۵۰) دینے میں قصور کرے اس کو جرمانہ کی سزا دی جائے گی جس کی مقدار (ص) تک ہو سکتی

۵۸۔ کوئی ملازم ریلوے جو بلا ضرورت ۔  
 (الف) کوئی رولنگ اسٹاک ایسے مقام پر کھڑا کرے  
 جہاں جہاں ریلوے شائع عام پر سے گذرتی ہو۔ یا  
 (ب) کسی بیول کرانگ بیٹھے ایسے مقام کو جہاں ریلوے شائع عام پر  
 سے گذرتی ہو عام خلایق کی آمد رفت کے لئے بند کرے اس کو جرمانہ کی سزا  
 دی جائے گی جس کی مقدار اسے تک ہو سکیگی ۔

۵۹۔ جب کوئی تختہ جس کا حسب قانون ہذا ترتیب  
 کرنا ضروری ہے کسی اور کے متعلق اس شخص کے علم میں غلط  
 ہو جو اس پر دستخط کرے اس کو قید کی سزا دی جائے گی جس کی سزا ایک  
 سال تک ہو سکے گی۔ یا جرمانہ کی جس کی مقدار اسے تک ہو سکے گی یا دونوں سزائیں  
 دی جائیں گی ۔

### دیگر جرائم

۶۰۔ کوئی شخص جس سے حسب دفعہ (۲۸) مال کی  
 تفصیل طلب کیجائے ایسی تفصیل دے جو اہم امور کے  
 متعلق غلط ہو تو اس کو اور اگر وہ مال کا مالک نہ ہو تو مالک کو بھی جرمانہ کی سزا  
 دی جائے گی۔ جس کی مقدار اس مال کے ہر من یا اس کے جزو کی بابت  
 ہو سکے گی۔ یہ جرمانہ اس محصول یا مطالبہ کے علاوہ ہو گا جو اس مال پر  
 وصول کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اگر مالک یہ ثابت کر سکے کہ مال کی تفصیل اس  
 کے علم یا ایار کے بغیر دی گئی تو اس پر حسب دفعہ ہذا ذمہ داری عائد کیجائے گی۔  
 خطرناک یا ضرر رسان اشیاء ناجائز طور پر ریلوے پر لانا ۶۱۔ کوئی شخص جو دفعہ (۲۹) کے

احکام کے خلاف کوئی خطرناک یا ضرر رساں مال اپنے ساتھ ریلوے پر  
بیچائے یا کوئی ایسا مال ریلوے پر روانگی کی غرض سے پیش کرے  
یا حوالہ کرے اس کو جرمانہ کی سزا دی جائے گی جس کی مقدار (حصہ) ہونے لگی  
اور وہ اس نقصان صفت یا ہرجی بابت بھی ذمہ دار ہوگا۔ جو اس کے اس  
مال کو اس طرح ریلوے پر لانے کی وجہ سے عاید ہوا ہو۔

اطلاع کے ذریعہ کو بغیر ضرورت کے استعمال کرنا دفعہ ۶۲۔ کوئی مسافر جو بغیر مناسب  
اور کافی وجہ کے اس ذریعہ کو استعمال

کرے یا اس میں مداخلت کرے جو منتظم ریلوے نے اس غرض سے  
تایم کیا ہو کہ مسافریں گاڑ کو اطلاع دے سکیں اس کو جرمانہ کی سزا دی جائیگی  
جس کی مقدار اسے اتنا ہو سکے گی۔

مختلہ ڈبہ میں یا ایسے ڈبہ میں مسافریں کی انتہائی تعداد موجود ہو داخل دفعہ ۶۳۔ کوئی  
ہو یا ایسے ڈبہ میں مسافر کو داخل ہونے دینا جس میں انتہائی تعداد نہ ہو۔ مسافر جو کسی ایسے ڈبہ

میں داخل ہو جسے  
منتظم ریلوے نے کسی دوسرے مسافر کے لئے مخصوص کیا ہو یا جس میں مسافر کی  
انتہائی تعداد موجود ہو جب دفعہ (۳۲) ڈبہ پر ظاہر کی گئی ہو اور کسی ملازم  
ریلوے کی درخواست پر اس ڈبہ کو خالی کرنے سے انکار کرے اس کو  
جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔ جس کی مقدار (حصہ) تک ہو سکے گی۔

۲۱۔ کوئی مسافر جو کسی ایسے ڈبہ میں جو اس کے لئے منتظم ریلوے نے  
مخصوص نہ کیا ہو یا کسی ایسے ڈبہ میں جس میں مسافروں کی انتہائی تعداد  
موجود نہ ہو جب دفعہ (۳۲) ڈبہ پر ظاہر کی گئی ہو کسی دوسرے مسافر کے  
بطور جایز داخل ہونے کے فراہم ہوا اس کو جرمانہ کی سزا دی جائے گی جس کی

مقدار (حصہ) تک ہو سکے گی۔

عام اطلاعات کو مٹانا۔ دفعہ ۶۴۔ کوئی شخص جو بلا جواز اجازت کے کسی ایسے

تختہ یا دستاویزات کو جو منتظم ریلوے کے حکم سے کسی

ریلوے یا رولنگ اسٹاک پر آویزان یا چسپاں کیا گیا ہو عداً مضرت

پہنچائے یا اس کے کسی حرف یا نشان کو مٹائے یا تبدیل کرے اس کو

جرمانہ کی سزا دی جائے گی جس کی مقدار (حصہ) تک ہو سکے گی۔

بغیر جائز یا ٹکٹ کے سفر کرنا یا سفر کرنے کا اقدام کرنا۔ دفعہ ۶۵۔ کوئی شخص جو منتظم ریلوے

کو فریب دینے کی نیت سے۔

(الف) دفعہ (۳۷) کے احکام کے خلاف ریلوے کی کسی گاڑی میں داخل ہو

(ج) ایسے پاس یا ٹکٹ کو جو صرف ایک سفر کے لئے مخصوص ہو اور وہ

اُس سفر کے لئے کام میں لایا جا چکا ہو یا ٹکٹ واپسی کے اس نصف حصہ کو جو

سابق میں کام میں لایا جا چکا ہو مکرر استعمال کرے یا استعمال کرنے کا اقدام کرے

اس کو جرمانہ کی سزا دی جائے گی جس کی مقدار علاوہ اُس قسم کے جو اس کے

ذمہ کرایہ کی بابت واجب الادا ہو (مار) تک ہو سکے گی۔

بغیر پاس یا ٹکٹ کے یا نا کافی پاس یا ٹکٹ کے۔ دفعہ ۶۶۔ (۱) جب کوئی مسافر کسی

سفر کرنا یا معینہ سفر سے زائد سفر کرنا۔

گاڑی میں بغیر باضابطہ پاس یا ٹکٹ کے سفر کرے یا جب وہ کسی گاڑی میں

سے اترے اور اُس سے جب دفعہ ۳۷ (۳) ٹکٹ یا پاس طلب کیا جائے

اور وہ ٹکٹ یا پاس دکھانے یا حوالہ کرنے سے قاصر رہے یا انکار کرے تو

اُس پر علاوہ اُس کے سفر کے معمولی کرایہ کے مزید مطالبہ کی ذمہ داری ہوگی

جس کی دفعہ ۲۸ میں متعاقب صراحت کی گئی ہے۔

توضیح۔ معمولی کرایہ سے وہ کرایہ مراد ہے جو اس سفر کی بابت واجب الادا ہو جو اس نے فی الواقع طے کیا ہو یا جب اس سٹیشن کے متعلق تہہ ہو جہاں وہ سوار ہوا ہو تو کرایہ اس سٹیشن سے محسوب ہوگا جہاں سے کہ گاڑی روانہ ہوئی ہو یا اگر راستہ میں ٹکٹ کی ایک یا زیادہ سٹیشن پر پہنچ ہوئی ہو تو اس سٹیشن سے جہاں ٹکٹ کی آخری مرتبہ پہنچ ہوئی ہو۔

(۲) جب کوئی مسافر اس درجہ سے اونچے درجہ میں سفر کرے یا سفر کرنے کا اقدام کرے جس کا اس کے پاس ٹکٹ یا پاس ہو یا اس مقام سے زیادہ سفر کرے جس کا اس کے پاس ٹکٹ یا پاس ہو تو وہ ریلوے کے ملازم مجاز کے مطالبہ پر اس رقم کے علاوہ جو اس سفر کی بابت قسم ادائندہ سے زیادہ واجب ہو مزید مطالبہ ادا کرے گا جس کی دفعہ ہذا میں متعاقب صراحت کی گئی ہے۔

(۳) مزید مطالبہ جس کا ضمن (۱) و ضمن (۲) میں حوالہ دیا گیا ہے حسیل ہوگا۔

(الف) جب مسافر بطور خود اس مطالبہ کے عاید ہونے کی ذمہ داری کا اظہار ریلوے کے ملازم مجاز سے کر دے تو درجہ اول کے لئے (دعوم) درجہ دوم کے لئے (۸۰) اور درجہ سوم کے لئے (۲۰)

(ب) دوسری صورت میں درجہ اول کے لئے (۷۰) درجہ دوم کے لئے (۳۰) درجہ سوم کے لئے (دعوم)

مگر شرط یہ ہے کہ ایسا مزید مطالبہ اس معمولی کرایہ سے متجاوز نہ ہوگا جس کی ادائیگی اس پر حسب ضمن (۱) یا (۲) ذمہ داری ہو۔

(۴) جب کوئی مسافر مزید مطالبہ یا رقم مندرجہ ضمن (۱) و ضمن (۲) ادا کرنے میں قاصر رہے یا ادا کرنے سے انکار کرے تو کسی ریلوے کے ملازم مجاز کی درخواست پر ناظم فوجداری اس مطالبہ یا قسم کو شل جرمانہ وصول کر کے

منتظم ریلوے کے پاس بھیج دے گا۔  
ٹکٹ واپسی کا نصف حصہ منتقل کرنا۔ دفعہ ۶۷۔ کوئی شخص جو ٹکٹ واپسی کا کوئی

نصف حصہ اس غرض سے بھیجے یا بھیجنے کا اقدام

کرے یا منتقل کرے یا منتقل کرنے کا اقدام کرے کہ کوئی دوسرا شخص اس کے ذریعہ سے سفر کر سکے یا ٹکٹ واپسی کا ایسا نصف حصہ خریدے اس کو جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔ جس کی مقدار (۵) تک ہو سکے گی۔ اور اگر ایسے نصف حصہ کا خریدار اس کے ذریعہ سے سفر کرے یا سفر کرنے کا اقدام کرے تو اس پر مزید جرمانہ ہو سکے گا۔ جس کی مقدار اس کرایہ تک ہو سکے گی جو اس سفر کی بابت معمولاً مقرر ہو جس سے وہ ٹکٹ متعلق ہو۔

دفعہ ۶۸۔ وفات (۶۵ و ۶۷)

کرایہ کی بابت جرمانہ کی رسم منتظم ریلوے کو ادا کی جائے گی۔  
کی رو سے جب جرمانہ کرایہ کی بابت

کیا جائے تو جرمانہ وصول ہونے پر رسم کرایہ پہلے منتظم ریلوے کو دی جائے گی۔

پاس یا ٹکٹ تبدیل کرنا یا ٹاننا۔ دفعہ ۶۹۔ کوئی مسافر جو کسی پاس یا ٹکٹ کو اس

طرح عداً تبدیل کرے یا مٹائے کہ اس کی تاریخ

منبر یا کوئی اہم جزو بڑھاتا جائے اس کو جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔ جس کی مقدار (۵) تک ہو سکے گی۔

جو شخص متعدی مرض میں مبتلا ہو اس کا سفر کرنا یا اس کے سفر میں مدد کرنا۔ دفعہ ۷۰۔ کوئی شخص جو کسی متعدی مرض میں

مبتلا ہو اور دفعہ (۴۰) ضمن (۲) کے احکام کے خلاف کسی ریلوے میں داخل ہو یا سفر کرے اس کو اور نیز اس شخص کو جو اس کے ساتھ اس کے نگران کی حیثیت سے ہو جرمانہ کی سزا دی جائے گی جس کی مقدار (۵) تک

ہو سکے گی اور ان کا ٹکٹ یا پاس قابل ضبطی ہوگا۔ اور کرایہ جو انہوں نے ادا کیا ہو اس کی واپسی کا ان کو حق نہ ہوگا۔ اور کوئی ملازم ریلوے ان کو ریلوے سے خارج کر سکیگا۔

(۲) کوئی ملازم ریلوے جس کا دفعہ (۴۰) ضمن (۳) میں ذکر کیا گیا ہے

اگر یہ جانکر کہ کوئی شخص کسی متعدی مرض میں مبتلا ہے دوسرے مسافروں سے اس کی علیحدگی کا انتظام کئے بغیر عہد اس کو ریلوے میں سفر کرنے کی اجازت دے اس کو جرمانہ کی سزا دی جائے جس کی مقدار دہائی تک ہو سکیگی چلتی ہوئی گاڑی میں سوار ہونا نامناسب طریقہ سے سفر کرنا اور (۱) کوئی مسافر جو چلتی ہوئی گاڑی میں سوار

ہو یا اس سے اترے یا سوار ہونے یا اترنے کا اقدام کرے یا سوائے پٹ فارم یا اس مقام کے جو تنظیم ریلوے نے مسافروں کے سوار ہونے یا اترنے کے لئے مقرر کیا ہو اور طور پر سوار ہو یا اترے یا چلتی ہوئی گاڑی کا دروازہ کھولے اس کو جرمانہ کی سزا دی جائیگی جس کی مقدار دس تک ہو سکیگی۔

(۲) کوئی مسافر جو کسی ریلوے ملازم کے منع کرنے کے باوجود کسی گاڑی کی چھت یا پائیدان پر یا انجن میں یا گاڑی کے کسی اور حصہ میں جو مسافروں کے لئے مخصوص نہ ہو سفر کرنے پر اصرار کرے اس کو جرمانہ کی سزا دی جائے گی جس کی مقدار دس تک ہو سکے گی۔ اور کوئی ملازم ریلوے اسے ریلوے سے خارج کر سکیگا۔

اس گاڑی یا مقام میں داخل ہونا جو عورتوں کے لئے مخصوص ہو۔ اور (۲) کوئی مرد جو یہ جانکر کہ کوئی گاڑی۔ ڈبہ کرہ یا اور

مقام تنظیم ریلوے نے عورتوں کے لئے مخصوص کیا ہے اس میں بغیر



جائزہ وجہ کے داخل ہو یا داخل ہو کر وہاں ٹھہرے جبکہ کسی ریلوے ملازم نے اُس کو باہر جانے کی ہدایت کی ہو اُس کو جرمانہ کی سزا دی جائے گی جبکہ مقدار دہا، ہٹک ہو سکے گی اور اُس کا ٹکٹ یا پاس قابل ضبطی ہوگا۔ اور کرایہ جو اُس نے ادا کیا ہو اُس کی واپسی کا اُس کو حق نہ ہوگا۔ اور کوئی ملازم ریلوے اُس کو ریلوے سے خارج کر سیکے گا۔

ریلوے پر نشہ کی حالت میں ہونا یا امر باعث تحلیف کا ارتکاب کرنا۔ دفعہ ۳۷۔ کوئی شخص جو کسی ریلوے سے گاڑی

میں یا ریلوے کے کسی حصہ میں۔

(الف) بحالت نشہ ہو۔ یا

(ب) کسی امر باعث تکلیف کا مرتکب ہو یا کوئی بے حیائی کا فعل کرے یا فحش الفاظ استعمال کرے یا بدکلامی کرے۔ یا

(ج) عمداً اور بغیر جائزہ وجہ کے کسی مسافر کے آرام میں مداخلت ہو یا کوئی طلب بچائے۔ اس کو جرمانہ کی سزا دی جائے گی جس کی مقدار دہا، ہٹک ہو سکیگی اور اس کا ٹکٹ یا پاس قابل ضبطی ہوگا اور کرایہ جو اس نے ادا کیا ہو اُس کی واپسی کا اُس کو حق نہ ہوگا اور کوئی ملازم ریلوے اُس کو ریلوے سے خارج کر سیکے گا۔

کسی ملازم ریلوے کا اس کے فرائض کی انجام دہی میں مزاحم ہونا۔ دفعہ ۳۸۔ کوئی شخص جو عمداً کسی ریلوے کے ملازم کا

اُس کے فرائض کی انجام دہی میں مزاحم یا مداخلت ہو اُس کو جرمانہ کی سزا دی جائے گی جس کی مقدار دہا، ہٹک ہو سکے گی۔

مداخلت بجا اور اُس کے ارتکاب پر امرار۔ دفعہ ۳۹۔ (۱) کوئی شخص جو ناجائز طور پر ریلوے

داخل ہو اُس کو جرمانہ کی سزا دی جائے گی جس کی مقدار (حصہ) تک ہو سکیگی۔  
 (۲) کوئی شخص جو اس طرح داخل ہو کر باہر جانے سے انکار کرے جبکہ کسی  
 ریلوے ملازم نے یا منتظم ریلوے کی جانب سے اور شخص نے اُس کو  
 باہر جانے کی ہدایت کی ہو اُس کو جرمانہ کی سزا دی جائے گی جس کی مقدار (حصہ)  
 تک ہو سکے گی اور ریلوے ملازم یا اور شخص اُس کو ریلوے سے خارج کر سکیگا  
 گاڑی یا کچے والوں کی جانب سے ملازمین ریلوے کے احکام کی تعمیل میں قصور (۶) کسی گاڑی  
 یا سواری کا ہاتھ نہ والا

یا نگران جو ریلوے اراضی پر ہو اور کسی ملازم ریلوے یا  
 عہدہ دار کو توالی کی مناسب ہدایتوں کی تعمیل میں قصور کرے اُس کو جرمانہ  
 کی سزا دی جائے گی جس کی مقدار (حصہ) تک ہو سکے گی۔

ریلوے پھاٹک کا کھولنا یا بطور مناسب بند نہ کرنا (۷) (الف) کوئی شخص جو یہ  
 جانچا یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر کوئی

انجن یا گاڑی ریلوے پر آ رہی ہے اُس پھاٹک کو کھولے جو ریلوے  
 کی حدود کے دونوں جانب سڑک پر نصب کیا گیا ہے یا ریلوے پر  
 سے گزرنے کا اقدام کرے یا ریلوے پر سے کسی جانور  
 گاڑی یا اور شے کو لے جائے یا لے جانے کا اقدام کرے۔ یا۔

(ب) کوئی شخص جو اُس پھاٹک میں سے جس کا ضمن (الف) میں ذکر  
 کیا گیا ہے خود گزر کر یا اپنے جانور گاڑی اور اشیاء کو لے جانے  
 بعد محافظ پھاٹک کی عدم موجودگی میں اُس پھاٹک کو بند کرنے یا باز رکھنے  
 میں قصور کرے۔

اُس شخص کو جرمانہ کی سزا دی جائیگی جس کی مقدار (حصہ) تک ہو سکیگی۔

۱۸۔ جب ریلوے حدود میں مویشی کو

روکنے کے لئے بطور مناسب باڑ لگائی گئی ہو اور مویشی ان

حدود کے اندر داخل ہو تو مویشی کے مالک یا شخص نگران کو جرمانہ کی سزا دی جائے گی جس کی مقدار فی مویشی دس روپے کی ہوگی۔ یہ جرمانہ اس ذمہ داری

کے علاوہ ہوگا جو دستور العمل جانوران چکاری کی رو سے عاید ہو۔

۱۹۔ جب کسی جائز غرض کے سوائے اور طور پر کوئی شخص مویشی کو ریلوے

حدود کے اندر غم آئے جائے یا جان بوجھ کر وہاں رہنے دے تو وہ شخص

یا اگر منتظم ریلوے مناسب خیال کرے مالک مویشی جرمانہ کا مستوجب

ہوگا جس کی مقدار فی مویشی اسی ہوگی۔ یہ جرمانہ اس ذمہ داری کے

علاوہ ہوگا جو دستور العمل جانوران چکاری کی رو سے عاید ہو۔

۲۰۔ جو جرمانہ حسب دفعہ ہذا عاید کیا جائے اس کو عدالت اگر مناسب

خیال کرے حسب دستور العمل جانوران چکاری وصول کر سکے گی۔

۲۱۔ ہر ملازم ریلوے وہ اختیارات استعمال کرے گا جو دستور العمل

جانوران چکاری میں عہدہ دار کو توفیق دے گئے ہیں۔

۲۲۔ دفعہ ہذا میں مویشی کے وہی معنی ہیں جو دستور العمل جانوران چکاری

میں قرار دے گئے ہیں۔

۲۳۔ گاڑی کو کینہ سے پٹری سے اتارنا یا اس کا اقدام کرنا۔ کوئی شخص جو خلاف

قانون۔

(الف) کسی ریلوے پر یا اس کے راستہ میں کوئی بکڑی یا

پتھر یا اور شے رکھے یا پھینکے۔

(ب) کسی پٹری یا سیلیپر پٹری کے نیچے کی بکڑی یا ریلوے کی

اور شے کو لے یا ہٹائے یا ڈھیل کرے یا اس کی تبدیلی جائے کرے  
 (ج) کسی پائنت ڈاکٹر ریل سے دوسری ریل میں جانیکا جوڑا یا کسی  
 اور کل کو جو کسی ریلوے سے متعلق ہو پھرائے۔ حرکت دے کھولے یا پھیرے  
 (د) کسی ریلوے پر یا اس کے قریب کوئی سنگل دے یا چھپائے  
 یا کوئی روشنی دکھائے یا چھپائے۔ یا

۱۵۔ کسی ریلوے کے متعلق کوئی اور فعل کرے یا کرے یا کرنے کا اقدام کرے  
 اس نیت یا اس علم سے کہ اس کے ذریعہ سے وہ کسی شخص کے جو رہیوے پر  
 ہو یا ریلوے پر سفر کر رہا ہو امن و عافیت کو خطرہ کا باعث ہوگا۔ اس کو  
 قید و دام کی یا قید کی سزا دی جائیگی جس کی میعاد دس سال تک ہو سکے گی۔

کسی شخص کو جو رہیوے پر سفر کر رہا ہو کینہ سے ضرب پہنچانا  
 وقت۔ کوئی شخص جو کسی ایسے  
 روٹنگ اسٹاک میں یا اس کے اوپر  
 یا ضرب پہنچانے کا اقدام کرنا۔

جو کسی گاڑی کا جزو ہونا جائز طور پر  
 کوئی ٹکڑی یا پتھر یا شے اس نیت یا اس علم سے پھینکے یا اس پر گرنے یا  
 اس کو لگنے کا باعث ہو کہ اس سے کسی ایسے شخص کے امن و عافیت کو خطرہ  
 ہوگا جو اس روٹنگ اسٹاک میں یا اس گاڑی کے کسی اور روٹنگ اسٹاک  
 میں ہو اس کو قید و دام کی یا قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس سال تک ہو سکے گی  
 کسی ناجائز فعل یا ترک سے کسی سافر کے امن و عافیت کو خطرہ پہنچانا۔  
 وقت۔ کوئی شخص جو  
 کسی ناجائز فعل یا باہمہ

ترک یا غفلت سے کسی شخص کے جو رہیوے پر ہو یا سفر کر رہا ہو امن و  
 عافیت کو خطرہ پہنچائے یا خطرہ کا باعث ہو یا کسی ریلوے پر کسی  
 روٹنگ اسٹاک کا مزاحم ہو یا مزاحم ہو یا عاثر ہو یا مزاحم ہو یا عاثر ہو یا مزاحم ہو یا عاثر ہو

کرے اس کو قید کی سزا دی جائیگی جس کی میعاد دو سال تک ہو سکے گی۔

بے اعتنا طی یا غفلت سے کسی شخص کے امن و عافیت کو خطرہ پہنچا۔ (دفعہ ۸۲) کوئی شخص جو

بے اعتنا طی یا غفلت سے

کوئی فعل کرے یا کوئی ایسا فعل ترک کرے جس کا کرنا اس پر قانوناً واجب ہو اور ایسے فعل یا ترک فعل سے کسی ایسے شخص کے جو ریلوے پر ہو یا سفر کر رہا ہو امن و عافیت کو خطرہ کا احتمال ہو اس کو قید کی سزا دی جائیگی جس کی میعاد ایک سال تک ہو سکے گی یا جرمانہ کی یا دونوں سزائیں دی جائیگی۔

خاص احکام جبکہ ایسے جرم جن سے امن و عافیت کو خطرہ ہونا بالغ پے انجام دیں (دفعہ ۸۳) اگر

کوئی نابالغ جس کی

عمر ۱۲ سال سے کم ہو ریلوے کے متعلق کسی ایسے فعل یا ترک فعل کا مرتکب ہو جس کی صراحت متذکرہ صدر چار دفعات میں کی گئی ہے تو وہ مجبوراً تیز رفتاری

مالک محروسہ سرکاری کی دفعات (۳۵ و ۳۴) کے باوجود جرم کا مرتکب

متصور ہوگا اور عدالت جو اس کو مجرم قرار دے وہ اس کے مرد ہونے کی

صورت میں تازیانہ کی سزا دے سکیگی یا اس کے باپ یا ولی سے اس ضمنی کا

مچلکے لے سکیگی کہ وہ اس کو اس قسم کے فعل یا ترک فعل کا مرتکب نہ ہونے دیکھا

(۲) اگر مچلکے ضبط ہو جائے تو عدالت اس کی قسم اسی طرح وصول

کر سکے گی کہ گویا وہ جرمانہ ہے جو عدالت نے مانگو دیا ہے۔

(۳) جب باپ یا ولی مدت معینہ کے اندر مچلکے متذکرہ ضمن (۱) حاصل کرنے میں قصور کرے اس کو جرمانہ کی سزا دی جائے گی جس کی

مقدار (۵) تک ہو سکے گی۔

## ضابطہ

بعض جرائم کی علت میں بلا حکماً گرفتاری گرفتار کرنا۔ دفعہ ۸۴۔ (۱) کوئی شخص جو کسی جرم کا مرتکب ہو جس کی حد

دقات (۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰) یا (۸۱-۸۲) میں یاد ہو (۸۳) ضمن (۱) میں کی گئی ہے اُسے کوئی ملازم ریلوے یا عہدہ دار کو تو الی یا کوئی اور شخص جس سے ملازم یا عہدہ دار نہ کورا امداد طلب کرے بلا حکماً گرفتاری یا اور تحریری حکم کے گرفتار کر سکیگا۔

(۲) جو شخص حسب ضمن (۱) گرفتار کیا جائے وہ بلا تاخیر غیر ضروری اُس ناظم فوجداری کے روبرو پیش کیا جائیگا جو تحقیقات کا یا تجویز کے لئے پروا کرنے کا مجاز ہو۔

اُن اشخاص کی گرفتاری جن کا پتہ نہ معلوم ہو یا جن کے فرار ہونے کا احتمال ہو۔ دفعہ ۸۵۔ (۱) جب

کوئی شخص باستثناء

جرائم متذکرہ دفعہ (۸۴) کسی اور جرم مندرجہ قانون مذکور کا مرتکب ہو یا مزید مطالبہ یا اور قسم متذکرہ جو حسب دفعہ (۶۶) طلب کی گئی ہو ادا کرنے میں مقصور کرے یا اُس کے ادا کرنے سے انکار کرے اور یہ باور کرنے کی وجہ ہو کہ وہ فرار ہو چکا یا اُس کا نام اور پتہ معلوم نہ ہو اور وہ دریافت کرنے پر اپنا نام اور پتہ بتانے سے انکار کرے یا یہ باور کرنے کی وجہ ہو کہ جو نام اور پتہ اُس نے بتایا ہے وہ غلط ہے تو اُسے کوئی ملازم ریلوے یا عہدہ دار کو تو الی یا کوئی اور شخص جس سے ملازم یا عہدہ دار نہ کورا امداد طلب کرے بلا حکماً گرفتاری یا اور تحریری حکم کے گرفتار کر سکیگا۔

(۲) جو شخص حسب ضمن (۱) اگر قمار کیا جائے وہ ناظم فوجداری کی طلبی پر حاضری کے لئے ضمانت دینے پر یا اگر اس کا صحیح نام اور پتہ معلوم ہو جائے جھگڑا ضمانت لکھنے پر رہا کیا جائیگا۔

(۳) اگر شخص مذکور ضمانت نہ دے سکے اور اس کا صحیح نام اور پتہ معلوم نہ ہو سکے تو وہ بلا تاخیر غیر ضروری قریب ترین ناظم فوجداری مجاز سماعت کے روپر و پیش کیا جائے گا۔

(۴) دفعہ ہذا کی رو سے جو ضمانت دی جائے یا جھگڑا لکھا جائے اس سے مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی کے باب (۳۴) کے احکام جہانگیر متعلق ہو سکتے ہیں متعلق ہوں گے۔

۸۶۔ کوئی ناظم فوجداری جسے حسب قانون نہ اختیارات حاصل ہوں گے۔

فوجداری جس کا درجہ نظامت فوجداری درجہ دوم سے کم ہو کسی جرم مندرجہ قانون ہذا کی تحقیقات کا مجاز نہ ہوگا۔

۸۷۔ کوئی شخص جو کسی جرم مندرجہ قانون ہذا کا مقام تحقیقات

مرتب ہو یا کسی قاعدہ کی خلاف ورزی کرے جو حسب قانون ہذا مرتب کیا گیا ہو اس کی تحقیقات اس مقام پر ہو سکے گی جہاں وہ موجود ہو یا جو مقام سہ کار عالی نے بذریعہ اعلان مقرر کیا ہو اور نیز اس مقام پر جہاں کسی اور قانون نافذ الوقت کی رو سے اس کی تحقیقات ہو سکتی ہو۔

(۲) اعلان متذکرہ ضمن (۱) جریدہ میں شائع کیا جائیگا اور اس کی نقل

ایسے ریلوے اسٹیشن پر جن کی سرکار عالی ہدایت کرے عوام کی اطلاع کیلئے آویزاں کی جائیگی۔ فقط شرحد تخطیہ بیجا تھ۔ معتمد۔

# ضمیمہ

## اشیاء جن کی قیمت ظاہر کر کے بیمہ کرایا جائیگا۔

(ملاحظہ ہو دفعہ ۴۴ کتاب ۱۱)

- (۱) سونا اور چاندی۔ خواہ سکے ہو یا نہ ہو اور خواہ زیور بنا ہوا ہو یا نہ ہو
- (۲) متاع کی ہوئی اشیاء۔
- (۳) کپڑے اور بافتہ اور لیس جس میں سونے یا چاندی کا جزو ہو بشرطیکہ وہ کسی عہدہ دار فوجی یا کوٹوالی یا وائیلٹر یا اور عہدہ دار کی وردی کا جزو نہ ہو جو وردی استعمال کرنے کا مجاز ہو۔
- (۴) موتی۔ ہیرے۔ جواہرات۔ زیورات اور گھنے۔
- (۵) جیسی گھڑی۔ گھڑی اور ٹائم پیس۔
- (۶) سرکاری کفالت نامیات۔
- (۷) سرکاری اسٹامپ۔
- (۸) بل آف ایجنج۔ ہنڈوی۔ پرا میسری نوٹس۔ بنک کے نوٹس اور ادائی زر کے کاغذات اور کفالت نامیات۔
- (۹) نقشہ جات۔ تحریرات۔ اور دستاویزات حقیقت۔
- (۱۰) رنگین تصویریں۔ کندہ کی ہوئی تصویریں۔ پتھر پر چھپی ہوئی اشیاء۔ نوٹ۔ پتھر پر کھدی ہوئی یا نقش کی ہوئی اشیاء اور دیگر صنعت کی اشیاء۔
- (۱۱) نقشی ظروف گلی۔ شیشہ آلات چینی کا سامان سنگ مرمر کی اشیاء۔
- (۱۲) ریشم خواہ کپڑے بنے ہوئے ہوں یا نہ ہوں۔ خواہ کپڑوں میں سری



اشیاء و شریک ہوں یا نہ ہوں ۔

(۱۳) دو مثالہ ۔

(۱۴) لمیں اور پشمیتہ ۔

(۱۵) افیون ۔

(۱۶) ہاتھی دانت ۔ آبنوس ۔ مونگا اور صندل ۔

(۱۷) مشک ۔ صندل کا تیل ۔ اور دوسرے قسم کے تیل جو عطریا دوسری

قسم کی خوشبودار اشیاء کی تیاری میں استعمال کئے جاتے ہیں ۔

(۱۸) آلات موسیقی اور دیگر آلات جو سائنس کے تجربہ یا حکمت کے کام

میں لائے جاتے ہیں ۔

(۱۹) دیگر قیمتی اشیاء جنہیں سرکار عالی بذریعہ اعلان مندرجہ جریہ

ضمیمہ ہذا میں اضافہ کرے فقط

شرعہ تحت

بیجاغہ معتد

مندرجہ جریہ اعلامیہ سرکار عالی مورخہ ۲۱ فروری ۱۳۳۵ء نمبر ۲۰ جزو ثالث ۔

ملاحظہ ہو جریہ غیر معمولی نمبر (۳) ص ۲۷

# جریدہ غیر معمولی

جلد (۶۱) حیدر آباد کن۔ ۱۰ ارادی بہشت ۳۳۹ء مطابق  
۱۲ شوال المکرم ۱۳۴۹ء روز جمعہ (مبشر)

بحکم عالیجناب چاہا کشرین شادین السلطنہ ہماچہ در نقاہم پیشکار و  
صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی

بفیل فرمان سیاست نشان مترشدہ ۱۱ شوال المکرم ۱۳۴۹ء سرکار عالی کے  
مبنی نیفت خریدی ریلوے کی تفصیل باحکمت کے قرار داد کے ساتھ معاہدہ کی تکمیل کے  
پہلی فرصت میں اطلاع عام کیلئے شائع کی جاتی ہے کہ سرکار عالی کی خیر اندیش رعایا  
اس اہم بانسان معاملت سے بصراحت واقف ہو جائے جس کا معلوم کرنا  
خیر گالان ریاست کے لئے موجب مسرت ہوگا۔

اس موقع پر سرکار عالی کی جانب سے معزز صدر المہام فینانس سرکار  
نواب حیدر نواز جنگ بہادر کی مانع نظری اور حکمت عملی سے اس معاملہ کے احسن  
تصفیہ پر بدرجہ غایت انظار قدر و خوشنودی کیا جاتا ہے۔ فقط  
سید محمد ہمدی - منظمہ حکومت سرکار عالی

## نوٹ صدر المہام غنیانس

۱۔ یکم اپریل ۱۹۳۱ء سے جی۔ بی۔ ریلوے پر منجانب سرکار عالی ملکیت حاصل کر لینے کے متعلق سرکار عالی اور کمپنی کے مابین بتایا ۶ مہینے ۱۹۳۰ء گفت و شنید اختتام کو پہنچی۔ اس داد و ستد کی اہمیت کے مد نظر سرکار عالی یہ مناسب تصور فرماتی ہے کہ اس خصوص میں عوام کی اطلاع کئے حسب ذیل واقعات کی اشاعت عمل میں لائی جائے۔ بتایا ہذا سے پہلے کوئی سرکاری اطلاع اسلئے شائع نہ کی جاسکی کہ جملہ ضروری تفصیلات کے تصفیہ سے پہلے کسی اطلاع کے قبل از وقت شائع کئے جانے سے سرکار عالی اور بورڈ کی باہمی گفت و شنید پر مضر اثر عائد ہونیکا احتمال تھا۔

۲۔ اس معاہدہ کی رو سے جو سرکار عالی اور جی۔ بی۔ ریلوے کمپنی کے مابین ہے سرکار عالی کو ان متکات اور ڈبچہ رک کا انفکاک کر کے جو بتایا یکم جنوری ۱۹۳۱ء موجود ہوں یکم جنوری ۱۹۳۱ء سے کمپنی کی ریلوے پر ملکیت حاصل کرنے کا حق تھا۔ لیکن ان قواعد کے مد نظر جو ریلوے پر رجحلت حکمتہ ملکیت حاصل کر لینے اور اس کو اپنے حدود میں اپنے زیر اقتدار چلانے سے ریاست کو حاصل ہو سکتے ہیں یہ امر ہمیشہ سرکار عالی کے پیش نظر تھا کہ کوئی تدبیر ایسی نکالی جائے کہ جس کے باعث کمپنی کو ایسا آفر دیکر جس سے کمپنی کو اپنی ملکیت سے دست کش

# رزولوشن باب حکومت سرکاری

منعقدہ ۷ مارچ دی بہشت ۱۳۳۹

باب حکومت کو نوٹ مرتبہ صدر المہام بہادر فیئانش سے اتفاق ہے جس میں صراحت سے اس پالیسی کی توضیح کی گئی ہے جو خریدی ریلوے کے بارہ میں سرکاری کے زیر نظر تھی۔ باب حکومت بارگاہ خسروئی میں یاد اب استدعا کرتا ہے کہ یہ نوٹ عام اطلاع کے لئے دونوں انگریزی اور اردو میں جریدہ غیر معمولی میں شائع کیا جائے۔ باب حکومت کو اس کی بھی خواہش ہے کہ اس موقع پر وہ اپنے اس احساس پندیدگی کو بند تحریر میں لکھے جو صدر المہام بہادر فیئانش کی اس ممتاز خدمت کے بارہ میں محسوس کرتے ہیں جو انہوں نے اپنے تدبیر سے ایک ایسے مہتمم با نشان فنانشل معاملہ کو کامیابی سے طے کرنے میں انجام دی جس کا نتیجہ باب حکومت کی رائے میں یہ ہو گا کہ نہ صرف سرکاری کی فنانشل ساکھ پر عمدہ اثر مرتب کریگا بلکہ اس ریاست ابدیت کی شان اور وقار میں معتد بہ اضافہ کرے گا فقط

شہدہ خط

مہاراجہ سردکش پرشاد بہادر مین السلطنت  
صدر اعظم باب حکومت

ہونے کی ترغیب ہو اور ساتھ ہی ساتھ سرکار عالی کا بھی کوئی مالی نقصان نہ ہو مدت معاہدہ کے اختتام پہلے ریلوے پر ملکیت حاصل ہوسکے اس کی تدبیر یہ نکالی گئی کہ کمپنی لنڈن میں رجسٹر شدہ ہونے کے باعث گورنمنٹ انگلستان کی جانب سے حاصل ریلوے پر جو پٹیشن انکم ٹکس عاید کیا جا رہا تھا اور جو سرکار عالی اور حصہ داران کمپنی کی طرف سے خزانہ انگلستان کو واجب الادا تھا۔ اس کا حصہ داران کمپنی کو آفردیا جائے اس امر کے مد نظر کہ سرکار عالی اس امر کا تصفیہ فرما سکے کہ بتایخ ۳۱ مارچ ۱۹۳۰ء معاہدہ ختم کئے جانے پر حصہ داران کمپنی کو راشی کر لئے جھٹلے بطور ترغیب کیا خاص آفردیا جانا چاہئے دو ماہرین ریلوے کی خدمات سرکار عالی نے حاصل کیں ایک فنی اور دوسرا فنانشیل فنی ماہر کی حیثیت سے مسٹر رالف فرمین کا انتخاب کیا گیا جو سڈو گلاس فاکس اینڈ پارٹرس کے سینئر حصہ دار ہیں جو انگلستان کے بہترین ماہرین ریلوے سے ہیں۔ مسٹر رالف فرمین سے یہ خواہش کی گئی کہ وہ صرف اس امر سے متعلق مشورہ دیں کہ قبل از وقت ریلوے پر ملکیت حاصل کرنے کے لئے ریلوے کمپنی کو کسی آفر کا دیا جانا سرکار عالی کے لئے منفعت بخش ہو گا یا کیا بلکہ بذات خود فنی نقطہ نظر سے ریلوے لائسنس وغیرہ کا معاہدہ کر کے اس امر کے متعلق بھی رپورٹ پیش کریں کہ آیا بموجب شرائط معاہدات ریلوے کی نگہداشت منجانب کمپنی اطمینان بخش طور پر ہوئی ہے یا کیا۔ فنانشیل امور کے متعلق مشورہ دینے کے لئے سر فریڈرک کانٹلٹ کا انتخاب کیا گیا جو حال میں بحیثیت آڈیٹر جنرل گورنمنٹ آف انڈیا کے صیغہ فینانس کی ایک نہایت جلیل القدر خدمت

سے سبکدوش ہوئے ہیں اور جو اپنی ملازمت کے دوران میں بحیثیت  
اکو نمٹ جنرل ریلوے اس گفٹ وٹنڈ میں شریک رہ چکے ہیں جو  
بی۔ بی۔ اینڈ سی۔ آئی ریلوے کے معاہدہ کی نظر ثانی اور تجدید کے  
موقع پر انڈیا آفس میں ہوئی تھی نیز جن سے گورنمنٹ آف انڈیا نے  
بھی ای۔ آئی۔ آر۔ جی۔ آئی۔ پی۔ آر۔ اور برار ریلویز پر قبضہ حاصل  
کرنے کے ضمن میں مشورہ کی تھی۔

۱۔ بظاہر یہ ضروری تھا کہ قیمت خریدی ریلوے حسب ذیل اعداد پر مبنی ہو  
(الف) وہ رستم جو منجانب سرکار عالی واجب الادا ہوتی اور منجانب  
کمپنی وصول کی جاتی۔ اگر بموجب شرائط معاہدہ ۱۹۳۲ء میں  
کمپنی سے ریلوے خریدی جاتی۔

(ب) وہ رستم جو کمپنی کو یکم اپریل ۱۹۳۲ء سے یکم جنوری ۱۹۳۳ء  
تک بطور آمدنی ریلوے وصول ہوتی اور جو قبل از وقت  
ریلوے خرید لی جانے کے بعد بحق سرکار عالی بچت رہے گی۔

(ج) وہ حصہ انگلش انجم ٹمکس جو ۱۹۳۲ء تک کمپنی ہی کی ملکیت رہا اور  
باقی رہنے کی صورت میں سرکار عالی کے خالص حصہ آمدنی کی بابت  
خزانہ انگلستان کو ادا کرنا پڑتا اور جو یکم اپریل ۱۹۳۳ء سے

ریلوے خرید لئے جانے کے باعث منجانب سرکار عالی داندنی نہوگا

۲۔ مندرجہ بالا تین رقوم کے منجمد رستم (الف) معین ہے رستم (ب)  
تخمینہ ہے اور رقم (ج) شق (ب) کے تخمینہ کے تحت ایک معین تناسب  
کے طور پر سے شق (ب) کے تحت تخمینہ جات مسٹر لائیڈ جونز نے مرتب  
کئے تھے اور ان ہی کے برآمد کردہ اعداد پر لازماً کمپنی کے اعداد کا مواظ

ہوتا۔ سرکار عالی کے مامور کردہ مشیروں نے ان اعداد کی نہایت کافی جانچ پڑتال کی اور اُس میں اس طرح ترمیم کی کہ اُن کی رائے سے تطابق ہو جائے۔ مسٹر الف فرین نے بھی حسب خواہش صدر المہام فیئانس ۱۹۳۰ء تا ۱۹۳۱ء کی بابتہ الف، موافق حالات کی صورت میں زیادہ سے زیادہ اور ب مخالف حالات کی صورت میں کم سے کم آمدنی کے دو تخمینہ جات علیحدہ علیحدہ مختلف طریقوں سے مرتب کئے۔ ان دونوں تخمینہ جات سے مسٹر لائیڈ جونز کے برآمد کردہ اعداد کی تائید ہوتی ہے جن کو سر فریڈرک کاٹلٹ نے بھی نہایت واجبی ظاہر کیا تھا۔ بالآخر اس بارہ میں ایک کمیٹی منعقد کی گئی جس میں دونوں ماہرین متذکرہ بالا اور معتمد فیئانس شریک تھے اور جس کے صدر صدر المہام فیئانس تھے۔ اس کمیٹی کے جملہ چاروں شرکار نے متفقہ طور پر یہ قرار دیا کہ بتایا گیا رقم اپریل ۱۹۳۱ء کمپنی کو معاہدہ ختم کرنے کے لئے بطور قیمت خریدی ریلوے کے (۸۳) لاکھ پونڈ آفر دیا جانا چاہئے۔ کمیٹی کا خیال تھا کہ ان اعداد کے مد نظر جو رجسٹرڈ کمپنی نے یکم اپریل ۱۹۳۰ء کو معاہدہ ختم کرنے کی صورت میں خریدی ریلوے کی قیمت کی بابتہ برآمد کئے تھے سرکار عالی کا یہ آفر ڈائرکٹر ان کمپنی کے لئے قابل قبول ہوگا۔ باب حکومت کی متفقہ سفارش پر حسب قرار داد کمیٹی کمپنی کو آفر دئے جانے کی منظوری پارک گاہ خسروی سے ذریعہ فرمان مبارک مزیدہ رجب ۱۳۴۱ھ مطابق ۱۰ اگست ۱۹۲۹ء شریف صدر لائی۔

و۔ جن اعداد کی بنیاد پر تقصیفہ کیا گیا وہ حسب ذیل ہیں۔

موجودہ مالیت اس رقم کی جو ۱۹۳۲ء میں ریلوے خریدی جائیگی صورت میں تحت معاہدہ (۵۹۳۳۸۳۳) پونڈ میں جانب سرکار عالی واجب الادا ہوگی۔

موجودہ مالیت اندازہ آمدنی جو یکم اپریل ۱۹۳۳ء سے ۳۱ دسمبر ۱۹۳۳ء تک کمپنی کو وصول ہوتی ہے (۲۱۱۸۱۸) پونڈ

اور جو خریدی ریلوے کے بعد حق سرکار عالی رہیگی موجودہ مالیت بحت انکم ٹیکس سرکار عالی کو خالص آمدنی کی بابت ہوگی۔

واضح ہو کہ سرکار عالی اور حصہ داروں کے حق میں برٹش انکم ٹیکس کی بحت ہی درحقیقت ایک ایسے سودے کا باعث ہے جو دونوں کے لیے فائدہ بخش ہے یعنی اس سے کمپنی کو (۲۴۹۸۰) پونڈ کی حد تک اور سرکار عالی کو اس منفعت کے ماسوا جو بحیثیت حصہ دار کمپنی حاصل ہوگی (۱۳۲۵۶۰) پونڈ کی حد تک فائدہ ہوتا ہے۔

نوٹ - مشرفرمن نے موافق حالات کی صورت میں جو اعداد پر آمد کئے تھے وہ (۲۱۶۳۱۳۸) پونڈ ہیں اور مخالف حالات کی صورت میں ان کی مقدار (۱۹۴۵۴۵) پونڈ ہے اس طرح برٹش انکم ٹیکس کو محبوب کرنے کے بعد جو قیمت خریدی تھیں ہوئی وہ اعداد اول اند کے مقابل (۱۸۸۵۵۵) پونڈ کی حد تک حق سرکار عالی فائدہ بخش ہوتی اور اعداد ثانی اند کے مقابل میں (۸۹۸۰۰) پونڈ کی کمی ہوتی اور اس کمی کی مقدار ۵۵ پونڈ کی طرح تلافی ہو جاتی جو کمپنی کے حصص اور ڈیویڈنڈ کے ایک حصہ حصہ کے فایض کی حیثیت سے جیسا کہ فقرہ (۹) کے ذیلی نوٹ میں بیان کیا گیا ہے حق سرکار عالی ترتیب ہوا ہے



ف۔ جس قیمت کی ادائی کا بالآخر آفر دیا گیا اس کے اعداد و برآمد کرنے میں ان جملہ ترمیمات و تجدیدات کا کافی لحاظ رکھا گیا ہے جن کی یکم جنوری ۱۹۲۱ء سے پہلے ضرورت ہوگی۔ ریلوے لائن کا معائنہ ہر سال ایک عہدہ دار کی جانب سے جیوگرافک آف انڈیا مقرر فرماتی ہے کیا جاتا رہا ہے۔ اور سر فریڈرک گائٹلڈ نے اپنی رپورٹ میں یہ ظاہر کیا ہے کہ اس عہدہ دار معائنہ کنندہ کی پیش کردہ آخری رپورٹ کے عام رجحان سے مسٹر فرمین کی اس رائے کی تائید ہوتی ہے کہ مستقل لائن اور دیگر سائز و سائمنجی فرسودگی کی بات اس قسم میں جو کمپنی واجب الادا ہے کوئی مزید تخفیف نہیں ہونی چاہئے۔

ف۔ دوسرا سوال قیمت خریدی ریلوے کے طریقہ ادائی سے متعلق تھا۔ کمپنی کے سرمایہ ڈبچہ کے حصہ دار کی حیثیت سے سرکار عالی کے حصہ سنگل فنڈ محفوظ فنڈ کو محسوب کر لینا ضروری تھا اور اس کو خریدی کی مجموعی قیمت نقد ادائی (۳۸) لاکھ پونڈ سے نہا کرنے کے بعد خاص قسم جو خریدی ریلوے کی باتہ کمپنی کو ادائی شدہ ہوگی اس کی مقدار ۲۵۰۰۰۰ پونڈ ہوتی ہے۔ اس امر کے مد نظر کہ بازاری قیمت میں کسی قسم کا خلل ڈالنے بغیر اس جلیقہ رقم کو ادا کیا جاسکے سرکار عالی اور کمپنی کے مابین یہ طے پایا کہ اس رقم کے منجملہ ایک حصہ بتایا یکم اپریل ۱۹۲۱ء نقد ادا کیا جائے اور تسمہ رقم بحق حصہ داران سالانہ ۵ ۱/۴ فیصد سود والے سالہ ڈبچہ جاری کر کے ادا کی جائے۔

ف۔ یہاں یہ قابل اظہار ہے کہ سرکار عالی کی جانب سے متذکرہ بالا آفر دئے جانے کے بعد اور شرائط ادائی کے تصفیہ سے پہلے گورنمنٹ آف انڈیا

نے لنڈن مارکٹ میں اپنے اسٹرٹنگ فنڈز کی بابت تقریباً ۷۰ فیصد سود ادا کیا تھا۔ اس سے ظاہر ہوگا کہ سرکار عالی کے ڈبچرز کے متعلق جھوٹا انگلستان سے جو شہ انڈسٹری کئے گئے ہیں وہ نہایت سود مند ہیں۔ نقد ادائی کے انتظام سے متعلق سرکار عالی سر آسرن اسمتھ منیجنگ گورنر اپریل تک کی ان ذاتی مساعی کی مشکور ہے جو انہوں نے سرکار عالی کو حد مطلوبہ تک تقریباً ۶۰ فیصدی پیرسٹم دلانے سے متعلق کی ہے۔

۹۔ ریلوے کی خریدی ۱۹۳۲ء میں ہونے کی صورت میں جو قیمت ادا کرتی پڑتی اس کے مقابلہ میں موجودہ آفر سے سرکار عالی کے حق میں جو مالی فائدہ مرتب ہوتا ہے اس کی مقدار بموجب ذیل تقریباً۔

(۲۳۳۰۰۰) پونڈ یا زیادہ (۳۵) لاکھ سکہ عثمانیہ ہوتی ہے۔

خریدی ریلوے کی تخمینی قیمت جو سرکار عالی کو بتایا گیا یکم اپریل ۱۹۳۰ء ادا کر لی ہوگی۔

۵۰ فیصد وائے ڈبچرز

نقد

(۳۰۸۸۰۰۰) پونڈ

(۱۳۸۲۰۰۰) پونڈ

جملہ (۴۵۴۰۰۰) پونڈ

نہا

۱۹۳۲-۳۰ء تک اضافہ حاصل کی موجودہ مالیت کا اندازہ (۱۹۹۵۰۰۰) پونڈ

باقی (۲۵۴۵۰۰۰) پونڈ

۱۹۳۲ء میں خریدی ریلوے کے حاصل شدہ موجودہ مالیت (۲۸۰۴۰۰۰) پونڈ

۲۳۳۰۰۰ پونڈ

قائمہ حق سرکار عالی

معاول زائد از (۳۰) لاکھ سکہ عثمانیہ یا (۳۵) لاکھ عثمانیہ

نوٹ۔ سرکار عالی کے حق میں جب بالا جس فائدہ کے مترتب ہونے کا اظہار کیا گیا ہے وہ بمقابلہ اس فائدہ کے جس کا اظہار فقرہ (۵) میں ہوا ہے (۱۰۰۰۰۰ پونڈ سے زیادہ) اس کی وجہ کچھ تو یہ ہے کہ معمولی اسٹاک کے (۲۲) فیصد کے قابض کی حیثیت سے سرکار عالی بھی (۲۴۸۰۰۰) پونڈ کے اس فائدہ میں حصہ دار ہے جو کمپنی کے حق میں حاصل ہوگا اور کچھ یہ ہے کہ (۳) فیصد والے ڈبچرے کے (۳۱) فیصد کے قابض کی حیثیت سے سرکار عالی نے فائدہ حاصل کیا ہے جس کی قیمت کمپنی نے مساوی یافت پر ادا کی ہے حالانکہ سرکار عالی نے قیمت خریدی ریلوے کو معین کرنے میں ان ڈبچرے کی صرف ۹۳ فیصد ہی موجود مالیت کا حساب لگایا ہے کچھ وجہ انگشتانہ تخمینے کی بابت ہے جو آمدنی سنگل فنڈ کی بات ہے۔ ۹۳ء اور ۹۴ء کے درمیان حاصل ہوئی ہے۔

ف۔ ایک منفعت بخش صنعتی کاروبار کو خرید لینے سے سرکار عالی کا یہ جو فائدہ ظاہر کیا گیا ہے اس کو دوسرے طریقے سے بھی ظاہر کیا جاسکتا ہے یعنی یہ کہ اس وقت تخت ریلوے جو محاصل سرکار عالی کو وصول ہوتا ہے اس کے مقابلہ میں تقریباً (۵۹۰۰۰۰) پونڈ سالانہ کا اضافہ ہوگا یعنی (۴۷۰۰۰) پونڈ کے صرفہ پر جس کی خریدی ریلوے کے لئے ضرورت ہے تقریباً (۱۳) فیصد منافع سرکار عالی کو حاصل ہوگا۔ بالفاظ دیگر موجودہ محاصل ریلوے کے مقابلہ میں تقریباً ایک کروڑ کے غنائیہ کا سالانہ اضافہ ہوگا اور جو قسم خریدی پر صرف کی گئی اس پر (۶) فیصد سود سالانہ بھی لگایا جاتا ہے تقریباً (۱۰) اور (۱۱) سال میں قسم خریدی پر پوری بیباق ہو جائے گی۔

و۔ کمپنی نے اس امر پر رضامندی ظاہر کی ہے کہ ریلوے لائن کی خریدی کی صورت میں کمپنی اپنے اس حق سے بحق سرکار عالی دست بردار ہو جائے گی جو بارسہ لائیٹ ریلوے کی توسیع و ترقی کی خریدی سے

متعلق اس کو حاصل ہے کمپنی نے اس حق کی مالیت کا اندازہ (۱۲۱۰۰۰) پونڈ بتایا لیکن کمپنی کی ریلوے کی خریدی کی قیمت معین کرنے میں اس مالیت کی باتہ کمپنی کو کچھ نہیں دیا گیا۔

۱۲۔ مین۔ جی۔ یس۔ ریلوے کمپنی نے بالآخر سرکار عالی کے آفر کو منظور کر لیا اور ضروری دستاویزات بیع و شری کی حسب ضابطہ تکمیل تیار کر ۸ مارچ ۱۹۳۲ء ہو چکی۔

۱۳۔ تیسرا سوال یہ تھا کہ ریلوے سرکار عالی کی ملکیت ہو جانے کے بعد اس کے انتظام کا طریقہ کیا ہونا چاہئے۔ باب حکومت کی متفقہ سفارش پر بارگاہ خسروئی سے ذریعہ فرامین مبارک مزید ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ و ۸ رجب ۱۳۵۲ھ یہ تصفیہ فرمایا گیا کہ مداح انتظام و نگرانی استعماری ہونے چاہیں جتنے کہ بالعموم مہتمم با شان صنعتی کاروبار نیز گورنمنٹ آف انڈیا کی ریلوے کے متعلق قائم ہیں یعنی ایک ایجنٹ ہو (خانگی کاروبار کی صورت میں مینجر) اور اس پر ایک ریلوے گورنر (خانگی کاروبار کی صورت میں یہ بورڈ مینجنگ ایجنٹس کے نام سے موسوم ہوتا ہے) اور پھر اس پر سرکار عالی کا باب حکومت (خانگی کاروبار کی صورت میں بورڈ آف ڈائریکٹرز) ہوتا ہے۔

۱۴۔ حیدر آباد ریلوے بورڈ صدر بحیثیت عہدہ صدر المہام فنڈس ہونگے جو ایک ایسے آئین کے تحت کام کریں گے جس سے ان کو زیر اقتدار باب حکومت بورڈ کی تمام کارروائیوں پر پورا قابو ہوگا۔ جملہ مراسلت کی نقول ان کو وصول ہوا کریں گی اور ایجنٹ مقیم ہندوستان نیز ارکان ریلوے بورڈ مقیم لنڈن کے ساتھ ان کو پوری طرح

تبادلہ خیالات کا اختیار رہیگا۔ اگر کسی معاملہ میں بورڈ کے غلبہ آرا سے ان کی رائے رد ہو جائے تو وہ مجاز ہونگے کہ اس معاملہ کو باب حکومت میں پیش کریں اور جو احکام باب حکومت سے صادر ہونگے وہ قطعی ہونگے۔ بحیثیت صدر المہام فینانس وہ حسابات ریلوے کی آزادانہ تینفق کے بھی ذمہ دار ہوں گے۔ ان کے ساتھ اور دو اراکین رہینگے جن کو فی کس سالانہ (۱۲۰۰) پونڈ معاوضہ ادا کیا جائیگا۔ ان اراکین کا تقرر (۵) سال کے لئے ہوگا۔ اور صدرین کی عدم موجودگی میں ان میں سے ایک بورڈ کا صدر ہوگا اور دوسرا بحیثیت چیف ڈائریکٹر سر جینالڈ گلانسی کو جنہوں نے دس سال تک سرکار عالی کے چیف ریلوے کی صدر المہامی کی خدمت امتیاز کے ساتھ انجام دی ہے۔ صدارت کا آفر دیا گیا اور انہوں نے اس کو قبول کر لیا ہے۔ مسٹر لائیڈ جونسن نے بھی جنہوں نے دس سال تک بین۔ جی۔ یس۔ ریلوے کمپنی کے چیف کی حیثیت سے کمال خوش نظمی و کامیابی کے ساتھ خدمات انجام دی ہیں اور بناؤ علیہ جن کو ہندوستان کی دینائے۔ ریلوے میں درجہ خصوصی حاصل ہے جہد آباد ریلوے بورڈ کی چیف ڈائریکٹری قبول کر لی ہے۔ ان دو اراکین کے مامور رہنے تک بورڈ کا اجلاس ایک حصہ سال میں بمقام جہد آباد اور ایک حصہ سال میں بمقام لندن منعقد ہوا کریگا۔ ان کے علاوہ اگر سرکار عالی پسند فرمائے تو اس ایک یا دو اراکان کو معاوضہ سالانہ (۱۰۰۰) پونڈ فی رکن بورڈ میں مامور فرمائی ہے جن کا زمانہ کارگزاری نسبتاً کم مدت کا ہوگا۔ ان دو جائدادوں میں سے ایک پر مردست ایک سال کے لئے سربراہٹ ہائٹ کا تقرر

جونہی الوقت کمپنی کے ڈائرکٹروں میں سے ایک ڈائرکٹر ہیں تجویز کیا گیا ہے تاکہ سرکار عالی کے جدید بورڈ اور کمپنی کے بورڈ کے درمیان ایک رابطہ قائم رہے دو سری جائیداد پر سٹریٹ فریمین دو سال کے لئے مامور کئے گئے ہیں اس خاص غرض سے کہ تبدیل و تجدید کے متعلق تمام تجاویز کی تفتیش اس واقفیت کی روشنی میں ہو سکے جو انھوں نے حالیہ گفت و شنید میں سرکار عالی کے ماہر مشیر کی حیثیت سے حاصل کی ہے۔ یہ جملہ ارکان بورڈ منجانب سرکار عالی مامور کئے جائینگے اور سرکار عالی سے تنخواہ پائیگے اور سرکار عالی کی ریلوے کے معاملات میں اسی طرح سرکار عالی کے زیر احکام رہینگے جس طرح کہ خود صدر بین بورڈ رہینگے۔

۵۔ حدود سرکار عالی میں جو کمپنی کی ریلوے چلائی جا رہی تھی اس کی خبر یہی میں اگر سرکار عالی کو براہ راست اپنا مالی فائدہ ملحوظ رہا ہے تو اسی کے ساتھ یہ امور بھی سرکار عالی کے پیہم پیش نظر رہے ہیں کہ اس سے سرکار عالی عام رعایا اور عامہ مسافروں و تجارت پیشہ اشخاص کے حقوق کے لحاظ کے ساتھ تمام ملازمین ریلوے کی بہبودی اور خوشحالی کی موثر طریق پر دیکھ بھال کر سکے گی۔ کمپنی کی وساطت سے سرکار عالی نے اس امر کا اصرار دیا ہے کہ جو ملازمین اس وقت میں وہ جبرہ رکھے جائینگے اور پراویڈنٹ فنڈ انعام نیر اسی قبیل کی جو دیگر مراعات ہیں وہ حسب حال جاری رہیگی۔ فقط

سربراہ چیدر نواز جنگ۔ صدر المہام فیئانس۔  
۶ مارچ ۱۳۳۹ھ

# احکام سرکار عالی صنعتی فائننس

۱۳۳۹ء

اعلان منجانب سرکار عالی ۹ اپریل ۱۹۳۸ء ۵۱۳۹ء

سرکار عالی ایک معاہدہ ثقلی مورخہ ۶ مارچ ۱۹۳۸ء کے تحت جو سرکار عالی اور ہزار اگزاٹو ہائیس دی نظامس گارنٹیڈ ایسٹریلو سے کیپٹی لمیٹڈ کے درمیان تھا یکم اپریل ۱۹۳۸ء سے بائیں محفوظ فنڈ کیپٹی کا تمام سامان اور محکوم حاصل کر لیا ہے نیز تمام مطالبات بستن اور مطالبات کے جو قاضین اسٹاک وڈ پور پر عالم ہوں اپنے ذمہ لے لے ہیں۔ ریلوے جو اب سرکار عالی کی ملک ہے اور جس کو سرکار عالی خود چلائی آئندہ ہزار اگزاٹو ہائیس دی نظامس ایسٹریلو سے کے نام سے موسوم ہوگی۔

حب احکام خسروی مزینہ ۲۴ رمضان ۱۳۵۷ء ریلوے کا انتظام ایک بورڈ کے ذریعہ ہوگا جو آئندہ صدر المہام فائننس سرکار جیڈری ذاب جیڈری نواز جنگ بہادر جیڈری صدر سر جیڈری گلاشی کے سی۔ ای۔ بی۔ ایس۔ آئی۔ چیرمین بمقام لندن سر رابرٹ۔ ایس ہائٹ سی۔ بی۔ بی۔ ٹی۔ اور مسٹر ایف فریمین اراکین اور مسٹر ڈبلیو لائیڈ جونس سی۔ ای۔ بی۔ ٹی۔ بیجنگ ڈائرکٹر جنرل ہوگا۔

باب حکومت سرکار عالی کے نزدیک پورڈریلو کے انتظامات (بشمول تقررات اسٹاف) کا ذمہ دار ہوگا نیز ریلوے کے تمام فنانس

آمدنی کیپٹل بیانس دسلک سرمایہ اور مد محفوظ ریلوے کی نگرانی کا ذمہ اہوگا۔ بورڈ ریلوے پالیسی منظورہ باب حکومت کو جامعہ عملی پیمانہ ہوگا۔ اور زیر اقتدار باب حکومت بورڈ کو وہی اختیارات حاصل ہونگے جو سابق میں کمپنی کے بورڈ آف ڈائریکٹرس کام میں لاتے تھے بشمول اس اختیار کے کہ وہ اپنے اختیارات اسٹیٹ منیم ہندوستان کو تفویض کر سکیں گے۔

بورڈ موازنہ اوس وقت تک منظور نہ کرے گا جب تک کہ مسودات موازنہ اوس تاریخ سے دو ماہ قبل جب کہ وہ بورڈ کے سامنے منظوری کے لئے پیش ہوں صدر المہام فیائنس کے ملاحظہ میں غور کرنے کے لئے پیش نہ کر دئے گئے ہوں۔ تمام معاہدات۔ بل آن کیپیج پر امیری نوٹس اور دوسری اشیاء پر جن پر منجانب ہنراکز الیٹڈ ہائیوے ڈی نظامس اسٹیٹ ریلوے بورڈ دستخطوں کی ضرورت ہو بورڈ کے حکم سے یا تو بورڈ کا کوئی رکن دستخط کرے گا۔ یا کوئی ایسا شخص یا اشخاص جن کو بورڈ نے اس کا حجاز کیا ہو دستخط کریں گے آئین کی ایکٹل جس میں بورڈ کے اختیارات کی صراحت کی گئی ہے اور جن کو ذریعہ فرمان مبارک محولہ صدر شرف منظوری بخشا گیا ہے ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ بورڈ کا اجلاس ایک حصہ سال میں حیدر آباد میں اور ایک حصہ سال میں لندن میں منعقد ہوا کرے گا۔ اور ہنراکز الیٹڈ ہائیوے ڈی نظامس اسٹیٹ ریلوے بورڈ کے نام سے موسوم رہیگا سرکار نے مٹریج ڈبلیو جیس کو اس کا اختیار دیدیا ہے کہ وہ منجانب سرکار عالی کمپنی سے ریلوے حاصل کر لیں اور بورڈ کی جانب سے یا امید اجرائی آخری احکام اول کو اسٹیٹ کی حیثیت سے ایسے اختیارات بھی تفویض کر دئے ہیں کہ منجانب ہنراکز الیٹڈ ہائیوے ڈی نظامس اسٹیٹ ریلوے



وہ تمام کام انجام دیں جو کمپنی کے بورڈ کے مقبوضہ اختیارات کے تحت  
 این۔ جی۔ ایس۔ ریلوے کمپنی کے ایجنٹ کو حاصل تھے سرکار عالی نے ایجنٹ  
 اس امر کا بھی اختیار دیا ہے کہ وہ کمپنی کے تمام اسٹاف بمقام ہندوستان  
 انہیں قواعد شرائط پر جو کمپنی کے ساتھ تھے پھر ملازم رکھ لیں اور نیز حسب  
 قواعد کمپنی اور سرکار عالی کی ملازمت کو مسلسل اور سرکار عالی ہی کی ملازمت  
 شمار کر سکیں گے سرکار عالی نے جس اسٹاف کو پیرامور کر لیا ہے اس کو لازم ہے  
 کہ وہ اپنے مقبوضات کمپنی کے پراڈونٹ فنڈ سے سرکار عالی کے پراڈونٹ  
 فنڈ ریلوے میں منتقل کر دے فقط

حیدر نواز جنگ  
 صدر المہام فیئالسن

فخر بار جنگ  
 معتقد فیئالسن

### آئین بورڈ ریلوے

(۱) ریلوے کا انتظام ایک انتظامی بورڈ کے سپرد ہوگا جس کے صدر  
 صدر المہام فیئالسن ہونگے اور کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ چار  
 غیر سرکاری اراکین پر جن کو حضرت اقدس و اعلیٰ مقرر فرماویں گے یہ کل ہوگا۔  
 صدر المہام فیئالسن کا ہم موجودگی میں غیر سرکاری اراکین میں سے ایک  
 رکن چیرمین ہونگے بورڈ کا اجلاس لندن یا حیدرآباد میں ہوگا اس شرط  
 کے ساتھ کہ ہر سال کم از کم ایک اجلاس حیدرآباد میں منعقد ہوا کرے۔  
 حتیٰ الامکان سرمایہ اور آمدنی کے موازنے اجلاس حیدرآباد میں  
 منظور کئے جائیں گے۔ نصاب مجلس کی تکمیل بورڈ کے دو اراکین سے  
 ہوا کرے گی جب کبھی صدر المہام فیئالسن بورڈ کے اجلاس میں نہ ہوں تو

وہ اس کے صدر ہوا کریں گے۔

(۲) باب حکومت کے نزدیک بورڈ کار ہائے ریلوے کے انتظام کاریلوے کی تمام رقوم کی نگرانی کا بشمول بقایا آمدنی و سرمایہ نیز ریلوے پامیسی منظومہ باب حکومت کی دیکھ بھال کا ذمہ دار ہوگا اور باب حکومت کے زیر نگرانی بورڈ کو وہ اختیارات حاصل ہونگے جو باقی میں کمپنی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کو حاصل تھے بورڈ موازنہ جات اوس وقت تک منظور نہ کرے گا جب تک کہ مسودات موازنہ اوس تاریخ سے کم از کم دو ماہ قبل جبکہ وہ بورڈ کے پاس بہر منظور کی پیش ہونگے۔ صدر المہام فنانس کے ملاحظہ میں غور کرنے کے لئے نہ پیش کئے گئے ہوں۔

(۳) ریلوے کی خاص آمدنی کے منجملہ سرمایہ زیر کار پر بشیخ (۵) فیصد سالانہ سود بورڈ ہر سال محاصل عامہ کو ادا کرے گا۔ بقایا بطور خاص منافع منظور ہوگا جس کا نصف حصہ محاصل عامہ میں اور دوسرا نصف محفوظ اہمال شدنی میں داخل ہوگا جو بورڈ کے حسب صوابدید ریلوے کی توسیع اور ترقیات کے لئے صرف میں آئیگا۔

(۴) بورڈ باب حکومت میں حسب ذیل کاغذات پیش کرنے کا ذمہ دار ہوگا (الف) خلاصہ تختہ آمدنی مصارف سال گزشتہ۔

(ب) رپورٹ متعلق بہ کاروبار سال گزشتہ

(ج) تخمینہ مصارف سرمایہ سال آئندہ جو محفوظ سے ادا شدنی ہونگے۔ اور

(د) سال آئندہ کے لئے موازنہ آمدنی کا خلاصہ جو اوس رقم کے اندازہ کی

حد تک ہوگا جو اوس سال میں ریلوے کی آمدنی سے محاصل عامہ میں داخل ہوگی

(۵) بورڈ باب حکومت کے غور کے لئے وہ ہر معاملہ پیش کر سکے گا جس سے

متعلق کارروائی کی وہ توثیق چاہئے یا جس کے متعلق وہ کارروائی کرنا تجویز کرے۔  
(۶) جدید لائینوں کی تعمیر کے لئے باب حکومت کی قبل از قبل منظوری ضروری ہوگی وہ نیز ان سالانہ مصارف سرمایہ کے موازنہ کیلئے جس کی پابجائی اور رقوم سے مقصود ہو جو باب حکومت ہیا کرے۔

(۷) باب حکومت ریلوے کے معاملات میں اپنے اقتدارات کا استعمال عام طور سے پالیسی کے تعین کرنے میں خصوصیت سے اور ان معاملات میں جو نظم و نسق کی دوسری شاخوں کے ساتھ قوی طور سے موثر ہوں کام میں لائیگی۔  
(۸) باب حکومت ریلوے امور کے متعلق بجز خاص ضروریات کے اس وقت تک کوئی حکم نافذ نہیں کرے گی جب تک کہ بورڈ کو مجوزہ حکم کی قبل از قبل اطلاع نہ دے دی گئی ہو اور بورڈ کو مجوزہ حکم کے متعلق اپنی رائے پیش کرنے کے لئے کافی وقت نہ دیا گیا ہو۔

(۹) صدر المہام فیائنش بطور نمایندہ باب حکومت بورڈ کو باب حکومت کی اس ہر تجویز سے مطلع کرنے کے ذمہ دار ہونگے جو ریلوے نظم و نسق پر اثر انداز ہو۔  
صدر المہام فیائنش جب ضروری تصور کریں بورڈ سے خوشنہش کرینگے کہ وہ کسی معاملہ کے متعلق باب حکومت کی توجہ منہطف کرے اور باب حکومت کی ہدایات کا انتظار کرے۔

اور اگر باب حکومت کو اس وجہ سے متوجہ کیا گیا ہو کہ صدر المہام فیائنش موجودہ طریقہ میں تبدیلی چاہتے ہیں تو وہ طریقہ حسب حال جاری رہے گا۔  
جب تک کہ باب حکومت سے اس کے برعکس احکام نہ ہوں۔

علامہ لڈین اگر ان معاملات کے متعلق جو باب حکومت کی توجہ میں لائے گئے ہیں واقعات ایسے ہوں کہ بورڈ کی دانست میں باب حکومت کی

ہدایات کے وصول ہونے سے قبل ایک نتیجہ پر پہنچنا مناسب ہو تو بورڈ اس معاملہ میں باب حکومت کی ہدایات کے وصول ہونے تک جو عمل مناسب ہو اس کے اختیار کرنے کی ذمہ داری لے سیکے گا۔

(۱۰) صدر المہام فیئانس ریلوے کے معاملات باب حکومت میں اس وقت تک پیش نہیں کریں گے جب تک کہ انہوں نے اپنے ایسے ارادے سے بورڈ کو مطلع نہ کر دیا ہو اور بورڈ کو اپنے خیالات باب حکومت کے سامنے پیش کرنے کے لئے مناسب وقت نہ دیا ہو۔

(۱۱) صدر المہام فیئانس بورڈ میں باب حکومت کی اور باب حکومت میں بورڈ کی نمایندگی کریں گے۔ تمام روئے ادا کارروائی اور بورڈ کے فیصلے اون کے پاس بھیجے جائیں گے نیز بورڈ اور ایجنٹ کے درمیان جو مراسلت ہوگی اس کی نقول اون کے پاس بھیجی جاوے گی۔

صدر المہام فیئانس کو ایجنٹ مقیم ہندوستان لندن بورڈ کیساتھ مکمل اور آزادانہ طور پر تبادلہ خیال کا اختیار حاصل رہے گا۔

(۱۲) صدر المہام فیئانس ریلوے حسابات کی آزادانہ تنقیح کے ذمہ دار ہوں گے۔

حیدر نواز جنگ

فخریار جنگ

صدر المہام فیئانس

مستقلہ فیئانس

مندرجہ جریہ ۱۰ اعلامیہ سرکار عالی مورخہ ۲۴ خرداد ۱۳۲۹ء جز اول ص ۲۸۴ تا ۲۸۹ جلد ۶۱

رزولوشن محکمہ معتمدی عدا کو تو الی امور عدا صیغہ عدا فوجہ



غرض سے مقدمات تحت قانون ریلوے میں ستم جرمانہ وصول شدہ کی حد مابین رقبہ منقوضہ و ریاست حیدر آباد گھٹا کر مبلغ پانچ روپیہ تک کر دی جائے۔ عالیجناب ہمارا جہ سیر میں السلطنت بہادر صدر اعظم باب حکومت نے اس تحریک سے اتفاق کر کے منظور فرمائی حضرت اقدس و اسلی حکم صادر فرماتے ہیں کہ رژولیوشن (۱۱) باب ۱۸۱۸ میں وصول شدہ جرمانہ کی حد دس روپیہ قرار دی گئی ہے اس کو گھٹا کر تحت قانون ریلوے مبلغ پانچ روپیہ کر دی جاتی ہے یہ نقطہ

حکم

اکبر بار جنگ

معدنہ عدالت و کوٹوالی امور عامہ کار علی

مندرجہ جریہ اعلامیہ سرکار عالی مورخہ ۱۱/۱۱/۱۳۳۹ء ۱۳۳۹ء جزو اول ۱۱/۱۱/۱۳۳۹ء ۱۳۳۹ء

ملاحظہ ہو صفحہ (۶۹) تیوانخ افتتاح ریلوے سرکار عالی

# تواریخ افتتاح ریلو کارخان

تاریخ ماه و سال	پ	نام امپیشن	تاریخ
۸ اسفند ۱۲۵۳	۱۲۱	وازی تاسکند آباد	۱
۸ اسفند ۱۲۵۳	۸۴	سکندر آباد و سرگل	۲
۸ اسفند ۱۲۵۳	۵۳	درنگل تا دورنگل جکشن	۳
۸ اسفند ۱۲۵۳	۱۶	دورنگل جکشن تا ایستاد	۴
۸ اسفند ۱۲۵۳	۳۲	دورنگل جکشن تا یونا کالو	۵
۸ اسفند ۱۲۵۳	۴۵	یونا کالو تا بچواژده	۶
۸ اسفند ۱۲۵۳	۱۵۵	منار تا سلیلو	۷
۸ اسفند ۱۲۵۳	۱۱۸	سکندر آباد تا باسر	۸
۸ اسفند ۱۲۵۳	۲۶	سلیلو تا برنجی	۹
۸ اسفند ۱۲۵۳	۸۴	باسر تا برنجی	۱۰
۸ اسفند ۱۲۵۳	۵۰	پور تا تاشکولی	۱۱
۸ اسفند ۱۲۵۳	۷۱	سکندر آباد تا محبوب نگر	۱۲
۸ اسفند ۱۲۵۳	۳۳	محبوب نگر تا دیرنی رود	۱۳
۸ اسفند ۱۲۵۳	۶	دیرنی رود تا سرری رام نگر	۱۴
۸ اسفند ۱۲۵۳	۷	سرری رام نگر تا گدال	۱۵
۸ اسفند ۱۲۵۳	۳۷	قاصی پشته تا پایی	۱۶
۸ اسفند ۱۲۵۳	۱۱	پایی تا رام نگر	۱۷
۸ اسفند ۱۲۵۳	۲۸	گدال تا عالم پور رود	۱۸
۸ اسفند ۱۲۵۳	۲۵	کاربلی تا جندراچلم رود	۱۹
۸ اسفند ۱۲۵۳	۳۶	رام نگر تا آصف آباد رود	۲۰
۸ اسفند ۱۲۵۳	۸	عالم پور رود تا کرنول	۲۱
۸ اسفند ۱۲۵۳	۳۲	کرنول تا دورنگل	۲۲
۸ اسفند ۱۲۵۳	۵۲	آصف آباد تا بهار شاه	۲۳
۸ اسفند ۱۲۵۳		بید شریف	۲۴

## قواعد ریلوے

ریل کا وقت۔ تمام اسٹیشنوں پر در اس کا وقت رکھا جاتا ہے۔  
 اسلحہ۔ سوائے فوج یا پولیس والوں کے کسی شخص کو بھری ہوئی بندوق  
 یا سپتول بیکرا حاطہ ریل میں آنے کی اجازت نہیں۔  
 رات۔ کو جگنا۔ درجہ اول یا دوم کے مسافر اگر گارڈ کو کہہ دیں تو وہ ان کو  
 بتائے ہوئے وقت پر جگادے گا۔ لیکن اگر وہ بھول جائے تو اس پر کوئی الزام نہیں۔  
 وٹینگ روم اول و دوم درجہ کے مسافر وٹینگ روم میں گاڑی آنے سے  
 دو گھنٹے پہلے یا دو گھنٹے بعد تک ٹھہر سکتے ہیں۔ جو مسافر رات کو بے وقت گاڑی  
 سے آئیں۔ وہ صبح تک ان میں رہ سکتے ہیں۔ بکٹوں کو اجازت نہیں۔  
 قلیوں کی شکایت۔ قلیوں کے متعلق کوئی شکایت ہو ان کا نمبر نوٹ  
 کر کے اسٹیشن ماسٹر سے کہو۔

عام شکایات۔ اگر کوئی ملازم ریلوے ناٹائٹ کلمات کھے یا سفر  
 میں کوئی ناجائز رکاوٹ پیدا کرے یا اپنے فرائض منصبی ادا نہ کرے یا گاڑی یا  
 ٹکٹ اور پورانی ہوں یا گندی۔ غلط اور مضرت ہوں یا ٹکٹے روشنی اور پانچ  
 انتظام کافی نہ ہو تو ہر ایک مسافر کو اختیار ہے کہ وہ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کو شکایت  
 کرے۔ پنجاب میں راولپنڈی۔ لاہور۔ دہلی۔ فیروز پور۔ ملتان۔ چھاؤنی کوٹ  
 اور کراچی میں۔ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ رہتے ہیں۔

پلیٹ فارم ٹکٹ۔ پلیٹ فارم ٹکٹ دار کو کتاب اس کے بغیر اسٹیشن کے



اندر نہیں جانا چاہئے۔ جن اسٹیشنوں پر اس کا رواج نہ ہو وہاں اسٹیشن ماسٹر سے اجازت لے لینی چاہئے۔ ایک پلیٹ فارم ٹکٹ صرف اسی ٹرین کے لئے کام آسکتا ہے۔ جس کے لئے خریدا گیا ہو اگر استعمال نہ کریں تو اس کی قیمت واپس نہیں مل سکتی۔ بچوں کا کرایہ تین سال تک بچوں کا کرایہ معاف تین سال سے اوپر ۱۱۲ سال سے کم عمر کے لئے نصف کرایہ ۱۱۲ سال سے کم عمر کے بچے اپنی والدہ یا رشتہ داروں کے ساتھ زمانہ گاڑی میں بیٹھ سکتے ہیں۔

ملازم۔ جن گاڑیوں میں تھرو کلاس مسافر سوار نہیں ہو سکتے ان میں اول درجہ میں سفر کرنا مسافر کو نوکر اور دوم درجہ میں سفر کرنا ایک نوکر تھرو کلاس ٹکٹ پر اپنے ہمراہ لیجا سکتا ہے۔ یہ نوکر سرونٹ کے کمرہ میں یا تھرو کلاس میں بیٹھ سکتے ہیں۔ اول و دوم درجہ کا مسافر جو ایسی ٹکٹ پر سفر کر رہا ہو وہ بھی اپنا ٹکٹ دکھا کر بکنگ آفس سے اپنے ملازموں کے لئے تھرو کلاس ٹکٹ لے سکتا ہے۔ مگر آغاز سفر میں درمیان میں نہیں رات کے وقت اپنے ملازموں کے ٹکٹ ان کے حوالے کر دیں ورنہ جو نوکر بغیر ٹکٹ رات کو سفر کرتے ہوئے پائے جائیں گے۔ وہ ریلوے ایکٹ دفعہ (۱۰۹) و (۱۱۳) کے روئے آثار دئے جائیں گے۔

محافظ نوکر۔ جس درجہ میں بچے سفر کر رہے ہوں اس سے کم درجہ کا کرایہ دے کر نوکر ان کے ساتھ بیٹھ سکتا ہے۔ یعنی اول درجہ کے لئے دوم درجہ کیلئے دیوڑھے کا کرایہ دے کر ایک کمرہ کے لئے صرف ایک نوکر کو اجازت ہے۔ اگر بچے تین سال سے کم عمر کے ہوں۔ تو پھر یہ رعایت نہیں۔

لیڈی مسافر۔ اول و دوم درجہ کے زمانہ مسافرات کے وقت اپنے ساتھ ایک خادمہ کو تھرو کلاس کا ٹکٹ لیکر بٹھا سکتی ہیں بشرطیکہ وہ کمرہ میں تنہا ہو کوئی دوسری عورت مسافر اس درجہ میں آجائے تو پھر خادمہ کو نکال دیں بعض

زمانہ گاڑیوں میں اس قسم کے بک اور ہوڑے لگے ہوتے ہیں کہ ان کو مگالینے کے بعد باہر سے کھڑکی یا دروازہ نہیں کھل سکتا۔ ایسے موقع پر عورتیں ان میں گالین تو کسی بد معاش کے اندر داخل ہونے کا خطرہ نہیں رہتا۔ لیکن بغیر خطرے کے صرف مسافروں کو روکنے کے لئے اس کا ناجایز استعمال مناسب نہیں۔

ہمارے کا خدمتگار اگر اول و دوم درجہ کا مسافر چار ہو اور ڈاکٹر کا ٹریفکٹ اس معاش کا موجود ہو کہ اس کے ساتھ خدمتگار کی ضرورت ہے تو ٹریفکٹ دکھانے پر خدمتگار کے لئے اپنے درجہ سے پچھلے درجہ کا کرایہ دیکر اپنے درجہ کا ٹکٹ لے سکتے ہیں۔

ڈاک گاڑی میں بمبئی میل کلکتہ میل اور کراچی میل میں (۱۰۰) میل سے کم سفر کیلئے تیسرے درجہ کا ٹکٹ نہیں مل سکتا۔

ٹکٹ۔ کی واپسی اگر کسی معقول وجہ سے ٹکٹ استعمال نہ کیا گیا ہو اور گاڑی چلے جانے کے بعد تین گھنٹہ کے اندر اندر اسٹیشن ماسٹر کو اطلاع دے دیجائے تو ٹکٹ کی قیمت واپس مل جاتی ہے۔

کرایہ کی کمی بیشی جس مسافر کے پاس درجہ اول یا دوم کا ٹکٹ ہو لیکن گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے وہ اس درجہ سے پچھلے درجہ میں سفر کر رہا ہو تو گاڑی کے تحریری ثبوت پر کرایہ کی کمی بیشی واپس مل سکتی ہے۔ لیکن اگر اس ٹرین میں اول اور دوم درجہ کی گاڑیاں ہی نہ ہوں۔ تو پھر کچھ نہیں مل سکتا۔

سفر کا سلسلہ۔ کسی مسافر کا ٹکٹ اگر ختم ہو جائے تو اور وہ اپنا سفر جاری رکھنا چاہے تو گاڑی کی معرفت اگلا ٹکٹ لے سکتا ہے یا ٹکٹ چمکر کر کرایہ دیکر آگے کی رسید لے سکتا ہے۔

بدستہ بدلنا۔ جس راستہ کا ٹکٹ لیا ہو اگر اس کے برخلاف دوسرے

راستہ سے مسافر سفر کرنا چاہے تو اس جگہ پر پہنچ کر جہاں سے دونوں راستے جدا ہوتے ہوں دوسرے راستہ کے مطابق کرایہ کا فرق ادا کر کے راستہ پہلے لایا جاسکتا ہے اگر دونوں راستوں کا کرایہ برابر ہو تو ٹکٹ کے پیچھے صرف اسٹیشن ماسٹر کی اجازت لکھا لینا چاہئے۔

نیم ٹکٹ۔ اگر کوئی شخص سفر کرتا ہو یا یا جائے تو جس جگہ سے چلا ہے وہاں تک کرایہ اور مندرجہ ذیل شرح سے جرمانہ بھی لیا جائیگا اگر تصدیق نہ ہو سکے کہ مسافر کہاں سے چلا ہے تو جہاں سے گاڑی چلی ہے وہاں سے یا آخری چیکنگ اسٹیشن سے کرایہ لیا جائیگا۔

جرمانہ کی مقدار اول درجہ سے چھ روپے۔ دوم یا ڈیوڑھے درجہ سے تین روپیہ۔ سوم درجہ سے ایک روپیہ۔ لیکن اگر کوئی شخص خود بخود کسی ریلوے افسر کو اطلاع دیدے تو اول درجہ کے لئے ایک روپیہ دوم یا ڈیوڑھے سے آٹھ آنہ سوم سے دو آنہ جرمانہ لیا جاتا ہے کرایہ کی مقدار اگر جرمانہ سے کم ہو دو گنا کرایہ لیا جائیگا۔

اوسخا درجہ جس درجہ کا ٹکٹ ہو اگر اس سے اونچے درجہ میں سفر کرے تو کرایہ کئی گنی بیشی اور زائد جرمانہ بشیخ بالا دینا پڑے گا۔ آگے چلے جانا جہاں اترنا تھا وہاں سے آگے بھٹک چلا جائے تو اس سے زائد سفر کا کرایہ لیا جائیگا۔ اور وہاں سے دوسرا ٹکٹ قیمتاً دیکر واپس کر دیا جائے گا۔ لیکن اگر جان بوجھ کر ایسا کرے تو زائد کرایہ بھی اور جرمانہ بھی لیا جائے گا۔

درجہ بدلنا۔ اگر کوئی شخص درمیان سفر میں موجودہ درجہ سے اونچے میں سفر کرنا چاہے تو بقیہ سفر کا زائد کرایہ دینے پر اسٹیشن ماسٹر ٹکٹ بدل دیگا

اگر شروع سفر ہی میں ایسا کرنا چاہے تو بگنگ کلرک زائد کر ایہ دینے پر ٹکٹ بدل دے گا۔ بشرطیکہ گاڑی روانہ ہونے سے کم از کم دس منٹ پہلے درخواست کرے۔

سفر توڑنا ہر سوئیل کے بعد سا فر ایک دن راستہ میں ٹھہر سکتا ہے۔ لیکن سوئیل سے کم سفر کے لئے نہیں ٹھہر سکتا۔ اگر سفر سوئیل سے زیادہ کا ہو تو سوئیل کی کسر پر بھی ٹھہر سکتا ہے یعنی (۳۲۹) میل کے سفر پر چار دن ٹھہر سکتا ہے۔ جہاں اتریں وہاں کے اسٹیشن مارٹر سے ٹکٹ کے پیچھے لکھوایا کریں۔ واپسی ٹکٹ۔ واپسی سفر کے لئے صرف اول و دوم درجہ کے ٹکٹ ملکتے ہیں شرج کر ایہ ایک طرف کا پورا دوسری طرف کا نصف یعنی جہاں کا کر ایہ ایک طرف کا ایک روپیہ وہاں واپسی ٹکٹ آنے جانے کا ایک روپیہ اٹھانے ہو گا ۱۵۰ میل کے فاصلہ پر دو روز کی میعاد ۱۰۰ میل پر چار روز ۲۰۰ میل کے لئے چھ روز ۳۵۰ میل کے لئے ۱۹ روز ۶۰۰ میل کے لئے ۱۲ روز ۷۵۰ میل کے لئے پندرہ روز اس سے اوپر اٹھارہ روز کی میعاد ہے واپسی ٹکٹ اگر اشغال نہ کیا جائے تو اس کی قیمت واپس نہیں مل سکتی۔ واپسی کا ٹکٹ ڈیوٹر بھی مل سکتا ہے۔

میعاد واپسی ٹکٹ۔ ہر درجہ کے ایک مہینہ کی میعاد پر ملکتے ہیں ایسا ٹکٹ جن دو اسٹیشنوں کے درمیان کے لئے درکار ہو ان کا ایک طرف کا ۲۴ گنا کر ایہ اور دس فیصدی بطور ضمانت ادا کرنے پر مل سکتا ہے ٹکٹ کی میعاد ختم ہونے کے بعد ایک ہفتہ کے اندر اندر واپس کر دیں اس وقت ضمانت واپس مل جائیگی ایسے ٹکٹ قابل اشغال نہیں ہوتے اور ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کو درخواست کرنے پر مل سکتے ہیں۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۷۵، تنخیز کر ایہ ریل۔

# تختہ کراہی ریل از واڑی جنگشن تا بجاواڑہ جنگشن

نمبر	نام اسٹیشن	درجہ اول		درجہ دوم		درجہ سوم	
		میل	دیکریل	میل	دیکریل	میل	دیکریل
۰	واڑی جنگشن	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۰	چیتا پور	۰	۱۵	۸	۰	۳	۱۲
۱۶	ملکپور روڈ	۱	۸	۱۲	۰	۵	۲
۲۳	بیرم	۲	۲	۲	۱	۰	۶
۲۸	کرکٹہ	۲	۱۰	۵	۱	۸	۰
۳۳	ناوندگی	۳	۲	۹	۱	۱۰	۸
۴۴	تامندور	۴	۲	۱	۲	۱۳	۱۱
۵۰	رکاپور	۴	۱۱	۶	۲	۱۵	۱۳
۵۷	دھارو	۵	۶	۱۱	۲	۱	۱۴
۶۵	گوڈم گورہ	۶	۲	۱	۳	۳	۰
۷۰	وقار آباد جنگشن	۶	۹	۵	۳	۴	۲
۷۶	جنگدہ	۷	۲	۹	۳	۶	۳
۸۰	گولہ گورہ	۷	۸	۱۲	۳	۷	۴
۸۸	بشنگ پٹی	۸	۲	۲	۴	۱۰	۶
۹۵	ناگل پٹی	۸	۱۵	۷	۴	۱۱	۸
۱۰۰	بشنگ پٹی	۹	۶	۱۱	۴	۱۳	۹

۱۱	۱	۱۵	۱	۰	۵	۱	۱۰	صفدرنگر	۱۰۷
۱۲	۱	۱	۲	۲	۵	۱۰	۱۰	بیگم پیٹ	۱۱۲
۱۳	۱	۲	۲	۶	۵	۱۲	۱۰	جیدر آباد دھانی	۱۱۵
۱۴	۱	۳	۲	۱۱	۵	۶	۱۱	سکندر آباد جنگشن	۱۲۱
۱۵	۱	۲	۲	۱۳	۵	۱۰	۱۱	مولائی	۱۲۲
۱	۲	۷	۲	۲	۶	۸	۱۲	گھٹکیسر	۱۳۳
۲	۲	۹	۲	۱۰	۶	۴	۱۳	بی بی نگر	۱۴۱
۵	۲	۱۱	۲	۰	۷	۰	۱۲	بھونگیر	۱۴۹
۶	۲	۱۳	۲	۳	۷	۶	۱۲	رائے نگر	۱۵۳
۷	۲	۱۴	۲	۶	۷	۱۲	۱۲	دھانی پٹی	۱۵۷
۹	۲	۰	۳	۱۰	۷	۵	۱۵	آکسیر	۱۶۳
۱۰	۲	۱	۳	۱۵	۷	۱۲	۱۵	پیمبرتی	۱۶۹
۱۱	۲	۲	۳	۱	۸	۲	۱۶	جنگاؤں	۱۷۲
۱۳	۲	۴	۳	۶	۸	۱۳	۱۶	رگھوناتھ پٹی	۱۷۹
-	۳	۷	۳	۱۵	۸	۱۳	۱۷	گھانپور	۱۹۰
۲	۳	۱۰	۳	۵	۹	۹	۱۸	پٹی پال	۱۹۸
۳	۳	۱۱	۳	۸	۹	۱۵	۱۸	قادی پٹی جنگشن	۲۰۲
۴	۳	۱۳	۳	۱۲	۹	۸	۱۹	ورنگل	۲۰۸
۶	۳	۱۵	۳	۲	۱۰	۲	۲۰	چنٹل پٹی	۲۱۶
۹	۳	۲	۴	۱۰	۱۰	۵	۲۱	نکندہ	۲۲۷
۱۱	۳	۵	۴	۲	۱۱	۴	۲۲	بیسندرم	۲۳۷

۱۴	۳	۸	۴	۹	۱۱	۱	۲۳	۲۴۶	محبوب آباد
۱۵	۳	۱۰	۴	۱۴	۱۱	۱۲	۲۳	۲۵۳	گنڈرائی مارگو
۱	۴	۱۱	۴	۲	۱۲	۳	۲۴	۲۵۸	کارلر
۲	۴	۱۲	۴	۴	۱۲	۸	۲۴	۲۶۱	ڈورنگل جنگلش
۳	۴	۱۲	۴	۸	۱۲	۱۵	۲۴	۲۶۶	پاپٹ پٹی
۵	۴	۲	۵	۱۲	۱۲	۱۳	۲۵	۲۷۵	انیم میٹھ
۷	۴	۳	۵	۶	۱۳	۱۲	۲۶	۲۸۵	چنٹھ کانی
۹	۴	۸	۵	۱۲	۱۳	۸	۲۷	۲۹۳	بونہ کلو
۱۲	۴	۸	۵	۳	۱۲	۷	۲۸	۳۰۳	دھرہ
۱۴	۴	۱۱	۵	۱۱	۱۲	۶	۲۹	۳۱۳	پر ویاں
-	۵	۱۳	۵	۱۵	۱۲	۱۵	۲۹	۳۱۹	گنگلی مٹی
۲	۵	۶	۶	۶	۱۵	۱۲	۳۰	۳۲۸	گنڈ پٹی
۳	۵	۱	۶	۸	۱۵	۱	۳۱	۳۳۱	راین پاڑ
۵	۵	۳	۶	۱۲	۱۵	۱۱	۳۱	۳۳۸	بجاڑہ جنگلش

### وقار آباد تا محمد آباد بید شریف

چکر	نام اسٹیشن	درجہ اول	درجہ دوم	درجہ سوم	دیگر ریل
	وقار آباد جنگلش				
۱۲	مورنگ پٹی	۱	۵	۱۱	۰
۲۳	مار پٹی	۲	۳	۱	۰
۲۹	کو صیر (نظام)	۲	۱۲	۶	۰

۳۷	ظہیر آباد	۸	۳	۱	۱۲	۰	۹	۰	۰
۳۵	مثل سنگھ	۴	۴	۲	۲	۰	۱۱	۰	۰
۵۷	محمد آباد بید شریف	۵	۶	۲	۱۱	۰	۱۳	۰	۰

## دشاخ (از ڈورنگل جنگش تا بھدر اچلم روڈ)

پہلے	نام اسٹیشن	درجہ اول	درجہ دوم	درجہ سوم	دیگر ریل
۰	ڈورنگل جنگش	۰	۰	۰	۰
۱۰	کارے پٹی جنگش	۰	۱۵	۸	۲
۲۲	تاڈکل پوڈی	۲	۲	۱	۶
۳۲	بھدر اچلم روڈ	۳	۳	۱	۹

## دشاخ (از ڈورنگل جنگش تا سنگرنی ریل روڈ)

پہلے	نام اسٹیشن	درجہ اول	درجہ دوم	درجہ سوم
۰	ڈورنگل جنگش	۰	۰	۰
۱۰	کارے پٹی جنگش	۰	۱۵	۸
۱۷	سنگرنی - ریل روڈ	۱	۱۰	۱۳

## تختہ کراہی ریل از قاضی پیٹھ جنگش تا بلہار شاہ

پہلے	نام اسٹیشن	درجہ اول	درجہ دوم	درجہ سوم
۰	قاضی پیٹھ جنگش	۰	۰	۰



۸	حسن پرتی روڈ	۰	۱۲	۰	۶	۰	۲
۱۵	اویل	۱	۷	۰	۱۱	۰	۳
۲۳	جہی کھنڈ	۲	۳	۱	۱	۰	۶
۳۳	پونجی پٹی	۳	۲	۱	۹	۰	۸
۳۹	کولور	۳	۱۱	۱	۱۳	۰	۱۰
۴۷	پد اپٹی	۴	۷	۲	۳	۰	۱۲
۵۸	رام گنڈم	۵	۷	۲	۱۲	۰	۱۵
۶۳	گول وڈا	۵	۱۵	۲	۱۵	۱	۰
۶۷	منجریال	۶	۵	۳	۲	۱	۱
۷۹	ولیم پٹی	۷	۷	۳	۱۱	۱	۴
۸۵	ویجینی روڈ	۸	۰	۴	۰	۱	۵
۹۲	آصف آباد روڈ	۸	۱۳	۴	۰	۱	۸
۱۰۳	کوشا پٹھا	۹	۱۱	۴	۱۳	۱	۱۰
۱۱۲	سرپور	۱۰	۱۱	۵	۶	۴	۱۳
۱۲۱	سینکڈی	۱۱	۶	۵	۱۱	۱	۱۲
۱۲۹	ویرور	۱۲	۲	۶	۱	۲	۰
۱۴۰	مانگ گڈھ	۱۳	۲	۶	۹	۲	۳
۱۴۶	بلہار شاہ	۱۳	۱۱	۶	۱۲	۲	۵

کرایہ ریل از حیدرآباد تا منٹاڑ و مٹی

میل	نام اسٹیشن	درجہ اول	درجہ دوم	درجہ سوم
۰	حیدرآباد دکن کاجی کوڑہ	۰	۰	۰

۱	۰	۳۳	۰	۸	۰	۵	سکندر آباد	۵
۲	۰	۸	۰	۱	۱	۱۱	الوال	۱۱
۳	۰	۱۱	۰	۵	۱	۱۳	پلارم	۱۳
۶	۰	۱	۱	۳	۲	۱۹	گودا و لی	۱۹
۶	۰	۱	۱	۳	۲	۲۲	میٹر چیل	۲۲
۸	۰	۲	۱	۱۵	۲	۳۱	منو صر آباد	۳۱
۹	۰	۱۱	۱	۱	۳	۳۶	برهن پلي	۳۶
۱۰	۰	۱۳	۱	۱۱	۳	۳۹	ماسا پیٹھ	۳۹
۱۱	۰	۲	۲	۴	۲	۴۵	وڈیارم	۴۵
۱۳	۰	۶	۲	۱۱	۴	۵۰	مرزا پلي	۵۰
۱۴	۰	۱۰	۲	۴	۵	۵۶	اکنا پیٹھ	۵۶
۱۵	۰	۱۴	۲	۱۲	۵	۶۱	بھگنور	۶۱
۱	۱	۲	۳	۵	۶	۶۷	تمال ڈل	۶۷
۲	۱	۷	۳	۱۲	۶	۷۳	کمار ڈی	۷۳
۴	۱	۱۲	۳	۸	۷	۸۰	اپل وائی	۸۰
۶	۱	۱	۴	۱۳	۸	۸۷	سرنا پلي	۸۷
۷	۱	۴	۴	۹	۸	۹۱	اندلوائی	۹۱
۸	۱	۹	۴	۲	۹	۹۷	فوج پلي	۹۷
۱۰	۱	۱۵	۴	۱۳	۹	۱۰۵	نظام آباد	۱۰۵
۱۲	۱	۳	۵	۵	۱۰	۱۱۰	جام پيٹھ	۱۱۰
۱۳	۱	۶	۵	۱۱	۱۰	۱۱۴	لوی پیٹ	۱۱۴

۱۱۹	فخر آباد	۱۱	۳	۵	۹	۱	۱۲
۱۲۲	باس	۱۱	۹	۵	۱۲	۱	۱۵
۱۲۹	دھرا باد	۱۲	۲	۶	۱	۲	۰
۱۳۰	کرکھیلی	۱۲	۱۵	۶	۸	۲	۳
۱۴۸	اُمری	۱۳	۱۲	۶	۱۵	۲	۵
۱۵۶	سیون گاؤں	۱۴	۱۰	۷	۵	۴	۷
۱۶۰	مکھیر	۱۵	۰	۷	۱۰	۲	۸
۱۶۵	مکھٹ	۱۵	۸	۷	۱۲	۲	۹
۱۶۳	ناندیڑ	۱۶	۴	۸	۲	۲	۱۱
۱۸۰	مٹکاؤں	۱۶	۱۳	۸	۷	۲	۱۳
۱۸۷	چوراوا	۱۷	۹	۸	۱۲	۲	۱۵
۱۹۲	پورنا جنگشن	۱۸	۰	۹	۰	۳	۰
۲۰۱	مرکھل	۱۸	۱۵	۹	۷	۳	۲
۲۰۴	پنگلی	۱۹	۲	۹	۹	۳	۴
۲۱۰	پرہنجی	۱۹	۱۱	۹	۱۲	۳	۵
۲۱۸	پیر گاؤں	۲۰	۷	۱۰	۴	۳	۷
۲۲۷	مانوت روڈ	۲۱	۵	۱۰	۱۰	۳	۹
۲۳۶	سیلو	۲۲	۲	۱۱	۱	۳	۱۱
۲۴۲	ساتونہ	۲۲	۱۱	۱۱	۶	۳	۱۳
۲۴۸	عثمان پور	۲۳	۴	۱۱	۱۰	۳	۱۴
۲۵۳	پرتوڑ	۲۴	۱۴	۱۱	۱۴	۳	۱۵

۲	۴	۵	۱۱	۹	۲۴	۲۶۲	رنجی
۳	۴	۲	۱۲	۴	۲۵	۲۶۹	کوڑی
۵	۴	۱۵	۱۲	۱۲	۲۵	۲۶۶	سرواڈی
۶	۴	۳	۱۳	۶	۲۶	۲۸۱	چالہ
۷	۴	۷	۱۳	۱۳	۲۶	۲۸۶	دینا گاؤں
۵	۴	۱۲	۱۳	۸	۲۷	۲۹۳	پدناپور
۱۱	۴	۰	۱۴	۱	۲۸	۲۹۹	گجواڑی
۱۲	۴	۵	۱۴	۱۰	۲۸	۳۰۵	کراڑ
۱۵	۴	۱۲	۱۴	۷	۲۹	۳۱۴	چکل سٹانہ
۰	۵	۰	۱۵	۰	۳۰	۳۲۰	اورنگ آباد
۲	۵	۶	۱۵	۳	۳۰	۳۲۸	دولت آباد
۴	۵	۱۲	۱۵	۸	۳۱	۳۳۶	یلورہ روڈ
۵	۵	۰	۱۶	۰	۳۲	۳۴۱	لامور
۷	۵	۶	۱۲	۱۲	۳۲	۳۴۹	پرسوڈا
۱۰	۵	۱۳	۱۶	۱	۳۳	۳۵۸	روٹے گاؤں
۱۲	۵	۳	۱۷	۷	۳۴	۳۶۷	تارور
۱۴	۵	۹	۱۷	۳	۳۵	۳۷۵	ناگربول
"	"	"	"	"	"	۳۸۵	انکائی
۲	۶	۵	۱۸	۱۱	۳۶	۳۹۱	منٹاڑ جنکشن
۳	۹	۱۵	۲۵	۱۴	۵۱	۵۵۳	بجی (وکتوریہ ٹرمینس)

## تختہ کرایہ ریل از پورنہ تاننگولی

سین	نام اسٹیشن	درجہ اول	درجہ دوم	درجہ سوم
۰	پورنہ جنگشن	۰	۰	۰
۶	مرسول	۱۱	۵	۰
۱۴	بست نگر	۵	۱۱	۰
۲۱	چوڑی	۰	۰	۵
۲۸	سری	۱۰	۵	۰
۳۳	بولڈا	۲	۹	۸
۳۸	کلمنوری روڈ	۹	۱۳	۱۰
۴۴	دامنی	۲	۲	۱۱
۵۰	ہنگولی	۱۱	۶	۱۳

## کرایہ ریل از سکندر آباد تا میسور ذریعہ محبوب نگر کرنول اور ناچلم ننگر

سین	نام اسٹیشن	درجہ اول	درجہ دوم	درجہ سوم
۰	سکندر آباد جنگشن	۰	۰	۰
۵	حیدر آباد دکاچی گورہ	۸	۳	۰
۶	یا قوت پورہ	۱۱	۵	۰
۹	فلک نا	۱۲	۶	۰
۱۸	عمدہ نگر	۱۱	۱۳	۵

۴	۰	۵	۱	۱۰	۲	۲۸	مٹاپور
۹	۰	۱۲	۱	۸	۳	۳۷	شاہد
۱۲	۰	۳	۲	۵	۴	۴۶	بالانگر
۱۴	۰	۹	۲	۳	۵	۵۵	گولا پلی
۱۵	۰	۱۳	۲	۱۰	۵	۶۰	جٹ چہرہ
۲	۱	۵	۳	۱۱	۶	۷۱	محبوب نگر
۴	۱	۱۱	۳	۷	۷	۷۹	کورچر
۶	۱	۱	۴	۱	۸	۷۶	دیورہ کدرہ
۷	۱	۵	۴	۱۰	۸	۹۲	کوکنڈہ
۸	۱	۸	۴	۰	۹	۹۶	کردھورتی
۱۰	۱	۱۲	۴	۱۲	۹	۱۰۴	ونپرتی روڈ
۱۱	۱	۳	۵	۵	۱۰	۱۱۰	سہریہ ام نگر
۱۲	۱	۸	۵	۰	۱۱	۱۱۷	گدوال
۱۵	۱	۱۲	۵	۷	۱۱	۱۲۲	پوڈور
۳	۲	۰	۶	۰	۱۲	۱۲۸	انجیال
۴	۲	۷	۶	۱۲	۱۲	۱۳۷	نانو پار
۵	۱۲	۱۳	۶	۱۳	۱۳	۱۴۷	عالم پور روڈ
۶	۲	۱	۷	۳	۱۴	۱۵۱	کرکول
۸	۲	۷	۷	۱۵	۱۴	۱۵۹	ڈوپاڈو
۱۰	۲	۱۳	۷	۹	۱۵	۱۶۶	اگند اکٹھ
۱۱	۲	۲	۸	۴	۱۶	۱۷۳	بھارتی

۱۴۹	بھوگا دلو	۱۶	۱۳	۸	۶	۲	۱۳
۱۸۵	دورنا حلیم جنگشن	۱۷	۶	۸	۱۱	۲	۱۴
۲۶۴	گنکل جنگشن	۲۲	۱۲	۱۱	۶	۳	۱۱
۳۲۷	دھرمادرم جنگشن	۳۰	۱۰	۱۵	۵	۴	۱۴
۳۷۷	ہندوپور	۳۶	۱۱	۱۸	۶	۵	۷
۴۳۹	بنگلور سٹی	۴۲	۸	۲۱	۲	۶	۱۴
۵۲۵	میسور جنگشن	۴۹	۱۱	۲۵	۱۲	۸	۱۰

کراچی ریل از سکندرا آباد میسور (فریڈاڑی) رانچور گنکل بنگلور

جنگ	نام اسٹیشن	درجہ اول		درجہ دوم		درجہ سوم	
		پانچ	میل	پانچ	میل	پانچ	میل
۶	حیدرآباد (ناپلی)	۰	۹	۰	۵	۰	۳
۴۱	وٹار آباد	۴	۱۳	۲	۶	۰	۵
۱۲۱	واڑی جنگشن	۱۱	۶	۵	۱۱	۲	۳
۱۴۶	یادگیر	۱۳	۱۴	۶	۱۴	۲	۱۱
۱۸۳	برسر	۱۷	۳	۸	۱۰	۳	۷
۱۸۸	رانچو جنگشن	۱۷	۱۱	۸	۱۳	۳	۹
۱۳۲	ادھونی	۲۳	۳	۱۱	۹	۴	۸
۲۶۴	گنکل جنگشن	۲۷	۳	۱۳	۹	۵	۲
۳۲۷	دھرمادرم	۳۵	۱	۱۷	۸	۶	۵
۴۷۷	ہندوپور	۴۰	۲	۲۰	۰	۷	۶
۴۳۹	بنگلور سٹی	۴۵	۱۵	۲۲	۱۵	۸	۶
۵۲۵	میسور جنگشن	۵۳	۲	۲۷	۷	۱۰	۲

## تختہ کرایہ ریل از سکندر آباد تا بمبئی رفریہ واڑی - ہڈگی - ڈھوٹا

پیسہ	نام اسٹیشن	درجہ اول		درجہ دوم		درجہ سوم		سوم پاسنجر
۰	سکندر آباد	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۶	چندر آباد (ناپلی)	۰	۹	۰	۵	۰	۳	۱۰
۹	بیگم پٹھ	۰	۱۲	۰	۷	۰	۳	۱۰
۱۲	واڑی جلشن	۱۱	۶	۵	۱۱	۲	۳	۱۲
۱۲	گلبرگ	۱۳	۹	۶	۱۲	۱۱	۲	۶
۲۰	ہڈگی جلشن	۱۹	۲	۹	۱۰	۳	۱۲	۹
۲۱	شولا پور	۲۰	۲	۱۰	۱	۲	۰	۱۱
۲۶	کرڈو واڑی جلشن	۲۲	۱۱	۱۲	۶	۲	۱۵	۱۰
۳۰	ڈھوٹا جلشن	۳۱	۱	۱۵	۹	۶	۰	۱۱
۳۵	پونہ جلشن	۳۵	۸	۱۷	۱۲	۶	۱۲	۷
۴۲	کیان جلشن	۴۳	۹	۲۱	۱۲	۷	۱۵	۱۰
۴۹	بمبئی دوکھاریہ ڈرین	۴۶	۱۰	۲۳	۱۵	۸	۶	۷

## تختہ کرایہ ریل از کرڈو واڑی جلشن تا لاہور

پیسہ	نام اسٹیشن	درجہ اول		درجہ دوم		درجہ سوم	
۰	کرڈو واڑی جلشن	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲	جک محل	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۷	مہگاؤں	۰	۱۲	۷	۷	۰	۲



۱۲	سیندری	۱	۴	۰	۱۰	۰	۴
۱۷	اپلائی	۱	۱۲	۰	۱۳	۰	۵
۲۲	بارسی ٹون	۲	۵	۱	۲	۰	۷
۲۸	کسٹم	۲	۵	۱	۷	۰	۹
۳۳	پانگری	۳	۹	۱	۱۲	۰	۱۱
-	راٹنگ	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۴۲	ایڑسی	۴	۶	۲	۳	۰	۱۴
۴۹	مڈویل	۵	۲	۲	۹	۱	۱۵
۵۲	ڈھوکی	۵	۷	۲	۱۱	۱	۱۶
۵۵	تیر	۵	۱۲	۲	۱۳	۱	۱۷
۵۸	پالپ	۶	۱	۳	۰	۱	۱۸
۶۲	مروڑ	۶	۷	۴	۴	۱	۱۹
۶۷	نیولی	۷	۰	۳	۸	۱	۲۰
۷۳	اوسر روڈ	۷	۱۰	۳	۱۱	۱	۲۱
۸۰	ہانگل	۸	۱۵	۴	۳	۱	۲۲
۸۵	لاقور	۸	۱۴	۷	۷	۱	۲۳

(تختہ کرایہ ریل از کرڈو واری تا مریج)

بیچ	نام اسٹیشن	درجہ اول	درجہ دوم	درجہ سوم
۰	کرڈو واری	۰	۰	۰
۴	لول	۰	۱۰	۵

۱۰	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
پاوسالی	۱۳	۲۰	۲۶	۳۳	۴۰	۴۵	۵۲
مرب	۲۰	۲۶	۳۳	۴۰	۴۵	۵۲	۵۹
آسٹی	۲۶	۳۳	۴۰	۴۵	۵۲	۵۹	۶۶
بابل گاؤں	۳۳	۴۰	۴۵	۵۲	۵۹	۶۶	۷۳
پیٹھری پور	۴۰	۴۵	۵۲	۵۹	۶۶	۷۳	۸۰
لوہالی	۴۵	۵۲	۵۹	۶۶	۷۳	۸۰	۸۷
بامتی	۵۲	۵۹	۶۶	۷۳	۸۰	۸۷	۹۴
سنگولہ	۵۹	۶۶	۷۳	۸۰	۸۷	۹۴	۱۰۱
واسد	۶۶	۷۳	۸۰	۸۷	۹۴	۱۰۱	۱۰۸
جولا	۷۳	۸۰	۸۷	۹۴	۱۰۱	۱۰۸	۱۱۵
جاتھ روڈ	۸۰	۸۷	۹۴	۱۰۱	۱۰۸	۱۱۵	۱۲۲
گل ونچی	۸۷	۹۴	۱۰۱	۱۰۸	۱۱۵	۱۲۲	۱۲۹
ڈہال گاؤں	۹۴	۱۰۱	۱۰۸	۱۱۵	۱۲۲	۱۲۹	۱۳۶
لنگر پیٹھ	۱۰۱	۱۰۸	۱۱۵	۱۲۲	۱۲۹	۱۳۶	۱۴۳
کواتی مہنکار	۱۰۸	۱۱۵	۱۲۲	۱۲۹	۱۳۶	۱۴۳	۱۵۰
دھول گاؤں	۱۱۵	۱۲۲	۱۲۹	۱۳۶	۱۴۳	۱۵۰	۱۵۷
سلگیر	۱۲۲	۱۲۹	۱۳۶	۱۴۳	۱۵۰	۱۵۷	۱۶۴
اتھنی روڈ	۱۲۹	۱۳۶	۱۴۳	۱۵۰	۱۵۷	۱۶۴	۱۷۱
ارک	۱۳۶	۱۴۳	۱۵۰	۱۵۷	۱۶۴	۱۷۱	۱۷۸
بلود	۱۴۳	۱۵۰	۱۵۷	۱۶۴	۱۷۱	۱۷۸	۱۸۵
مرچ جگشن	۱۵۰	۱۵۷	۱۶۴	۱۷۱	۱۷۸	۱۸۵	۱۹۲

# تختہ کرایہ ریل از بمبئی تا راپچور

درجہ سوم		درجہ انٹر		درجہ دوم		درجہ اول		نام ایجنٹ	کیل
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	بہشتی (اوکٹوریہ ریل)	۰
۱	۰	۱	۰	۲	۰	۵	۰	بنگلہ	۳
۲	۰	۲	۰	۵	۰	۹	۰	داوار جنگشن	۶
۳	۰	۵	۰	۸	۰	۱۵	۰	کولاب جنگشن	۱۰
۴	۰	۱۱	۰	۰	۱	۰	۲	تھانہ جنگشن	۲۱
۱۱	۰	۱	۱	۱۰	۱	۳	۳	کلیان جنگشن	۳۴
۱۲	۰	۵	۱	۰	۲	۱۵	۳	بدلا پور	۴۲
۴	۱	۱۵	۱	۱۵	۲	۱۳	۵	کرجٹ جنگشن	۶۲
۱۲	۱	۰	۳	۸	۴	۰	۹	ڈوگاؤں	۹۶
۴	۲	۱۰	۳	۴	۵	۱۲	۱۰	کرکی	۱۱۶
۵	۲	۱۲	۲	۹	۵	۳	۱۱	پونہ جنگشن	۱۱۹
۱۰	۲	۵	۴	۴	۶	۱۲	۱۲	لونی	۱۳۰
۱۵	۲	۱۳	۴	۳	۴	۶	۱۲	کھیر گاؤں	۱۵۳
۲	۳	۴	۵	۱۳	۴	۱۱	۱۵	ڈون جنگشن	۱۶۰
۶	۳	۱۲	۵	۱۰	۸	۴	۱۴	ڈکال	۱۸۴
۳	۴	۵	۴	۰	۱۴	۱۵	۲۱	کردو واری	۲۴۴
۱۵	۴	۱۲	۸	۴	۱۲	۹	۴۶	شولا پور جنگشن	۲۸۳
۱	۵	۲	۹	۱۱	۱۳	۶	۲۴	ہڈگی جنگشن	۲۹۲

۲۹۰	۲۶	۱۵	۱۲	۰	۹	۵	۵	۳
۳۰۵	۲۸	۱۰	۱۲	۵	۹	۵	۵	۳
۳۱۰	۲۹	۷	۱۲	۱۲	۹	۱۳	۵	۶
۳۲۳	۳۰	۵	۱۵	۲	۱۰	۲	۵	۶
۳۲۹	۳۰	۱۲	۱۵	۷	۱۰	۵	۵	۹
۳۳۷	۳۱	۱۰	۱۵	۱۳	۱۰	۹	۵	۱۱
۳۳۵	۳۲	۶	۱۶	۳	۱۰	۱۳	۵	۱۳
۳۵۳	۳۳	۲	۱۶	۹	۱۱	۱	۵	۱۲
۳۶۳	۳۴	۱	۱۷	۰	۱۱	۶	۶	۰
۳۷۰	۳۴	۱۱	۱۷	۹	۱۱	۹	۶	۲
۳۷۶	۳۵	۴	۱۷	۱۰	۱۱	۱۲	۶	۳
۳۸۵	۳۶	۲	۱۸	۱	۱۲	۱	۶	۵
۳۰۰	۳۷	۸	۱۸	۱۴	۱۲	۸	۶	۸
۴۱۵	۳۸	۱۵	۱۹	۷	۱۳	۰	۶	۱۱
۴۲۷	۳۹	۱	۲۰	۰	۱۳	۶	۶	۱۲
۴۳۳	۴۰	۱۰	۲۰	۵	۱۳	۶	۶	۱۵
۴۳۷	۴۱	۰	۲۰	۸	۱۳	۱۱	۷	۰
۴۴۳	۴۱	۹	۲۰	۱۳	۱۳	۱۳	۷	۰

کرایہ ریل از حیدرآباد و تاشاورد ذریعہ قاضی میٹھی بلما رتھا پگھو دہلی لاہور

نام ایجنٹ	درجہ اول	درجہ دوم	درجہ انٹر	درجہ سوم
حیدر آباد ناہیلی	۰	۰	۰	۰

۱	۰	۰	۰	۱۴	۰	۹	۰	سکندر آباد	۶
۱۳	۱	۰	۰	۱	۴	۳	۸	قاضی پٹجنگش	۳۷
۱۳	۲	۰	۰	۱۵	۱۰	۴	۲۱	بہار شاہ جنگش	۲۳۲
		۰	۰	۵	۱۱	۱۲	۲۲	جاندا	۲۴۴
۸	۵	۰	۰	۱۳	۱۴	۱۱	۲۹	وڈر دہا	۳۱۶
۷	۶	۱	۷	۳	۱۷	۴	۳۴	ناگیور	۴۶۵
۵	۹	۸	۱۰	۱۲	۲۵	۱۱	۵۱	اٹارسی	۵۵۱
					۲۸	۱۱	۵۷	بھوپال	۶۰۸
۳	۱۱	۰	۱۵	۹	۳۲	۲	۶۵	بینہ	۶۹۳
۱۱	۱۱	۳	۱۶	۶	۳۴	۱۲	۶۸	ملت پور	۷۳۳
۷	۱۲	۱۵	۱۷	۰	۳۷	۰	۷۴	جھانسی جنگش	۷۸۹
۱۰	۱۲	۷	۱۸	۱۲	۲۷	۸	۷۵	دیتہ	۸۰۵
۳	۱۳	۱۴	۱۹	۱۵	۳۹	۱۳	۷۹	گواپار جنگش	۸۵۰
۱۲	۱۳	۲	۲۱	۱۳	۴۱	۹	۸۳	دہولیور	۸۹۱
۲	۱۴	۲	۲۲	۴	۴۳	۸	۸۶	اگرہ	۹۲۲
۱۰	۱۴	۳	۲۳	۰	۴۵	۱۵	۸۹	متھرا	۹۵۵
۱۳	۱۵	۱۵	۲۵	۱۵	۴۸	۱۵	۹۷	دہلی	۱۰۴۴
۹	۱۶	۱	۲۷	۰	۵۱	۱	۱۰۲	رہوتک	۱۰۹۴
۱	۱۷	۱۵	۲۷	۱۰	۵۲	۶	۱۰۵		۱۱۲۳
۵	۱۷	۷	۲۸	۱۰	۵۳	۵	۱۰۷	زوانہ	۱۱۴۴
۱۲	۱۸	۰	۳۱	۱۳	۵۸	۱۲	۱۱۷	کانڈاپور	۱۲۵۵

۱۲۸۳	فیروز پور جنگشن	۱۲۱	۹	۶۰	۳	۳۱	۱۱	۱۹	۲
۱۳۱۶	ریوتند	۱۲۳	۷	۶۱	۶۱	۲۲	۳	۱۹	۹
۱۳۲۱	لاہور	۱۲۵	۱۳	۶۲	۱۲	۳۳	۰	۱۹	۱۲
۱۳۲۶	شادرا	۱۲۶	۳	۶۳	۱	۳۳	۲	۱۹	۱۵
۱۴۰۳	وزیر آباد	۱۲۹	۱۲	۶۴	۱۴	۳۴	۸	۲۰	۶
۱۴۱۲	گجرات	۱۳۰	۵	۶۵	۲	۳۴	۱۱	۲۰	۷
۱۵۲۱	راولپنڈی	۱۳۷	۲	۶۸	۹	۳۷	۴	۲۱	۵
۱۵۴۱	ٹھکلا	۱۳۸	۶	۶۹	۳	۳۷	۱۱	۲۱	۷
۱۵۵۰	حن ابدال	۱۳۸	۱۵	۶۹	۷	۳۷	۱۵	۲۱	۵
۱۵۷۲	انک	۱۴۱	۰	۷۰	۸	۳۸	۱۱	۲۱	۱۳
۱۶۰۲	نوشہرہ	۱۴۲	۳	۷۱	۱	۳۹	۳	۲۱	۱۵
۱۶۲۶	پشاور	۱۴۳	۱۱	۷۱	۱۳	۳۹	۱۱	۲۲	۲

تختہ کراہیل حیدرآباد تاشاور (دریہ قاضی بیٹھ ناگیور دھلی - ابدال)

پیشہ	نام پیشہ	درجہ اول	درجہ دوم	درجہ انٹر	درجہ سوم
۰	حیدرآباد (نامی)	۰	۰	۰	۰
۸۷	قاضی بیٹھ	۸	۳	۴	۱
۲۳۲	بھارت شاہ	۲۱	۱۲	۱۰	۱۵
۳۶۵	ناگیور	۳۲	۲	۱۷	۲
۱۰۳۲	دھلی	۹۷	۱۵	۳۸	۱۵
۱۱۴۹	منظفر نگر	۱۰۲	۱۰	۵۲	۴

۱۰۸	۶	۵۴	۲	۲۸	۱۱	۱۷	۷	۱۱۵۵	سہارنپور
۱۰۹	۸	۵۴	۱۱	۲۸	۱۵	۱۷	۱۰	۱۱۶۷	ابنالہ جنگشن
۱۱۵	۲	۵۷	۸	۳۰	۶	۱۸	۶	۱۲۲۷	چاندی گڈھ
۱۱۷	۰	۵۸	۷	۳۰	۱۳	۱۸	۱۰	۱۲۳۷	کالکا جنگشن
۱۲۰	۱۳	۶۰	۶	۳۱	۱۳	۱۹	۳	۱۲۸۸	دہرا پور
۱۲۱	۸	۶۰	۱۱	۳۱	۱۵	۱۹	۴	۱۲۹۵	کمار ہٹی
۱۲۱	۱۵	۶۰	۱۵	۳۲	۱	۱۹	۶	۱۳۰۰	باروگ
۱۲۳	۱۳	۶۱	۱۲	۳۲	۹	۱۹	۱۰	۱۳۲۰	کنڈا گھاٹ
۱۲۵	۷	۶۲	۱۱	۳۲	۱۵	۱۹	۱۳	۱۳۳۷	کتھلی گھاٹ
۱۲۷	۴	۶۳	۱۰	۳۳	۹	۲۰	۱	۱۳۶۳	سمربلی
۱۲۷	۷	۶۳	۱۱	۳۳	۱۰	۲۰	۱	۱۳۶۶	شٹلہ

تختہ کرایہ ریل از حیدرآباد تا میرپلی دربرہ قاضی میٹھ ناگپور اٹاری لکھنؤ

درجہ اول	درجہ دوم	درجہ انٹر	درجہ سوم	نام اسٹیشن	بیمہ
۰	۰	۰	۰	حیدرآباد و تاشکند	۰
۸	۳	۴	۱	قاضی میٹھ	۸۷
۲۱	۱۳	۱۵	۳	بلہار شاہ	۲۳۳
۲۲	۱۲	۱۱	۵	چاند جنگشن	۲۴۲
۲۹	۱۱	۱۳	۵	وردہ	۳۱۶
۳۴	۴	۱۷	۷	ناگپور	۳۶۵
۵۱	۱۱	۲۵	۱۴	اٹاری جنگشن	۵۵۱

۱	۱۰	۵	۱۲	۸	۲۸	۱	۵۷	۶۰۸	بھوپال جنگشن
۳	۱۱	۰	۱۵	۹	۳۲	۲	۶۵	۶۹۴	بینہ
۷	۱۲	۱۵	۱۷	۰	۲۷	۰	۷۴	۷۸۹	جھانسی
۳	۱۳	۴	۲۲	۸	۴۳	۱۵	۸۶	۹۲۷	کاپنور
۱۰	۱۴	۹	۲۲	۴	۴۴	۷	۸۸	۹۳۹	رناؤ
۰	۱۵	۷	۲۳	۶	۴۶	۱۱	۹۲	۹۷۳	لکھنؤ
۱۳	۱۵	۱	۲۵	۲	۵۰	۳	۱۰۰	۱۰۳۶	ہردوی
۶	۱۶	۲	۲۶	۰	۵۲	۱۵	۱۰۳	۱۰۷۵	سہارنپور
۱۵	۱۶	۴	۲۷	۱	۵۴	۱	۱۰۸	۱۱۱۹	بریلی

تختہ کرایہ ریل از حیدر آباد تا کلکتہ (براہ بچاؤ ۵ - مدراس تالیمنار)

درجہ سوم	درجہ انٹر	درجہ دوم	درجہ اول	نام اسٹیشن	کل
۰	۰	۰	۰	حیدر آباد و تالیمنار	۰
۱	۰	۱	۳	قاضی پٹنہ جنگشن	۸۷
۱	۴	۷	۱۵	بچاؤ ۵	۲۲۳
۱	۴	۱۱	۲۳	تالیمنار	۲۴۳
۱۲	۵	۱۵	۳۱	دنگول	۳۰۹
۴	۷	۲۰	۴۰	نوسر جنگشن	۳۸۲
۱۰	۱۳	۲۱	۴۲	گڈور جنگشن	۴۰۵
۳	۹	۲۵	۵۰	مدراس (سنٹرل)	۴۹۱
۴	۹	۲۹	۵۱	مدراس (بگمور)	۴۹۴



۵۱	۱۲	۲۵	۱۲	۱۱	۱	۹	۵۱
۵۵	۸	۲۷	۱۲	۰	۰	۹	۵۲
۶۳	۸	۳۱	۱۲	۰	۰	۱۱	۵۳
۷۰	۰	۳۵	۰	۰	۰	۱۲	۶۴
۷۲	۱	۳۶	۱	۰	۰	۱۲	۶۵
۷۳	۱۵	۳۷	۱۵	۰	۰	۱۵	۶۶
۷۶	۳	۳۸	۳	۰	۰	۱۳	۶۷
۷۹	۱	۳۹	۹	۰	۰	۱۲	۷۰
۸۳	۸	۴۲	۲	۰	۰	۱۵	۷۱
۸۵	۱۲	۴۲	۱۲	۰	۰	۱۵	۷۲
۸۸	۱۵	۴۲	۳	۰	۰	۱۵	۷۳
۹۲	۶	۴۷	۳	۰	۰	۱۶	۷۴
۹۶	۱۳	۴۸	۷	۰	۰	۱۶	۷۵
۹۷	۷	۴۸	۱۲	۰	۰	۱۶	۷۶
۹۸	۸	۴۹	۲	۰	۰	۷	۷۷
۱۰۵	۲	۵۲	۱۲	۰	۰	۱۸	۷۸
۱۰۵	۱۵	۵۳	۳	۰	۰	۱۸	۷۹
۱۱۰	۱۰	۵۵	۵	۰	۰	۲۰	۸۰
۱۱۲	۵	۵۹	۶	۰	۰	۲۱	۸۱
۱۱۸	۶	۶۱	۸	۰	۰	۲۲	۸۲
۱۲۱	۳	۶۳	۷	۰	۰	۲۳	۸۳
سید اہلیچ							۸۴
جنگل پٹیشن							۸۵
دلا پورم							۸۶
چدم برم							۸۷
بایا ورم جنگل							۸۸
کبکونم							۸۹
تختہ جنگل							۹۰
ترجیا پٹی							۹۱
ڈیوٹیکل							۹۲
کوڈیہ سنال روڈ							۹۳
ناریوار جنگل							۹۴
رامناد							۹۵
پامن جنگل							۹۶
راہنورم روڈ							۹۷
دھنکوڈی (دیرپہا)							۹۸
کینٹ							۹۹
پیلیاٹی							۱۰۰
مہوراشی جنگل							۱۰۱
گاہو							۱۰۲
پنگاویہ							۱۰۳
گاما							۱۰۴

۱۱۸۱	مزرانہ جنگشن	۱۲۲	-	۶۳	۱۳	۰	۰	۲۳	۱۳
۱۱۸۲	کلبو (قلعہ)	۱۲۲	۱	۶۳	۱۵	۰	۰	۲۳	۱۵

تختہ کراچی ریل زجید آباد تا اوٹی کمنڈ درجہ بجاڑہ۔ درجہ اس ج لا پیٹھ و پود نور

نمبر	نام	درجہ اول	درجہ دوم	درجہ انٹر	درجہ سوم	درجہ اول	درجہ دوم	درجہ انٹر	درجہ سوم
۰	حیدرآباد (ناپیلی)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۲۳	بجاڑہ	۲۰	۱۵	۱۰	۶	۰	۰	۰	۱
۴۹۱	دراس	۵۰	۱۲	۲۵	۶	۱۱	۱	۹	۳
۵۳۲	اکونم جنگشن	۵۶	۲	۲۸	۱	۱۲	۳	۱۰	۱
۵۵۴	والا جاہ روڈ	۵۹	۰	۲۹	۸	۱۲	۱۳	۱۰	۹
۵۷۲	کابیلادی جنگشن	۶۰	۱۳	۳۰	۷	۱۳	۳	۱۰	۱۲
۵۸۷	گوڈی یا تم	۶۲	۱۲	۳۱	۶	۱۳	۹	۱۱	۳
۶۰۳	آمبرور	۶۳	۱۳	۳۲	۷	۱۳	۰	۱۱	۸
۶۱۳	دانم باڈی	۶۶	۲	۳۳	۱	۱۳	۲	۱۱	۱۱
۶۲۴	جولارہیت جنگشن	۶۷	۶	۳۳	۱۱	۱۳	۸	۱۱	۱۲
۶۹۹	سلیم	۷۶	۱۲	۳۸	۶	۰	۰	۱۳	۷
۷۲۵	ایروڈ	۸۱	۳	۴۰	۱۰	۰	۰	۱۲	۱۲
۷۹۲	پود نور	۸۸	۰	۴۲	۰	۰	۰	۱۵	۱۳
۷۹۸	کویتور	۸۸	۶	۴۳	۳	۰	۰	۱۵	۱۳
۸۲۰	میٹوپایم جنگشن	۹۰	۷	۴۵	۲	۰	۰	۱۵	۱۱
۸۳۷	کونور	۹۷	۸	۵۱	۱۵	۰	۰	۱۶	۱۲
۸۴۹	اوٹی کمنڈ	۹۹	۵	۵۲	۲	۰	۰	۱۷	۱۵

# تختہ کراچی مل از حیدر آباد کلکتہ (براہ بجوارہ و الیٹر پوری

درجہ سوم				درجہ دوم		درجہ اول		نام اسٹیشن	میل
میل	پایا	بجوارہ	میل	پایا	بجوارہ	پایا	بجوارہ		
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	حیدر آباد (ناپلی)	۰
۵	۱	۸	۱	۱۲	۳	۱۱	۰	قاضی پٹھان بخش	۸۷
۷	۳	۰	۲	۲	۱۰	۷	۲۰	بجوارہ	۲۲۳
۱	۲	۱۰	۴	۰	۱۲	۱۵	۲۳	ایلیور	
۰	۵	۱۵	۵	۱	۳۰	۱	۳۲	راجندری	
۸	۵	۹	۶	۱	۱۶	۱	۳۶	سالموٹ	
۱۳	۶	۳	۸	۱۲	۲۲	۸	۴۵	والیٹر بخش	
۸	۷	۱	۹	۲	۲۵	۴	۵۰	دیبا نگرم	
۱۳	۸	۱۳	۱۰	۱	۲۹	۶	۵۹	ناریا بخش	
۱۱	۹	۱۲	۱۱	۹	۳۲	۲	۶۵	ایلیٹر (مکھنجام)	
۱۵	۹	۲	۱۲	۹	۳۳	۲	۶۷	برہان پور	
۱۱	۱۱	۷	۱۴	۷	۳۹	۱۲	۷۸	کھڑوا	
۳	۱۲	۱	۱۵	۳	۴۱	۴	۸۲	پوری	
۱۰	۱۳	۲	۱۶	۶	۴۶	۱۱	۹۲	کھڑوا	
۹	۱۲	۷	۱۸	۱۲	۴۹	۷	۹۹	بالاسور	
۹	۱۲	۷	۱۸	۱۲	۴۹	۷	۹۹	کھڑوا پور	
$\frac{1}{2}$	۱۵	$\frac{1}{4}$	۱۹	$\frac{1}{2}$	۵۳	$\frac{1}{2}$	۱۰۶	کلکتہ	

تواریخی حالات بمقام اسٹیشن ریلو علاقہ سرکاری انجینئرنگ  
تاسکند آباد از جنگشن کند آباد جنگشن بجوارہ و بناطو

(۰)

یہ ریل واٹری سے شروع ہوئی ہے اور بجوارہ سے پر ختم ہوتی ہے ان دونوں مقامات میں (۳۳) میل کا فاصلہ ہے اس ریل کا وہ حصہ جو بجوارہ سے ختم ہوتا ہے (۲۲) میل تک سرکار انگریزی کے علاقہ میں واقع ہے اس ریل کی ایک شاخ جو طول میں (۱۶) میل ہے دو ریل سے ملندہ تک جاری ہے یہ ریلوے شل جی آئی بی ریلوے ایسٹ انڈین ریلوے اور مدراس ریلوے کے چوڑی پٹری کے بنی ہے۔ اس ریل کا پہلا حصہ جو واٹری سے بلدہ حیدر آباد یعنی دار السلطنت تک سرکار عالی سے گزرتا ہو اسکند آباد حسین ساگر پر ختم ہوتا ہے اور جس کا طول (۱۲) میل ہے آٹھویں اکٹوبر ۱۸۷۵ء کو مسافروں کی آمد و رفت کے لئے جاری ہوا تھا اوس روز عالیجناب نواب سر سالار جنگ بہادر اول مرحوم اور عالیجناب نواب امیر کبیر مسالامہ بہادر مرحوم شریک مدار الملہام سرکار عالی مع چند جلیل القدر انگریز اور سیپائی بلدہ اپنیل ٹرین میں حیدر آباد کے اسٹیشن سے نرملکیری کو تشریف لے گئے اور پھر اسی روز واپس تشریف لائے اور رسم افتتاح کے وقت بڑی ہوم و باغ کی گنجی اور توپیں چوڑی گئیں۔ اوس روز باغ عامہ میں سرکار عالی کی طرف سے بہت بڑی دعوت دی گئی اور وہاں روشنی بھی کی گئی۔

۱۸۷۵ء میں ریلوے کے اٹلارہ سے (۱۸) میل کا فاصلہ ہے

باستثناء چند مقامات کے یہ حصہ اراضی غیر مزدور اور جنگلوں سے گذرتا ہے اس راستے میں بڑے بڑے شہر اور قصبے بہت کم واقع ہیں۔ اور ٹانڈور سے گزراورم تک بالکل جنگل ہی جنگل نظر پڑتا ہے تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ ریل کے جاری کرنے سے تجارت میں بڑی ترقی ہوتی ہے اور اس ریل نے اس تجربہ کی ادبھی اچھی طرح سے تصدیق کی۔ اس ریل کا وہ حصہ جو سکندر آباد (حسین ساگر) سے ورنگل کو جاتا ہے طول میں ۷۸ میل ہے اور اس حصہ کو تیسری اپریل ۱۸۸۵ء میں علیحدہ میر محبوب علی خاں بہادر خلد اسد ملکہ و سلطنت نے بذات خاص مسافروں کی آمدورفت کے لئے جاری فرمایا اس روز ملازمان اعظمت مع رفقاء اور عالیجناب سر سالار جنگ بہادر ثانی مرحوم حیدر آباد اور سکندر آباد کے چند معززین اور ریلوے کے چند اعلیٰ عہدہ داران کو لیکر اسپیشل ٹرین میں قاضی بیٹھ کو تشریف لے گئے اور وہاں رسم افتتاح کے بعد بڑی بہاری صیافت دی گئی اس کے دوسرے روز بوبر باغ عامر میں کاروائی کی طرف سے دعوت دی گئی اور باغ عامر میں ادھر پہر نوبت پہاڑ پر بہت بڑی روشنی کی گئی۔

اس ریل کا وہ حصہ جو ورنگل سے ورنگل اور پلند کو جاتا ہے اور شاخ معدیات کے نام سے مشہور ہے ماہ فروری ۱۸۸۵ء میں کوئٹے کی کان نکالنے کے واسطے جاری کیا گیا تھا اور بجوار سے کی شاخ دسویں فروری ۱۸۸۵ء کو مسافروں کی آمدورفت کے لئے جاری کی گئی۔ عالیجناب نواب سر سالار جنگ بہادر اول مرحوم نے یہ بڑی دانشمندی کا کام کیا کہ اس شہر سے کلکتہ بمبئی۔ مدراس کے جانے پہلے

ریل بنوادی اور ادنیٰ کے ایما سے اس ریل کی مختلف شاخیں ایسے دور و دور از مقامات تک جہاں بلکہ کے لوگ بہت کم جاسکتے تھے جاری کی گئیں اس ریل کا پہلا حصہ انگریزی عہدہ داروں کی نگرانی میں تیار کیا گیا اور اس کی تیاری میں ایک کروڑ تیس لاکھ روپیہ یعنی تین لاکھ پانچ ہزار روپیہ فی میل خرچ ہوا اور سرکار عالی نے اس کی تیاری کا خرچ اپنے ذمہ لیا ابتداء میں چند سال تک اس ریل کی مالی حالت قابل اطمینان تھی اور اسی سبب سے اصل خرچہ کے سود کے ادا کرنے کے لئے خزانہ عامہ پر اس کا بہت بار پڑتا رہا لیکن رفتہ رفتہ اس کی آمدنی میں ترقی ہوتی گئی ۱۸۸۵ء میں منافع کی مقدار کل آٹھ ہزار تھی مگر ۱۸۸۷ء میں اس کے منافع کی مقدار تین لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ تک پہنچی۔

ماہ جنوری ۱۸۸۵ء میں حال کی ریلوے کمپنی نے پرائیویٹ کو دور کروڑ اٹھارہ لاکھ کی قیمت پر خرید لیا اور یہ معاہدہ کیا کہ اس ریل کو کجوار اور چاندے تک (۳۷ میل اور بڑھادے گی اور سرکار عالی نے اس بات کا ذمہ لیا کہ وہ بیس سال تک کمپنی کے حصہ داروں یا بیچ فی صدی سود پہنچاتی رہے گی اس تقرر ملکیت کے سبب سے پہلے ہی سال یعنی ۱۸۸۵ء میں چار لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ کا منافع ہوا اور گزشتہ سال یعنی ۱۸۹۰ء میں سالانہ منافع کی مقدار دس لاکھ ادنیائیس ہزار روپیہ تھی اس حساب سے اس المال پر بیس صدی فی صدی کا نفع ہوا اور یقین کیا جاتا ہے کہ جب اس کی اور شاخیں تیار ہو جائیں گی تو آئندہ اس ریل میں بہت بڑا نفع ہوگا سکندر آباد سے بکوار تک جو ریل بنی ہے اس میں فی میل ساٹھ ہزار روپیہ خرچ ہوا اور یہ قسم تجنیہ کی رقم کے قریب قریب ہے اور

یہ نسبت پرانی ریل کے اس ریل کی تیاری میں کم خرچ ہوا اس کا سبب یہ ہے کہ سامان سستا لیا گیا مزدوری کم دینی پڑی اور اسٹیشنوں کے تعمیر میں تھوڑا روپیہ خرچ کیا گیا اور بڑا سبب یہ ہے کہ اوس وقت کے چیف انجینر اور ایجنٹ یعنی مسٹر فرغویں صاحب نے اس ریل کے بنانے میں ہنایت توجہ اور اعتیاد سے اہتمام کیا۔

## ریلوے ملک سرکار عالی واڑی سے سکندر آباد تک

واڑی۔ وہ مقام سے جہاں ملک سرکار عالی کی ریل جی۔ آئی پی ریلوے کے ساتھ ملتی ہے اور اس مقام پر سکندر آباد اور بمبئی اور مدرا کے مسافروں کو ایک ریل سے دوسری ریل میں بیٹھنے کے لئے گاڑی بدلتی پڑتی ہے اس اسٹیشن پر ویننگ روم (ٹھرنے کا کمرہ) اور ریفرنس منٹ روم (ناشتہ کرنے کا کمرہ) موجود ہے دیسی مسافروں کے قیام کے لئے راجہ کندا سواہی نے جو حیدر آباد کے دولتمند باشندوں میں سے تھے ۱۸۷۷ء میں ایک ہرکالہ بنا دیا ہے فوج کے ٹھرنے کے لئے یہی اس مقام پر ایک چھوٹا قیام گاہ بنا ہے یہ مقام نواب عسکر جنگ بہادر کی جاگیر ہے اور اس کے شمال میں عالیجناب نواب سر آسمان جاہ بہادر مدد ارالمہام سرکار عالی کی جاگیر واقع ہے پہلے یہ ارادہ کیا گیا تھا کہ ملک سرکار عالی کی ریل کا پہلا اسٹیشن سلطنت ہند کے دار السلطنت یعنی گلبرگ میں قائم کیا جائے لیکن انگریز کی عمدہ داند نے جن کے زیر نگرانی یہ ریل بنائی گئی تھی کسی ملکی مصلحت سے وہاں سے اس ریل کو نہ شروع کیا بلکہ وہاں سے بہت دور مٹ کے ریل کی شُرک بنائی شروع کی سرکار عالی کی مصلحت سے مخالفت کر کے اس ریل کی شُرک گلبرگ

سے ہٹا کر شروع کرنے سے جو قابل افسوس نتیجہ پیدا ہوئے وہ صاف ظاہر ہیں کیونکہ اراضی نذر وعلہ اور بہت سے آباد قبضوں پر سے گزرنے کے عوض اب ریل کا ابتدائی حصہ ویران مقامات اور جنگلوں سے گزرتا ہے۔

### چیتا پور

واڑی سے حیدر آباد کے جابینوالو کو چیتا پور پہلا اسٹیشن پڑتا ہے یہ واڑی سے نو میل کے فاصلہ پر واقع ہے اس کی عمارت نہایت خوبصورت ہے اور عمارت پہر میں شاہ آباد کا درجن کے ترکیب میں چونکہ بہت ہوتا ہے لگایا گیا ہے۔ یہ پتھر وہاں بافراط ہے اور حیدر آباد اور سکندر آباد کی تعمیر مکمل اور نیز جنگلوں کے فرش بنانے کے لئے بافراط منگو یا جاتا ہے چیتا پور کا گانوں اسٹیشن سے آدھے میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور بہت اکثر گانوں کے جو پرانی ریل پر واقع ہیں یہ گانوں بہت بڑا ہے اور اس کے گرد فیصل بھی بنی ہے جس کے چاروں کونوں پر ددے بنے ہیں اس گانوں کے تمام مکانات پتھر کے بنے ہیں اور اون کی چیتوں میں ہی پتھر کی چٹانیں لگی ہیں اور اس کی سڑک اور کچوں میں بھی انہیں پتھروں کا فرش ہے قدیم زمانے سے یہاں ریشمی کپڑوں کے کارخانے جاری ہیں۔ بٹی اور مقامات سے ریشم منگایا جاتا ہے اور یہاں کے لوگ اس کو بہت خوبصورت رنگ رنگتے ہیں اور اس سے ریشمی کپڑا خصوصاً ریشمی ساڑیاں اور چولیاں (دائگیاں) بناتے ہیں مگر یہاں کا بنا ہوا ریشمی کپڑا بہت موٹا ہوتا ہے کیونکہ یہاں لوگ وہی اپنے قدیم طرز سے کپڑا بناتے ہیں۔ ایک عجیب بات اس گانوں کے متعلق یہ ہے کہ عین رستی کے وسط میں ایک عجیب طرز کا بنا ہوا ایسی میلہ بنوٹا لگا کر جا ہے



لوگ کہتے ہیں کہ گو وہ کے پرنکیری راہبوں نے سوہویں صدی کے ابتدا میں یہ گر جا یہاں قایم کیا تھا تھوڑے ہی مدت سے یہ گر جا از سر نو آباد کیا گیا ہے اور دروازہ کا برآمدہ ایسے زمانہ کا بنا ہوا معلوم ہوتا ہے یہاں کبھی کبھی مذہب عیسوی کے طرز پر عبادت کی جاتی ہے۔ اور جو دعائیں پڑھی جاتی ہیں وہ کچھ تو لاطینی زبان میں ہوتی ہیں اور کچھ اردو زبان میں۔ اس عبادت میں مرد و عورت نیچے وغیرہ بلا کر ٹیبل تیش آدمی جمع ہو جاتے ہیں۔ گانوں کے باہر عیسائیوں کا ایک قبرستان ہے یہ گائے بھی عالیجناب سر آسماں جاہ بہادر اور نواب عسکر جنگ بہادر کی جاگیر ہے اور یہاں سے بہت سا انج اور غلہ بیروجات کو روانہ کیا جاتا ہے چونکہ یہ مقام گلبرگہ اور بچیا پور اور اور شہروں سے جو دریاے کرشنا پر واقع ہیں نزدیک ہے۔ اور درنگل اور ہنگنڈہ کو جانے کا بھی اسی طرف سے راستہ واقع ہے اس سبب سے اس کے قرب وجوار میں سلاطین اسلامیہ اور ہنودوں میں بہت سے جنگ واقع ہوئی ہیں بقی سے چند سوگز کے فاصلہ پر چٹانیا ولی کا مقبرہ ہے جن کے بارہ میں شہور ہے کہ انہوں نے اپنے تئیں زندہ دفن کر دیا تھا جہاں ان کا مقبرہ واقع ہے اس مقام کو چٹا ولی پٹیہ کہتے ہیں اور گلبرگہ کے عرس کے بعد انکا بھی ہر سال عرس ہوا کرتا ہے چٹیا پور سے ایک میل جنوب کی طرف ایک مقام ہے جو گنگی کے نام سے مشہور اب برباد اور اوجا پڑا ہوا ہے لیکن آثار قدیم کی نظر سے یہ مقام نہایت دلچسپ ہے اور بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ قدیم زمانے میں یہ مقام بہت آباد تھا افسوس ہے کہ اس کے تاریخی حالات معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ ہم نہیں پہنچا لیکن بعض مندوں کی طرز عمارت کے دیکھنے سے یہ معلوم

ہوتا ہے کہ یہ مقام چھٹے اور ساتویں صدی عیسوی میں جبکہ یہاں شاہی  
ہندوستان کے راجپوتوں کی عمارتیں تھیں اور بدھ مذہب کا رواج تھا  
بہت آباد تھا مگر یہ مندر چین مذہب کے معلوم ہوتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ راجپوتوں  
کی عمارتیں میں یہاں ایک مستحکم قلعہ ہی تھا اور مندروں کے کثرت سے یہ ثابت  
ہوتا ہے کہ کسی زمانہ میں یہ مقام بہت تہرک سمجھا جاتا تھا ان میں سے اکثر  
ابھی تک بہت اچھی حالت میں موجود ہیں اور بہت سے مندروں کو مسلمانوں  
نے برباد کر ڈالا مگر ان کے کھنڈر ابھی تک موجود ہیں کئی مندروں میں  
پتھروں کے کتبہ موجود ہیں جن پر قدیم کنڑی زبان میں کچھ لکھا ہے اگر یہ  
کتبے پڑھے جائیں تو نہایت سے دلچسپ حالات ان سے معلوم ہوں گے  
لوگ سمجھتے ہیں کہ ان مندروں کے زمین کو بہت سے لوگوں نے خزانہ کھنڈنے  
کے لالچ سے کھنڈ دیا ہے۔

یہاں کے باشندوں میں اس قدیم مقام کی بربادی کے بارے میں  
بہت سے روایتیں مشہور ہیں بعض لوگ سمجھتے ہیں مسلمانوں نے مدت  
مدت تک اس مقام کا محاصرہ کیا اور جب انہیں فتح حاصل ہوئی تو وہ وہاں  
کے باشندوں سے ہنایت زبردستی اور پیرحمی سے پیش آئے اور ان کے  
سنگین فیصل کو کہو در زمین سے برابر کر دیا تمام بستی کو برباد کر ڈالا بعضوں کا  
یہ قول ہے کہ اس بستی پر بلاناازل ہوئی اور وہاں آسمان سے آگ بر سے  
اس مقام میں ایک مسجد بھی موجود ہے جس میں ہندوؤں کے مندروں کی  
بہت سے ستون اور پتھر لگے ہوئے ہیں واڑی سے بیڑم تک ریل کے  
دونوں طرف کوئی دلچسپ منظر نہیں دکھائی دیتا کیونکہ دونوں طرف  
فقط سیاہ زمین روئی کاشت کی دکھائی دیتی ہے اور یہ زمین ہاتھ اچھا

جہنیوں کے جبکہ اوس میں روٹی کی کاشت کیجاتی ہے سال کے باقی  
سب ہیتوں تک افتادہ پڑی رہتی ہے کہیں کہیں ایک آدھ گانوں نظر  
آتا ہے جس کے چاروں طرف پتھر کی فیصل اور بتی میں پتھر کے مکانات  
دکھائی دیتے ہیں۔

## سیٹرم

اس کے بعد سیٹرم کا شیشن آتا ہے یہ اسٹیشن واڑی ہے جو بیس میل کے  
فاصلہ پر ہے یہ ایک بڑا قصبہ ہے جس کے چاروں طرف فیصل اور برج  
بنے ہیں یہ گانوں سیٹرم ندی کے کنارے پر واقع ہے اور سیٹرم ندی  
گنگا ندی سے ملجاتی ہے اس ندی پر پہلے پانوں کا پل بنا ہے جس  
میں بارہ دریں اور ہر در عرض میں چالیس فٹ ہے۔ اس قصبہ کی فیصل  
اور برج اور دروازہ جیسا پور کے مانند بنے ہیں دروازہ کے اندر جاتے  
ہوئے ایک پرانا محل ملتا ہے۔ یہ محل بہت بڑا ہے مگر اب بہت کچھ بوسیدہ  
ہو رہا ہے اس مکان میں ایک ضعیف صاحب رہتے ہیں اگرچہ وہ بظاہر  
مفلس معلوم ہوتے ہیں لیکن اون کو اپنے ابا و اجداد کے جاہ و حشمت پر  
بڑا غرہ ہے اس خاندان کے بانی کا مہقرہ اسی مکان میں بنا ہوا ہے اور  
وہ کسی قدر درستی سے رکھا جاتا ہے یہ صاحب جیسا پور کی پہلے پادشاہ کی نظر  
میں ایک بڑے فوجی عہدہ پر مامور تھے اور پندرہویں صدی میں سیٹرم  
کے فتح ہونے پر جیسا پور کے پہلے پادشاہ نے اس گانوں اور نیز قریب  
و جوار کے چند گانوں کو بطور جاگیر کے انہیں دے ڈالا تھا وہ جاگیریں تو  
سب برباد ہو گئیں اب صرف یہ مکان رہ گیا ہے لیکن حال کے عین جن

اوپر ذکر کیا گیا اوس مرمت تک پہنچ کر سکتے لوگ کھتے ہیں کہ اس محل کے کسی تہ خانہ میں خزانہ گڑا ہے اور چند ہی سال کا عرصہ گزرا ہے کہ ملک ہنگری کے ایک یہودی نے خزانہ نکالنے کی لالچ میں تہ خانہ کھودا مگر کچھ نہ ملا اس مکان کے ایک تہ خانہ سے زمین کے نیچے نیچے ایک راستہ بنا ہوا ہے جو طول میں آدھا میل ہے یہ راستہ گانوں کی فیصل اور ندی کے نیچے نیچے بند کیا اوس پار جاتا ہے مگر اوس میں اب اس قدر کوڑا کچرا بھرا ہوا ہے کہ کوئی وہاں نہیں جاسکتا۔ چتیا پور کی طرح سیٹم میں بھی ایک مسجد مندروں کے پتھر اکھاڑ کر بنائی گئی ہے وہاں کے لوگ کھتے ہیں کہ سابق میں یہاں ایک بہت بڑا عالیشان شہر واقع تھا جس میں تین ہزار دیول اور تین ہزار کنویں اور ہزار ہا مکانات بنے تھے جو اب زمین کے نیچے دب گئے ہیں اور اب جو لوگ مکان بنانا چاہتے ہیں تو زمین کھودنے میں اوس شہر کے آثار قدیم بر اور نمایاں ہوتے جاتے ہیں آثار قدیم کے تلاش کرنے والوں کو یہاں تلاش کرنے کا بہت اچھا موقع ہے بشرطیکہ وقت اور روپیہ انہیں باقراطط یہاں کے تمام مکانات پتھر کے بنے ہوئے ہیں لیکن ان میں سے قریب دو شلت کے ایسے ہیں کہ وہ سابق میں مندر تھے اب لوگ انہیں مکان بنا کر رہتے ہیں۔

اس گاؤں کے متعلق ایک اور عجیب بات یہ ہے کہ وہاں ایک ہی پتھر کا ایک بڑا ستون ہے جس کو ہندو لوگ ویپ داں یعنی چرخ داں کہتے ہیں یہ خاکستری گرانائیٹ قسم کے پتھر کا بنا ہوا ہے اور اس ستون کا قاعدہ ہر ایک طرف ساڑھے تین تین فٹ ہے اور وہ اوپر کی طرف گاؤں میں ہے اور طول میں یہ ۵ فٹ اور ایک چوتھائی پر نصب کیا گیا ہے اسے دیکھ کر بڑی

حیرت ہوتی ہے اور اس بات پر تعجب ہوتا ہے کہ اس کے بنانے والوں نے قدیم زمانے میں جبکہ کاریگروں کے آلات بہت سے ہو کر تھے کیونکر اسے بنایا ہوگا۔

اس گانوں میں ایک بہت بڑا اور پُرانا دیول ہے جو مثل نگئی کے دیول کے بنا ہوا ہے مگر نگئی کا دیول جین مذہب کا ہے اور اس دیول کو بندوں نے شیو کی پرستش کے واسطے تقریباً ہزار برس آگے بنایا تھا یہ دیول ابھی تک اپنی حالت پر پاتی ہے اور اس کے ستونوں پر جو تھاشی و سنگ تراشی کا کام بنا ہوا ہے وہ نہایت ہی خوبصورت ہے اس کے بنانے میں بڑی محنت کی گئی ہوگی اس دیول میں جو برہمن لوگ رہتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ اس دیول کو ایک رات میں دیوتاؤں نے تیار کیا تھا وہ اس دیول کے تنوں کی طرف اشارہ کر کے پوچھتے ہیں کہ پہلا سال چہر میں ایک ستون اس کا بن سکتا ہے جب میں اس گانوں سے باہر آنے لگا تو لوگوں نے ایک ویرانے میں مجھے لیک مندر دکھایا جو جین مذہب کا معلوم ہوتا ہے اس دیول میں اندر جانے کا صرف ایک چھوٹا سا دروازہ ہے جس میں قفل لگا ہوا تھا اور جب میں نے چراغ جلوایا بت نہیں مجھے اندر کچھ دکھائی دیا اس مندر میں جو بت رکھے برہمن لوگ اس کی پرستش نہیں کرتے اسی لئے اس کا دروازہ ہمیشہ قفل پڑا رہتا ہے اور وہاں کچھ پوچھا نہیں کیا جاتا۔ سیٹرم سے بہت عرصہ بیرونجات کو بھیجا جاتا ہے اور یہاں دوم تعلقدار اور تحصیلدار کا مستقر ہے دیسی مسافروں کے لئے ایک دھرم سالہ ہی بنا ہے اور ٹرین کے پاس ایک نیا بازار آباد ہو رہا ہے۔

## ناوندگی

اس کے بعد ناوندگی کا اسٹیشن ملتا ہے جو واڑی سے (۳۳) میل ہے۔ جس وقت ریل بنتی شروع ہوئی تو یہ مقام چند اہل آباد نہ تھا۔ لیکن اب اس مقام پر ایک گانوں بنیر آباد کے نام سے اور نیز ایک بازار آباد ہو گیا ہے یہ گانوں جناب مدار المہام سرکار عالی کے نام نامی سے مشہور ہے اور یہ جناب مدوح ہی کی جاگیر ہے۔ یہاں ہر ہفتہ میں ایک بازار بھی ہوتا ہے۔ یہاں ہی شاہ آبادی پتھر کی بڑی کانیں ہیں اور یہاں سے پتھروں کی بہت سی سلیں گانوں سے نکال کر بلدہ اور حسین ساگر کو بھیجی جاتی ہیں۔ شکار کے شائقین کو یہاں کے قریب وجوار کے جھاڑ پیدار جنگل اور قریب کے پہاڑوں میں جنگلی سور ہرن خرگوش۔ تیتڑ۔ توے۔ اور کبھی کبھی جیتنے اور شیر کا شکار بھی ملتا ہے اور اپنی فصل میں وہاں کے تالابوں میں جنگلی بٹ اور چھا کا شکار بھی ملتا ہے اس مقام پر کچھو کے جھاڑ بکثرت ہیں بلکہ ریل کے دونوں طرف انہیں درختوں کا جنگل نظر آتا ہے یہاں پر دو گانوں میں جن میں سے ایک کا نام ناوندگی اور دوسرے کا نام اسد پور ہے بلکہ سابق میں یہ اسٹیشن اسد پور کے نام سے مشہور تھا۔ ناوندگی سے روانہ ہونے کے دوپہل کے بعد آہکی پتھر کی گانوں کے پاس سے ریل گذرتی ہے۔ اور جوں جوں ٹانڈور کا اسٹیشن نزدیک آتا جاتا ہے اسی قدر زمین کی صورت بالکل بدلی ہوئی نظر آنے لگتی ہے یہ اختلاف صرف ورختوں ہی میں نہیں نمایاں ہے بلکہ ہیئت ارضی میں بھی تغیر پایا جاتا ہے۔

## ٹانڈور

اس کے بعد ٹانڈور کا اسٹیشن آتا ہے۔ اس اسٹیشن سے واڑی تک (۴۴) میل کا فاصلہ ہے (۵۰) میل کے نشان پر کانگنا ندی ملتی ہے اس پر ریل کے جانے کے لئے ریل پائنر دارن مٹم کاریل کا پل بنا ہے اس پل میں پندرہ درمیں اور ہر در عرض میں ۶۰ فٹ ہے ملک سرکار عالی کے تمام ریل کے پلوں کی بہ نسبت یہ پل سب سے زیادہ طویل اور سب سے زیادہ عمدہ بنا ہے۔ اس اسٹیشن پر بہت عمدہ وٹنگ روم بنے ہیں اسٹیشن کی عمارت بہت خوبصورت اور مستحکم بنی ہے اور تمام چبوترے بہر بہت خوبصورت اور عمدہ پھول کے درخت اور جھاڑ لگائے گئے ہیں۔ اس اسٹیشن کے متعلق ایک خاص امر یہ ہے کہ یہاں ایک المی بن ہے جس کے درخت بہت پرانے اور سیکڑوں برس کے عمر کے ہیں اور یہ المی بن اسٹیشن کے مقابل واقع ہے۔ ٹانڈور کی ادھی بستی ایک پرانے قلعے اور فیصل میں واقع ہے یہ قلعہ ایک ٹیکری پر ہے اور اس کی فیصل بوسیدہ ہو رہی ہے۔ اسٹیشن کی شمال کی طرف چند سوگڑ کے فاصلہ پر ٹانڈور کی نئی بستی واقع ہے اور اسے اب نوامیٹ کہتے ہیں اگرچہ یہ بستی بڑی نہیں ہے مگر بیوپار کے لحاظ سے یہ بڑی جگہ ہے ہر جمعرات کو یہاں بہت بڑا بازار ہوتا ہے جس میں چوپائے افج اور اور چیزیں بکتی ہیں اور اس میں بہت دوردور کے گانوں سے لوگ سودا اپنے آتے ہیں۔ بازار کے دن سیندھی والوں کی بڑی بکری ہوتی ہے کیونکہ تمام کنڑی اور تنگی دوکاندار مرد اور عورتیں شام کو جب سب خرید و فروخت کر چکے ہیں سیندھی پتے ہیں سیندھی پی کر ان لوگوں کی بڑی بڑی حالت

ہوتی ہے انگریز ناظرین کے افادہ کے لئے یہ لکھنا ضرور ہے کہ سینہ ہی کیا چیز ہے سینہ ہی کچھ اور تاماڈ کے عرق کو کھتے ہیں یہ درخت یہاں بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ بستی کے باہر یہاں تنگا بنوں کا ایک دیول ہے جو بد پیا کے دیول کے نام سے مشہور ہے اس دیول کے پاس ہر سال میلہ ہوا کرتا ہے اور نزدیک کے گانوں سے بہت سے لوگ اس میلے میں آتے ہیں اس میلے میں بد پیا کی مورت ہے رت میں بٹھلا کر بستی میں پھرائی جاتی ہے

بلحاظ تجارت کے تاماڈور بہار کا اسٹیشن ہے اور نومبر کے مہینے سے بلدیہ اور حین ساگر سے بہت سے لوگ یہاں شکار کو آتے ہیں کیونکہ یہاں کے قریب وجوار میں کئی تالاب ہیں جس میں بٹہ اور چھا کا شکار بہت ملتا ہے علاوہ ان کے خشکوش۔ تیزر۔ لوسے۔ اور سور و غیرہ جنگل میں ملتے ہیں یہاں کے اسٹیشن ماسٹر خلیق اور ملنار ہیں اور اگر کوئی بات دریافت کرنا یا کچھ مدد لینا ہو تو بڑی مہربانی سے پیش آتے ہیں کٹری ملک یہاں ختم ہوتا ہے اور وہاں سے تنگنا نہ شروع ہو جاتا ہے تاماڈور اور اس کے قرب وجوار کے گانوں کو اب امداد جنگ بہادر کی جاگیر ہے نواب صاحب موصوفہ جیسے اچھے جاگیرداروں کا قاعدہ ہے اپنی جاگیر میں اکثر آمد و رفت رکھتے ہیں اور اپنی ذات سے اپنی رعایا کی داورسی کرتے ہیں۔ تاماڈور سے روانہ ہونے کے بعد زمین کی ہیئت بدلی ہوئی نظر آتی ہے اور پہاڑی ملک شروع ہو جاتا ہے اس اسٹیشن تک ریل کے دونوں طرف سیاہ رنگ کی زمین نظر آتی ہے مگر یہاں سے چوٹے چوٹے پہاڑ اور بڑے بڑے پہرہ دکھائی دینے شروع ہوتے ہیں ۳۵ میل کے نشان سے چوٹے پہاڑوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور ریل کی سڑک میں چڑھائی شروع ہو جاتی ہے یہ چڑھاؤ ۶۱ میل تک ہے دیڑھ سو فٹ میں



ایک فٹ کی بلند کا پائی جاتی ہے اور راستہ میں بعض جگہ چٹانوں سے  
اور کہیں کہیں خاردار اور پتہ قد درختوں کے گھنے جنگل سے زیل گذرتی ہے۔

## دھارور

یہ اسٹیشن واڑی سے ۵۶ میل کے فاصلہ پر ہے یہاں تیرہ پتے ساہی  
ہرک - خرگوش - تیتڑ - لے - وغیرہ کا شکار قنا ہے لیکن ریل کے بائیں ہاتھ  
کی طرف جو جنگل ہے وہ محفوظ ہے۔ اگر وہاں کسی شکاری کو شکار کرنا منظور  
ہو تو ناظم جنگلات سرکار عالی سے ضرور اجازت مینی چاہئے نہیں تو بہت وقت  
بیش آئے گی دھارور سے چار میل جنوب کی طرف اسپالی کا گانوں ہے اور  
اوس کے قریب ایک تالاب ہے جس میں اپنے موسم میں سیکڑوں بھرتا تالاب  
کے بند کے نیچے ملتے ہیں سرشتہ چومینہ سرکار عالی نے یہاں ایک انزیری کا ڈن  
باغ بنوایا ہے جس میں جنگل کے تقریباً تمام درختوں کے پودے بوئے  
ہوئے ہیں یہ باغ کپتان کینٹیا کے نگرانی میں ہے ان جنگلوں میں مہوہ کا درخت  
رہا سیالٹی فو لیا، افراط سے پیدا ہوتا ہے اس کتاب کے ناظرین شاید یہ نہ  
جانتے ہوں گے کہ مہوہ سے شراب بنائی جاتی ہے۔ جو ادنیٰ قسم کی دھمکی کے  
مانند (مڑہ میں) ہوتی ہے اور یہ شراب اس ملک میں بہت پی جاتی ہے ان  
جنگلوں میں پلاس کے جھاڑو بوٹیا فراند وسا، مہی بکرت پیدا ہوتے ہیں اور  
اگر چہ گرمی میں تمام درخت سوکھ جاتے ہیں مگر پلاس کا درخت ہر ابھرا ہوتا ہے  
اور اوس کے سرخ پھول بہت ہی پہلے معلوم ہوتے ہیں اوس کے پھولوں سے  
زرد رنگ بنایا جاتا ہے۔ یہ پھول کچھوں کی طرح سے نکلے رہتے ہیں اس درخت  
میں گول پھلیاں پیدا ہوتی ہیں اور وہ سلوتریوں کے کام میں آتی ہیں ان

جنگلوں بیل کا درخت ہی بکثرت بنے اور بنول کا درخت (اکشیا عربیکا ہی) جس سے عمدہ گوند پیدا ہوتا ہے ان جنگلوں میں افزا طے سے موجود ہے۔ انقباس (اسکیپا فٹلو لاکے) خوبصورت درخت ہی ان جنگلوں میں موجود ہیں اس کے پچکے ہونے سے زرد ہوتے ہیں اور اس کی پھلیاں شگفتی رہتی ہیں اور ان کا منفز تلیسن پیدا کرتا ہے۔ دہارور سے روانہ ہوتے ہوئے جنگل کم ہوتا جاتا ہے اور ۶۵ میل کے نشان سے ریل انستیا گیری کے پہاڑیوں کے پہنچے سے گذرتی ہے ۶۸ میل کے نشان پر ریل کی ٹرک سطح بحر کے مقابل ۲۰۰ فٹ اور واڑی کے سطح کے مقابل ۶۶۵ فٹ اور سکندر آباد کی سطح کی نسبت ۲۰۰ فٹ بلند ہے ریل کا یہ تمام حصہ چٹانوں کو کاٹ کر اور پہاڑوں کے اوپر سے گذرتا ہے اور کئی جگہ ٹرک میں ٹوٹی ہوئی ہے۔

## گنگا درم

اس کے بعد گنگا درم کا اسٹیشن آتا ہے جو واڑی سے ۶۹ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اس اسٹیشن میں ناشتہ اور ٹھہرنے کے کمرے موجود ہیں اور عمدہ چھاڑوں اور پہلوؤں کے درختوں کے سبب سے یہ اسٹیشن بہت پر بہار معلوم ہوتا ہے۔ یہاں اسٹیشن ماسٹر بہت خلیق ہیں اور اگر کسی مسافر کو کچھ پوچھنا ہو تو وہ بڑی توجہ سے بتاتے ہیں۔

اس اسٹیشن کے پاس عالیجناب نواب وقار الامرا بہادر اور نواب علی یاورد ولد بہادر کی جاگیریں ہیں گنگا درم ایک چھوٹا سا گائون ہے جس میں تقریباً پچاس چھوٹے ہوں گے اس اسٹیشن کو آگے عالم پٹی کا اسٹیشن کہتے تھے عالم پٹی ایک اور گائون کا نام ہے جو گنگا درم سے بہت نزدیک ہے

عالم بی میں ہر اتوار کو بازار ہوتا ہے۔ مگر ٹانڈور کے بازار کی بہ نسبت یہ بازار بہت چھوٹا ہوتا ہے یہاں سے مشرق رو یہ ایک میل کے فاصلہ پر ایک بڑا گانوں ہے جس کا نام سیوار ڈی پیٹھ ہے۔ یہ آس پاس کے گانوں کے منڈی ہے یہاں ہر ہفتہ کو بازار ہوتا ہے۔ اسٹیشن سے تین میل کے فاصلہ پر جنوب مغرب رو یہ ایشیا گہری کے پہاڑوں کے سلسلہ واقع ہے اور اسٹیشن سے ان پہاڑیوں کی چوٹی تک گاڑی جانے کی سڑک بھی بنی ہے یہ چوٹی سکندر آباد کی بہ نسبت ... فٹ بلند ہے اور اس قابل ہے کہ گرمی میں وہاں جا کر رہے۔ ان پہاڑوں کے اوپر چاروں طرف بنز ہے بنز دکھلائی دیتا ہے اور پہاڑوں کے دامن اور گھاٹیاں آج کل کے موسم میں ہرے ہرے دکھلائی دیتی ہیں لوگ کھتے ہیں کہ یہاں بہت بڑا گھنا جنگل تھا مگر گذشتہ بیس برس میں ریل و غیرہ بنانے کے لئے بہت سے درخت کاٹ ڈالے گئے برس کے بارہوں جہینوں میں یہاں شکار یا فراط ملتا ہے کیونکہ یہاں کے جنگل میں ہرن۔ جنگلی مرغیاں۔ کبوتر۔ جنگلی بکری۔ خرگوش۔ بیلتر۔ لوے۔ افراط۔ ہیں۔ چیتے اور شیر بھی اکثر مل جاتے ہیں۔ گویا درکھنا چاہئے کہ یہ رقبہ محفوظ ہے اور صرف وہی لوگ شکار کر سکتے ہیں جنہیں سرکار سے خاص پروانگی ملے۔ اعلیٰ حضرت بند گانہالی دامن طلبہ کے شکار کرنے کے لئے اس پہاڑ پر انگریزی وضع کا ایک مچان بھی بنا ہے ان پہاڑوں کے دامن میں جو زمین واقع ہے وہ مسطح و ہموار ہے اور طول میں تقریباً آٹھ یا نو میل اور عرض میں دو میل ہے اس پر کئی سڑکیں بنی ہوئی ہیں جن پر چلنے سے فرحت معلوم ہوتی ہے آگے یہ عایینا ب نواب وقار الامرا بہادر کے علاقہ میں تھا مگر جناب مدوح نے یہ علاقہ

اعلیٰ حضرت بندگا لغالی دام ظلہ العالی کی پیشگاہ میں بندر گزرانا  
اب اس کی نگرانی کے لئے ایک یوروپین مشنم مقرر ہے یہ شخص وہاں  
انگریزی وضع کے بنائے ہوئے ایک مکان میں رہتا ہے اور اس بنگلہ  
کے چاروں طرف اچھے درخت اور جھاڑیاں لگی ہیں یہ بنگلہ پہاڑ کی مشرقی  
حد کے اوپر بنا ہوا ہے۔ ان صاحب کا نام مسٹر رائن ہے اور وہ بڑے  
ظلیق ہیں جب میں وہاں گیا تو مجھے اون سے بہت آرام ملا وہ انیس  
کے سبب سے وہاں ٹرکین بڑھ زار اور باغ ہرے پھرے نظر آتے  
ہیں معلوم ہوتا ہے وہ فن باغبانی میں بہت ماہر اور جفاکش ہیں اون کے  
لگائے ہوئے باغ میں بہت عمدہ جھاڑ اور بیوے کے درخت اور بیول  
اور انگریزی ترکاریاں موجود ہیں جو دیکھنے میں بہت خوشنما معلوم ہوتے  
ہیں سکندر آباد کی بہ نسبت یہاں گرمی پندرہ درجہ کم ہوتی ہے اور چونکہ  
زمین اچھی ہے اور ٹیٹا پانی ما فراط سے موجود ہے اس سبب سے  
مسٹر رائن نے ان باغوں میں بہت اچھی رونق پیدا کی ہے بڑے افسوس  
کی بات ہے کہ ایسا عمدہ مقام صرف ایک شکار گاہ قرار دیا گیا ہے اور  
شکاریوں کے علاوہ اور بہت کم لوگ یہاں آتے ہیں۔ حالانکہ جگہ صحت بخش  
ہے اس پہاڑ پر صرف ایک کنواں ہے جس کا قطر پچاس فٹ ہے اور  
یہ کنواں ۱۰۰ فٹ سے زیادہ گہرا ہے بنا گیا ہے کہ اس کے بنانے میں  
ایک لاکھ روپیہ سے بھی کچھ زیادہ رقم خرچ ہوئی ہے اس کنویں میں سے  
وہی پرائی وضع پر پانی بہا جاتا ہے اگر یہاں ہاتھ سے چلانے کا  
اور دہری پکاری کا میٹ لگایا جائے تو ضرور مفید ہوگا کیونکہ اس سے  
پانی بہت آسانی سے قلع کے گاہیاں کے پہاڑوں سے چاروں طرف

ہنایت ہی عمدہ بردکھائی دیتی ہے اور جنگل کی بہار تصویر اٹھانے کے قابل ہے ریل ہی ہرے ہرے کہنتوں میں سے بڑی دور تک چلتی ہوئی نظر آتی ہے۔ انہیں پہاڑوں کی نگروں میں سے گانگاندی اور موسی ندی نکلی ہیں اور یہ دونوں ندیاں کرشنا ندی سے ملتی ہیں مابخر اندی بھی جو دریائے گوداوری کے معاون ہے انہیں پہاڑوں سے نکلی ہوئی ہے

انتخاب گیری کا مندرجہ کن کے مشہور مندروں میں سے وہاں ہر سال دوسرے یعنی جولائی اور نومبر میں جاترا ہوا کرتی ہے اور جاترے کے دنوں میں پہاڑ کے دامن میں ٹہائی وغیرہ کی دوکانیں لگائی جاتی ہیں جو جاترا جولائی میں ہوتی ہے۔ وہ زیادہ مشہور ہے کیونکہ وہاں کے لوگ ایسا خیال کرتے ہیں کہ اس موسم میں دریائے گنگا کا پانی بہا سکی ندیوں میں آجاتا ہے۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ عقیدہ باطل ہے لیکن لوگ اس عقیدہ کو وہاں بہت مانتے ہیں یہ مندر پہاڑ کی گھاٹی میں چٹانوں میں حجرہ درجہ کاٹ کر بنایا گیا ہے اور اس کے اوپر پتھروں کو کاٹ کر برآمدہ جیا بنا یا گیا ہے مندر کے باہر کے حجرہ اسی زمانہ کے بنے ہوئے معلوم ہوتے ہیں کیونکہ وہ بہت خوبصورت نہیں بنے ہیں ان بیرونی حجروں میں چونے کاری کی گئی ہے اور ان کی دیواروں میں مسلمانوں کی فتوحات کی علامتیں ہی موجود ہیں اس مندر کے سامنے جو دو دیپ داں یعنی چراغ داں ہیں اوسمیں ہی چو نے اور پتھر کی ساخت ہے اور بیٹرم کی تراشی ہوئی دیپ داں سے ان کو کچھ نسبت نہیں یہاں چین مذہب والوں کے کچھ بت ہی موجود ہیں ان کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مندر بہت

پر آتا ہے جاترا کے دنوں میں قریب کے دہانوں سے بہت لوگ یہاں آتے ہیں اور ایک ہفتہ ٹھر کر چلے جاتے ہیں۔ پہاڑ پر چڑھنے کے پتھر ادا کیے تھیں وہاں کے پاک جھیروں میں نہانا پڑتا ہے اس مندر میں جو بہت رکھا ہے وہ دیکھنے میں شیطیل شکل کا کالا پتھر معلوم ہوتا ہے اور اوپر سنگ کی علامتیں معلوم ہوتے ہیں اس بت کو سا نکلام کہتے ہیں ساک رام وشنو کے صفات میں سے سمجھا جاتا ہے۔ وشنو کا دوسرا نام انتا سوامی ہے اسی وجہ سے ان پہاڑوں کو انتا گیری کہتے ہیں یہ بت اکثر کر کے عالم پل کے ایک مندر میں رکھا جاتا ہے عالم پل ایک قصبہ کا نام ہے جو وہاں سے قریب واقع ہے لوگوں میں شہور ہے کہ یہ بت خانہ انتا سوامی کے کھنے سے ۵۰۰ برس آگے بنایا گیا تھا اور جاترا دنوں میں اسے لوگ پالکی میں سوار کر کے بڑی دھوم دھام اور بابے نقارہ سے بیجا کر انتا گیری کے دیول کے چوترے پر رکھتے ہیں۔

اس پہاڑ کے ایک غار میں حجرہ در حجرہ بنے ہیں اور اندرونی حجرہ میں مارکنڈی کی مورت پتھر کی تراشی ہوئی رکھی ہے مارکنڈی ہندوؤں میں ایک بڑا پتھر اور مقدس بزرگ گذرا ہے اور اسی نے ساک رام کی مورت پالی تھی ہندو لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ مورت پانچ ہزار ۵۰۰۰ برس آگے اس بزرگ کے پاس آسمان سے آئی تھی یہ شخص انہیں غاروں میں سے ایک غار میں رہتا تھا اور اس کے مرنے پر ہزاروں برس تک کسی شخص اس دیول کی اطلاع نہ تھی کیونکہ وہ جنگل اور ویران جگہ پر واقع تھا اس حجرہ میں اس قدر اندھیرا ہے کہ بغیر چراغ کے مورت نہیں دکھلائی دیتی اور اسی سبب سے جن معتقدین کو کچھ وہاں چڑھنا ہوتا ہے وہ ایک سوئخ میں سے

چڑھا دیتے ہیں وہاں کے لوگوں میں یہ بات مشہور ہے کہ پانچویں سن  
آگے یا جبکہ مسلمانوں نے پہلے پہل اس ملک کو فتح کیا تھا انہیں انشا گری  
پہاڑیوں کے پاس ایک سردار نے جس کا نام عالم شاہ تھا اپنا ڈیرہ نصب کیا  
کچھ عرصہ کے بعد اوس نے دیکھا کہ اوس کی فوج کے گھوڑوں کو سال کے  
بارہوں جیتے برابر ہری گھاس ملا کی تو او سے تعجب ہوا اور اس بارے  
میں اوس نے لوگوں سے پوچھا دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ وہاں ایک  
قطعہ زمین میں برابر ہمیشہ ہری گھاس لگی رہتے ہے اور کتنا ہی اوس گھاس کو  
کاٹو اسی وقت پھر وہ اوگ آتی ہے یہ سنکر اوس شخص کو بہت تعجب ہوا اور  
اوس نے اپنے محرر سے جوہندو تھا اس بارہ میں دریافت کیا وہ شخص ہمیشہ  
اس زمین کی تلاش میں رہا مگر اوسے سوائے چند بیٹھے پانی کے شفاف  
جھیروں کے اور کچھ نہیں دکھائی دیا ایک روز اوس کے برہمن کارکن نے ایک  
بڑے آدمی کو خواب میں دیکھا اوس بڑے نے کہا کہ میرا نام انشا سوامی ہے  
پھر اوس شخص سے کہا کہ سالک رام کی صورت اس پہاڑ کے فلاں مقام میں ہے  
اوس کو عالم پتی میں بیجا کر رکھنا چاہئے لیکن ہر سال دو مرتبہ وہ صورت پھر  
اوسی عمار میں ایک ایک ہفتہ کی مدت کے واسطے بیجا نا چاہئے اور انہیں  
دونوں ہفتوں میں وہاں پر جاتا رہی ہونی چاہئے۔

دوسرے روز عالم شاہ کو اس خواب کا حال بیان کیا گیا لیکن او سے  
اس کا اعتبار نہ کیا لیکن وہ اپنے برہمن محرر کے ساتھ اوس غار میں گیا اور  
تھوڑے ہی تلاش کے بعد او میں وغار اور سالک رام کی صورت لگئی اس کے بعد  
عالم شاہ نے اوس پتھر کو عالم پتی پہنچا دیا اور وہ گاؤں اوسی (عالم شاہ)  
کے نام سے مشہور ہو گیا عالم شاہ نے اس کے لئے ایک مندر بنایا حکم دیا اوسی

قریب ایک سجدہ لوگ کھتے ہیں کہ عالم شاہ وہیں دفن ہیں عالم ملی میں ہر سال ایک سیلا ہوا کرتا ہے اور یہ مقام عالیجناب نواب وقار الامرا بہادر کی جاگیرات میں سے ہے۔

ایک اور روایت یہ ہے کہ یہ دیول ایک مسلمان بادشاہ کا نکلا ہوا ہے یہ بادشاہ اس پہاڑ کے دامن کے نیچے فکار میں مشغول تھا شکار کرتے ہوئے وہ اتفاقاً اون جھروکے پاس پونچا جن کا اوپر ہم ذکر کر چکے ہیں اس نے اون جھروں کا پانی پیا اور اون میں ہنایا کیونکہ وہ گرمی اور شکار کے سبب سے خستہ ہو رہا تھا رات کو اس نے ایک بڈھا برہمن خواب میں دیکھا اس برہمن نے اون جھروں کا پانی نہ پیا کہ نہ کئے کئے اسے ملامت کی اور اسے یہ بتا دیا کہ اس پہاڑ کے فلاں غار میں ایک بت ہے تو وہاں جا اور اس کی پرستش کر اور اپنی خطا معاف کر دو اور دوسرے روز جو ہیں وہ بادشاہ صبح کو جاگا وہ اس دیول کی تلاش میں گیا اور جب اسے اس کا پتہ معلوم ہوا اس نے اپنے رفقاء سے کہہ کر چند برہمنوں کو بلایا اور اس وقت سے لوگ اس مقام کو بہت تبرک سمجھنے لگے گنگا درم سے روانہ ہوتے ہوئے موسیٰ ندی ملتی ہے جہاں موسیٰ ندی پر سے ریل گذرتی ہے وہاں پر پانچ دروں کا پل بنا ہے جس چڑھاؤ کا اوپر ذکر کیا گیا تھا یہاں سے اس کا اوتار شروع ہوتا ہے اور یہاں سے گولہ گڑھ تک جو (۸۰) میل کے نشان پر واقع ہے جو زمین ملتی ہے وہ کسی قدر ہموار ہے اور اس میں کاشتکاری بھی اچھی طرح ہوتی ہے۔



## گولہ گڑھ

یہ مقام کچھ مشہور نہیں ہے چند ہی سال گزرے کہ نواب ت جنگ  
بہادر کی درخواست پر یہاں اسٹیشن بنایا گیا۔

نواب صاحب موصوف اب قوت یاد والدولہ کے نام سے  
مشہور ہیں یہ صاحب حیدر آباد کے نہایت معزز اور نہایت قدیم اغویں  
ہیں اور یہ مقام انہیں کی جاگیر ہے اسٹیشن کے پاس ہے انکا ایک مکان  
بنا ہوا ہے جس کے چاروں طرف بہت بڑا باغ بنایا گیا ہے اور اس میں  
نہایت عمدہ اور کمیاب میوے کے درخت بوئے ہوئے ہیں نواب صاحب  
موصوف کو یہ مقام بہت پسند ہے اور اکثر یہاں آتے جاتے رہتے ہیں۔  
اور اب ریلوے کے ملازمین سے نہایت مہربانی اور دریادلی سے پیش آتے ہیں

## شکر پلی

اس کے بعد شکر پلی کا اسٹیشن آتا ہے یہ اسٹیشن واڑی سے مہیل  
کے فاصلہ پر ہے یہاں مسافروں کے ٹہرنے کا کمرہ بنا ہے یہاں کے قریب دھوار  
کے گانوں میں انسی بہت پیدا ہوتی ہے اور پیر و نجات کو بھی جاتی ہے  
جن لوگوں کو گندہ یا راجم پیٹھ کو جہاں سرکار عالی کے سرشتہ افزائش  
نسل چوپایہ کا اصطبل بنا ہے وہ جاتا ہو یہاں اوتز جاتے ہیں اور جن  
لوگوں کو بیدر جانا ہوا وہ لوگوں کو بھی اوتزنا مناسب ہے اس مقام پر  
دو گانوں ہیں ایک کا نام فستچور ہے دوسرے کا نام شکر پلی۔ آ کے یہ  
اسٹیشن فستچور ہی کے نام سے مشہور تھا۔

کنڈی شنکر پل کے شمال میں واقع ہے اور ان دونوں گائوں میں بس  
تیل کا فاصلہ ہے۔ مگر یہاں سے وہاں تک اچھی سڑک بنی ہوئی ہے  
کنڈی سرشتہ آبپاشی اور مہتمم تعمیرات ضلع کا مستقر ہے کنڈی میں ساغر بنگلہ  
بھی رہتا ہے اور وہاں ہندوؤں کا ایک بڑا دیول ہے جہاں ہر سال سیلا  
ہوا کرتا ہے اور اس میلہ میں بہت سے جاترے لوگ جایا کرتے ہیں اور  
ضلع کے تمام حکام کے موجود ہونے سے بڑی رونق ہوتی ہے۔

یہاں خرگوش - بیتتر - کوسے - اور کبھی کبھی ایک قسم کے فیل مرغ کا شکار  
قریب حواری کے جنگل میں بلجاتا ہے اور تالابوں میں بٹ اور چھا کا شکار لگتا ہے  
کنڈی کے شمال مغرب کی جانب پانچ میل کے فاصلہ پر راجم پیٹھ کا وہ  
مولی شی خانہ ہے جو سرشتہ افزائش نسل چوپایہ کے ماتحت - علیحباب  
نواب سالار جنگ بہادر اول مرحوم نے شہادۂ عالم میں یہاں قائم  
کیا تھا اور اس سرشتہ کو علی بن عبداللہ کے محول کیا اس مقام پر ایک مربع  
احاطہ میں چار طرف سے چار بڑے بڑے اصطل بنے ہوئے ہیں اور چھ بیٹ  
بڑا صحیح ہے جس میں کچھ بڑے چھوٹے جاتے ہیں یہاں بہت عمدہ ذات  
کے تیر اور مادہ گھوڑے ہیں بارہ تیرہ پچھڑے ہیں اور انگلستان کے  
تھوڑے مولی شی اور مرغیاں وغیرہ اور اس کا خراج میں ہزار روپیہ سالانہ  
ہے اس سرشتہ کے مہتمم صاحب کا بنگلہ ایک باغ میں بنا ہے اور اس  
باغ میں بہت عمدہ چھاڑ اور پھول کے درخت لگے ہیں۔

یہاں سے تھوڑی دور پر سنگاریڈی پیٹھ کی بتی واقع ہے اس کے  
چاروں طرف بہت اونچی مزیل جی ہے اور مزیل پہر میں برج بنے ہوئے  
ہیں اس بتی میں ہزار گہروں کے اور اس کی آبادی سات ہزار ہے یہ

ضلع میدک کا مستقر ہے اور قلعہ دار اور مددگار عدالت اور اور عہدہ دار یہاں رہتے ہیں کچھریاں اور عدالتیں قلعہ کے اندر ہیں اور جل خانہ مدد عدالت کے زیر نگرانی ہے اس جیل خانہ میں صفائی اور انتظام نہایت عمدہ ہے سابق کے مددگار عدالت حسن یا ور خاں نے اس قید خانہ میں شطرنجی اور پارچہ باقی کا کام جاری کیا اور جو شطرنجیاں اور پردے کھول اور کھڑا اس قید خانہ میں بنایا جاتا ہے وہ اچھا ہوتا ہے اور قیدیوں کے پینے کا کھڑا بھی قیدی لوگ بناتے ہیں اور یہی سبب ہے کہ اس قید خانہ کا خرچ کسی قدر نہیں کی آمدنی سے وصول ہو جاتا ہے۔

لوگ کہتے ہیں اس شہر کو ڈیڑھ سو برس آگے ایک ہندو راجہ نے جس کا نام سد ارشیوروی تھا بنایا اس کے ایک لڑکے کا نام جسے وہ بہت چاہتا تھا سنگاریڈی تھا اسی کے نام سے یہ شہر آباد کیا گیا لوگ کہتے ہیں کہ اس راجہ نے نواب نظام علی خاں بہادر مرحوم کے بہائی سے سازش کر کے کئی دفعہ چاہا کہ نظام علی خاں کو گدی سے اتار دوں اور ان کے بہائی کو گدی پر بٹا دوں لیکن کامیاب نہیں ہوا اور جب نظام علی خاں مرحوم کو یہ خبر ہوئی تو انہوں نے سنگاریڈی پیٹ کو فوج بھیج دی چند روز کے محاصرہ کے بعد راجہ بیدر کو ہرا گیا مگر وہاں پکڑا گیا جب وہ حیدر آباد میں پکڑ آیا تو جیشیوں کے حوالہ کیا گیا تاکہ اسے عذاب دیکر مار ڈالیں اور سنگاریڈی پیٹ بھی ضبط کر لیا گیا۔

حیدر آباد سے بیدر کو جانیکار استہ کنڈی کے گانوں سے ہو کر گزرتا ہے بیدر کنڈی سے شمال مغرب میں واقع ہے اور ان دونوں مقاموں میں ۵۴ میل کا فاصلہ ہے بیدر اپنی سطح زمین پر واقع ہے وہاں

آب و ہوا اچھی ہے اور سطح بحر کے بہ نسبت ۳۳۰ فٹ بلند ہے آگے یہ  
 سلاطین ہمنیہ کا دار السلطنت تھا ۱۵۶۷ء میں اورنگ زیب کی  
 فوج نے اس کا محاصرہ کیا اور ایک مہینے کی کشت و خون کے بعد اسے فتح  
 کیا اس شہر کی بناس ۱۵۷۷ء میں ہوئی ہے اس کے قلعہ کی فیصل کا تمام طول  
 عین میل ہے اور وہ بلند ۱۲۰ گز ہے اس کے گرد تین خندق تھیں جن کا  
 عرض ۲۵ گز تھا اور مین ۱۵ گز اس شہر کے متعلق جو حالات معلوم ہوئے ہیں  
 اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک مائے مین یہ بہت بڑا شہر تھا اس شہر کے متعلق  
 ایک شخص نے یہ حالات لکھے ہیں۔ چند ہی روز کے عرصہ میں گلبرگہ کے شمال  
 میں ایک نیا شہر بن گیا جو نہ فقط ہندوستان کے بلکہ دنیا بھر کے خوبصورت شہروں  
 میں سمجھا جاتا ہے سیکڑوں برس تک بید کی بڑی مسجد اپنی عظمت کے سبب  
 سے اور موتی مسجد جس کی دیواروں میں نگینہ اور صدف کے ٹکڑے لگے  
 ہوئے تھے مشہور تھے اور ہندوستان کے سیاح ان مسجدوں کو دیکھ کر  
 اس ملک کی دولت اور زرخیزی کی بڑی تعریف کیا کرتے تھے۔

سلاطین بیدر کے بنائے ہوئے مکانات مسجدیں باغ اور حمام اب باجا  
 ہو گئے ہیں۔ مگر اب ان کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ شہر لجاظ و موت  
 و رونق و آبادی بہت ہی بڑا تھا۔ سب سے زیادہ مشہور عمارت وہ مدرسہ ہے  
 جو محمد شاہ نے وزیر محمد گوان نے بنایا تھا۔ اس عمارت کا بہت بڑا حصہ  
 اورنگ زیب نے فتح کے بعد باروت کے اوڑنے سے گر گیا لیکن اب بھی چنڈر  
 باقی ہے اس کے دیکھنے سے اس کی عظمت و شان معلوم ہو جاتی ہے اس کی  
 دیواریں اور بعض حجرہ ابھی موجود ہیں اور ایک مینار وہی ابھی بجا ہے  
 یہ مینارہ ٹوٹنے سے زیادہ بلند ہے اور اس کے اوپر بزر اور زرد زمین ہیں

سفید حرفوں میں قرآن مجید کی آیتیں لکھیں ہیں اس کے حروف لہان میں  
 تین فٹ سے بھی زائد ہیں اس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عمارت  
 بڑی شان دار ہوگی سلاطین ہمینہ اور سلاطین بریدتناہی کی یادگاروں میں  
 سے یہ مقام ایک عمدہ یادگار ہے اور ان چیزوں کے دیکھنے سے تمام مباحوں  
 کو بڑا لطف حاصل ہوتا ہے۔ سرچرڈ ٹمپل بہادر سالہ ۱۸۶۱ء میں بیدر شریف  
 نے گئے تھے انہوں نے اس شہر کی بارے میں جب ذیل لکھا ہے۔ اس قلعہ  
 کے برجوں پر معلوم ہوتا ہے رنگ کیا ہوا تھا مگر وہ رنگ پرانے ہو جانے کے سبب  
 سے مدہم ہو گیا ہے یہ صبح صبح پتھر کے بنے ہوئے ہیں وہاں کے پہاڑ اسی پتھر  
 کے ہیں یہاں کے مسجد کی ساخت سے عظمت اور ثقاہت مترشح ہوتی ہے  
 اور یہ بات مخلول کی بنائی ہوئی مسجدوں میں نہیں پائی جاتی مخلول کے  
 زمانہ میں جو مسجدیں بنی ہیں ان میں صفائی اور خوبصورتی زیادہ ہے۔  
 یہاں کی عمارات میں مدرسہ کی عمارت نہایت خوبصورت ہے اس کے باہر کی  
 طرف دیواروں میں رنگین روغن دیا ہوا ہے اور اس میں پہول بونے  
 بنے ہوئے ہیں اب وہ روغن باقی نہیں ہے تاہم اب بھی اس قدر موجود ہے  
 کہ دیکھنے سے طبیعت خوش ہوتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان کے قدیم  
 عمارتوں میں سے جو اس وقت موجود ہیں یہ عمارت نہایت ہی عمدہ اور  
 بے مثل ہے بیدر کے آہٹ دروازے ہیں ان میں سے چار دروازے بند  
 کر دیے گئے ہیں فتح دروازہ میں ایک کتبہ لگا ہوا ہے جس پر فارسی میں  
 لکھا ہوا ہے اسے بیدر کے صوبہ دار نے سالہ ۱۸۶۱ء میں بنایا۔ شاہ گنج کا دروازہ  
 سالہ ۱۸۶۱ء میں بنایا گیا تھا۔ تل گھاٹ دروازہ سالہ ۱۸۶۱ء میں اور شہزادہ یعنی شہزادہ  
 جس کے پتھر کے ستون میں پتھر کو تراش کے پتھر کی صورتیں بنائی گئی ہیں سالہ ۱۸۶۱ء

میں بنایا گیا تھا۔ اس شہر کی قلعہ بند سی نہایت استحکام کے ساتھ کی گئی ہے اور یہی سبب ہے کہ وہ ابھی تک اچھی طرح موجود ہے شہر اور قلعہ کی دیواریں جن میں یہاں کی حفاظت کے لئے منڈیر بنی ہے انہیں دیکھنے سے حیرت پیدا ہوتی ہے برجوں پر جو نقادیں بکثرت ہیں بڑی بڑی توپیں رکھی ہیں یہ توپیں آسمانی رنگ کی دھماکی بنی ہوئی ہیں اور بہت چمکی ہیں۔ بعض توپوں پر بنائے والے کا نام کھدا ہوا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ اس توپ میں اس قدر باروت ڈالی جاتی ہے قلعہ کی تمام مہدم مکانات قاب کے بنے ہوئے ہیں رنگ محل سلاطین بیدر کے رہنے کا مکان تھا اس کو رنگ محل اس لئے کھتے تھے کہ اس کی بعض چیتوں میں رنگین کپڑے لگی ہوئی تھیں اس محل کے بعض حجر و کچی جگہ پر آگے ہندوؤں کا ایک دیول تھا قلعہ کے اوپر دارالضرب اور حمام سلخ خانہ علیہ کا انارخانہ اور کئی باروت خانہ کے کھنڈل ابھی تک موجود ہیں یہاں ایک کنواں دیڑھ سو فٹ گہرا ہے ایک اور قابل دید عمارت موتی مسجد ہے جس کا کھنڈل ایک قدیم محسراتے کے کھنڈل کے پاس ہے اپنے زمانہ میں یہ مسجد نہایت ہی خوبصورت ہوگی بید سے شمال مشرق کے طرف پانچ میل کے فاصلہ پر اون سلاطین بھمنیہ کے مقبرہ ہیں جو بیدر میں جان بحق تسلیم ہوئے۔ مغربی دروازہ کے پاس علی برید شاہ کا مقبرہ ہے جو وہاں کے مقبروں میں سب سے زیادہ عمدہ ہے یہ بہت اونچا ہے اور اس میں اندر کی طرف بہت اچھی گلکاری کی ہوئی ہے یہاں دس مقبرہ ہیں علی برید شاہ کے مقبرہ کے سوائے باقی سب مقبرہ گول کٹھ کے مقبروں کی طرح مستطیل چوڑوں پر بنے ہوئے ہیں اون مقبروں پر بڑے بڑے گنبد ہیں احمد شاہ کا گنبد سب سے بڑا ہے یہ دھمی بادشاہ ہے جس نے

۱۲۲۲ء میں اپنا دار السلطنت گلبرگہ سے بیدر کو منتقل کیا یہ مقبرہ خود اوسی کا بنایا ہوا ہے اور اس مقبرہ پر فارسی ایک شعر لکھا ہے ۔ بیدر بیدری کام کے لئے بہت مشہور ہے یہ برتن مرکب دہات کے بنے ہوئے ہوتے ہیں جن میں تانبہ سیسا ۔ قلعی اور جہت ترکیب ہوتا ہے اس سے نہایت خوبصورت گلکاری کئے ہوئے برتن اور اور چیزیں بنائی جاتی ہیں ان میں چاندی کے نقش کئے ہوتے ہیں بعض بیدری برتن پر سونے کا کام بھی ہوتا ہے اکثر کر کے کٹورے ۔ حقے ۔ تہاباں وغیرہ بنائی جاتی ہیں لوگوں نے اس قسم کے بہت سے برتن انگلستان کو بھیجے ہیں اور ۱۸۷۵ء میں جبکہ علیجناب پرنس آف ویلزدام اقبالہ ہندوستان میں تشریف لائے تھے بیدری کام کی بہت سی چیزیں تحفہ کے طور پر انہیں نذر کی گئیں

## سنگم پلی

پہر سنگم پلی کا اسٹیشن آتا ہے یہ واڑی سے ایجو میل کے فاصلہ پر ہے یہاں اٹھرنے کا کمرہ بنا ہوا ہے اور اس پاس کے جنگل میں خوش اور تیز کا شکار ملتا ہے اور تالابوں میں بٹ اور چا بکثرت ملتی ہیں ۔ سنگم پلی کے شمال مغرب کی جانب پانچ میل کے فاصلہ پر پٹن چرو واقع ہے حیدر آباد سے جو ملک اورنگ آباد کے جانے کے لئے بنی ہے وہ پٹن چرو سے ہو کر جاتی ہے یہ سب اچھا اور صحت بخش مقام ہے یہاں بڑے بڑے پرانے درخت چاروں طرف دکھائی دیتے ہیں یہاں کچھ ایسا چھوٹا سا گاؤں نہیں ہے مسافروں کے لیے یہاں مسافر سنگمہ بنتا ہے اسپتال بھی ہے اور جناب بیدر سراج الحسن صاحب یعنی صوبہ

کے نہایت خلیق اور ہر دل عزیز اور مہمان نواز صوبہ صاحب کا مستقر بھی یہی مقام ہے۔ صوبہ صاحب کے بنگلہ میں ایک باغ لگا ہوا ہے۔ جس میں میوے درخت اور خوبصورت جھاڑیاں اور پھول کے درخت افراط سے موجود ہیں یہ بنگلہ سابق میں عالیجناب لوآپ لار جنگ بہادر مرحوم کی الماک میں سے تھا۔

لوگ کہتے ہیں کہ چند صدیوں پیشہ پین چروہیت بڑا شہر تھا اس نون میں بیکل۔ ہاتھی اور سیوا کی سنگلیں تصویریں زمین میں گڑی ہوئی موجود ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سابق میں یہاں ہندوؤں کا پڑا شہر تھا۔ جن مذہب کی مورتیں پتھر کی بڑی بڑی اترائے ہوئیں یہاں موجود ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مقام قدیم سے آباد تھا صوبہ صاحب کے بنگلہ کے تھوڑے ہی فاصلہ پر ایک پتھر زمین میں گڑھا ہوا کھڑا ہے اور اس میں قدیم کنٹری زبان میں کچھ عبارت کندہ ہے یہاں ایک سلمان بزرگ کا مزار بھی ہے لوگ کہتے ہیں کہ ایک ہندو راجہ سے اور اون بزرگ سے کچھ مذہبی ٹکرا ہوئی راجہ نے اون کو مرفا ڈانا اور لوگوں کا عقیدہ ہے کہ انہیں بزرگ کی بددعا سے راجہ کی ریاست برباد ہو گئی اور جن مذہب کا فروغ ہوا۔ لوگ کہتے ہیں کہ پٹن چروہ کے اون مقامات میں جو بلندی پر واقع ہیں زمین کے نیچے قدیم زمانے کے بہت سے مندر اور تہخانہ موجود ہیں آثار قدیم کے تلاش کرنے والوں کو یہاں کھنڈرات کے کھودنے کا اچھا موقع ہے اگر ایسا کیا جائے تو غالباً اس بستی کے متعلق بعض حالات اچھی طرح معلوم ہونگے یہاں اپنی فصل میں بٹھ اور چھا کا شکار بکثرت ملتا ہے۔



لنگم پٹی سے روانہ ہونے ہوئے چاروں طرف ویرانہ اور پیارڈ دکھائی  
 دیتے شروع ہوتے ہیں اور ریل چھوٹے چھوٹے اور بڑے بڑے پتھروں  
 کے ٹکڑوں میں سے گذرتی شروع ہوتی ہے یہ پتھر تلے اور عجیب طور  
 سے رکھے ہوئے نظر آتے ہیں یہ کیفیت حسین ساگر کے جنگل تک اجو  
 واڑی سے ۱۱۱ میل کے فاصلہ پر واقع ہے نظر آتی ہے اس  
 قطعہ زمین کو دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا ایک سخت طوفان  
 یہاں کی مٹی بہکائی ہے اور پتھر رچھے ہیں۔ حیدر آباد کا شہر انہیں پتھروں  
 اور جنگل کے حدود سے گہرا ہوا ہے اور یہی سبب ہے کہ غنیم کو یہاں رسد  
 وغیرہ بہم پہنچانے میں بہت وقت ہوتی ہے اور اسی وجہ سے مرہٹے  
 باوجود یکہ کئی مرتبہ وہ اس شہر پر حملہ آور ہوئے مگر کبھی کامیاب نہ ہوئے

## حسین ساگر کا تالاب

اس تالاب کا گہیرا ۱۱۱ میل ہے ریل کی سڑک اس کے کنارے پر  
 سے گذرتی ہے اس تالاب کے ایک کنارے پر ریل کی سڑک کے  
 مقابل بند بنا ہوا ہے جس کے اوپر ایک سڑک بنی ہوئی ہے اس  
 سڑک پر سے شہر اور چادر گھاٹ سے سکندر آباد جانے کا راستہ ہے  
 کہتے ہیں کہ اس تالاب کا بند کٹا ابراہیم قطب شاہ نے سوہویں صدی  
 میں بنایا تھا۔ اس تالاب میں موسیٰ ندی کے ایک نالے سے پانی آتا  
 ہے یہ نالہ ۳۶ میل لمبا ہے اس تالاب میں حیدر آباد کلب کے کئی  
 کشتیاں ربادی اور کینے کی (پڑی ہوئی ہیں اور پیڈی میڈ کے نام کا  
 ایک چھوٹا سا دخانی جہاز بھی ہے یہ جہاز عالیجناب سمسال امر آباد درجہ

نے لشکر کے فوجی عہدہ داروں کو دے ڈالا تھا اور اب وہ سرچر ڈامیڈ  
سابق کے ریڈیٹ بھادر کی بی بی کے نام سے نامزد ہے اس تالاب  
کے نیچے کی طرف دھوبی کپڑے دھوتے ہیں اور کچھ کاشتکاری بھی ہوتی  
ہے اسی طرف کپڑا بننے کی کل برت کی کل اور منگور کی کمپیریل  
رکویلو، بنائیکا کارخانہ ہے۔

اس تالاب سے شہر اور بیرون بلدہ اور کوٹھی کے علاقہ میں لوہ  
کے ذریعہ سے پانی پہنچایا جاتا ہے۔ پانی درمکل کے دیمنگ انجن کے  
ذریعہ سے کھینچ کر اور مخزنوں اور حوضوں میں سے چنگر اور صاف ہو کر  
آتا ہے یہ مخزن اور حوض انبارخانہ سرشتہ تعمیرات سرکار عالی کے  
پاس علمی اصول پر بنائے گئے ہیں تالاب کے پاس ہی سکندر آباد  
کی سڑک پر شاہ پور واڑی واقع ہے یہ کوٹھی شاہ پور جی ایڈل جی  
چینیائی نے بنوائی ہے اور وہ اس کوٹھی کو رفاہ عام کے اغراض سے  
عاریت دینے میں کبھی دریغ نہیں کرتے یہاں پر ریل کی دو شاخیں  
ہو جاتی ہیں ایک شاخ بلدہ کو جاتی ہے اور دوسری شاخ سکندر آباد  
کے لشکر گاہ کو ان دونوں شاخوں میں بھی دچند سو گز کی ایک چھوٹی  
سی آہنی سڑک بنی ہے اسی سبب سے اس جگہ پر ایک چھوٹا سا قطعہ  
مثلث کی شکل کا تینوں طرف سے ریلوں سے گھرا ہے یوں تو معمول  
یہ ہے کہ جو گاڑی واڑی سے آتی ہے وہ پہلے بلدہ کو جاتی ہے کیونکہ  
وہاں کے اسٹیشن پر تجارتی سامان کے درآمد و برآمد بکثرت ہوتی ہے  
اور پھر بلدہ سے لشکر کو جاتی ہے مگر اگر ضرورت آپڑے تو یہی ممکن  
ہے کہ واڑی کی گاڑی سیدھی لشکر کو چلی جائے۔ تالاب جنوبی

کنارے پر اعلیٰ حضرت ہند گانگائی دام ظلہ العالی کا نیا مکان تیار ہوا ہے یہ بہت بڑا وسیع مکان ہے۔ اور اس کے چاروں طرف فصیل بنی ہوئی ہے۔

## جید آباد

پہر حیدر آباد کا اسٹیشن آتا ہے یہ اسٹیشن واڑی سے ۱۱ میل کے فاصلہ پر ہے یہ اسٹیشن بہت بڑا ہے اور شاندار بنا ہے اسکی بناوٹ مشرقی وضع کی ہے مگر یہ صاف ظاہر ہے کہ یہ اسٹیشن ہر نوع سے بموقع ہے اول یہ کہ تجارت اور خرید و فروخت کا کوئی مستقر اسٹیشن کے قریب نہیں ہے دوسرے یہ کہ اسٹیشن سے شہر تک دو میل کا فاصلہ ہے۔ اسٹیشن پر بہت عمدہ اور خوبصورت جھاڑ اور پھول کے درخت لگے ہیں یہاں تک اسٹیشن ماسٹر کا نام ماسٹر شاہ ہے یہ صاحب ہر ایک سے بڑے اخلاق سے پیش آتے ہیں۔ اسٹیشن سے ۱۰ امانٹ کی راہ پر مسافر بنگلہ بنا ہے۔ اور اسٹیشن کے پاس ہے۔ ویسی مسافروں کے لئے مرای بنی ہے اسٹیشن کے پاس ہے کالی پہاڑی اور سخی پہاڑیاں واقع ہیں کالی پہاڑی کو قطب شاہوں کے زمانہ میں نوبت پہاڑ کھتے تھے اور اس کے اوپر چڑھ کے دیکھنے سے چاروں طرف کی عمدہ سیر نظر آتی ہے اور سخی پہاڑیوں سے روسا اور بڑے بڑے حکام کی توپوں کی سلامی چوڑی جاتی ہے باغ عامہ اور نیر چادر گھاٹ (یعنی بیرون بلدہ) کی آبادی اسٹیشن کے نزدیک ہی واقع ہے جنوبی ہندوستان بہر میں یہاں کا باغ عامہ سب سے عمدہ اور خوش وضع باغ سمجھا جاتا ہے اور یہ باغ عالیجناب

نواب سرسالا جنگ بہادر اول مرحوم کا بنوایا ہوا ہے اس کے گرد بڑی اونچی اور خوبصورت دیوار بنی ہوئی ہے اور اس میں بہت عمدہ اور اونچے دو پہاڑوں کی سی دو اونچے پہاڑوں کی عمارت کے وضع کی گئی ہوئی ہیں اس باغ میں علاوہ بہت سے خوبصورت اور کیا بہ جھاڑوں اور پھولوں کے لال ٹینس کھیلنے کا میدان بنیڈ باجے کا چبوترہ اور دارا کیونات بھی بنایا ہوا ہے بنیڈ باجہتہ میں دو دفعہ بجتا ہے اس باغ میں عمدہ عمدہ روشیں اور سڑکیں بنی ہوئی ہیں اور بہت لوگ بلا خصوصیت قومی یہاں سیر کو آتے ہیں باغ کے وسط میں لوہے کا ایک بنگلہ بنا ہوا ہے اور اس لوہے کے بنگلے کے دونوں طرف چھوٹے چھوٹے تالاب بنے ہیں جن میں مچھلیاں بہت موجود ہیں اس باغ کے مٹم کا نام مٹر کارنس ہے یہ بڑے ہر دل عزیز اور بہت ذی اخلاق ہیں لوگوں سے بڑی توجہ سے پیش آتے ہیں یہاں عمدہ ترکاریاں اور پھول ہر وقت با فراطل سکتے ہیں۔

پیرون بلدہ دینے چادر گھاٹ کی آبادی اسٹیشن کے پاس ہی سے شروع ہو جاتی ہے یہ مقام گذشتہ ۳۵ سال میں آباد ہوا چادر گھاٹ کا نام اس گھاٹ یا بند کے نام سے مشہور ہے جو کوٹھی کی پشت پر موسی ندی میں پانی کے روکنے کے لئے پتھر اور چونے کا بنایا گیا ہے اور جب ندی میں پانی زیادہ آتا ہے تو اس بند گھاٹ پر سے پانی کی چادر گرتی ہوئی دکھائی دیتی ہے سرکار عالی کی یورپین یورپی اور ویسی عمدہ داروں کے مکانات اور بنگلے پیرون بلدہ دینے چادر گھاٹ میں واقع ہیں ان میں سے بعضوں کے مکانات بڑے عالیشان ہیں اور

اس مقام پر کئی گرجی مدرسے اور انجمن واقع ہیں۔

سینٹ جیارج کا گرجا بہت خوش وضع بنا ہوا ہے اس میں ۳۰۰ آدمی بیٹھ سکتے ہیں یہ ۱۸۶۵ء میں چندہ سے بنایا گیا تھا اور اس زمانہ کے صاحب عالی شان یعنی سر جارج پول صاحب بہادر نے خود چندہ میں شریک ہو کر اسکی اعانت کی حال کے پادری صاحب کا نام فٹنریٹ رک صاحب ہے۔ یہ صاحب مدت سے اس گرجے میں ہیں۔ گرجے کے پاس ہی عیسائیوں کا ایک چھوٹا سا قبرستان ہے مگر اب اس میں کوئی نہیں دفن کیا جاتا۔ اس میں چادر گھاٹ کے بعض قدیم باشندوں کی قبریں موجود ہیں منجملہ اور قبروں کے ولیم پامر صاحب کی بھی قبر ہے یہ اپنے زمانہ میں پامر یا دشاہ کے نام سے مشہور تھے یہ وہی صاحب ہیں جنھوں نے اس زمانہ میں یہاں ایک بینک قائم کیا تھا اون کی قبر پر عجیب مضمون کا کتبہ لگا ہوا ہے ہم اوس کو ناظرین کے ملاحظہ کے لئے من اولہ الی آخرہ پیش کرتے ہیں اس مزار میں ولیم پامر صاحب دفن ہیں جنھوں نے ۲۰ نومبر ۱۸۶۷ء میں ۷۸ برس کی عمر میں انتقال کیا وہ تقریباً ۷۰ برس حیدرآباد میں رہے اون کی شہرت نے سب واقف تھے اور اونکی یادگار کے لئے کسی چیز کی ضرورت نہیں لیکن اون کی یہ بہت خواہش تھی کہ اون کی بی بی ہسٹر پامر نے جو اچھا سلوک اون سے کیا اور کئی یادگار صفحہ روزگار پر باقی رہے اسی غرض سے اونہوں نے اپنے بستر مرگ پر بہت تاکید سے اس بارہ میں وصیت کی اور کھامیری قبر کے کتبہ پر حسب ذیل عبارت منقوش کی جائے۔

عمر کے آخری بیس برس تک مسافہ مذکورہ نے میرا بہت ساتھ دیا حالانکہ

اس آخری بیس سال میں میں بہت پریشان حال اور مفلوک تھا تاہم میری علالت کے زمانہ میں جو عرصہ دراز تک رہی وہ میری تشفی اور بیمار داری میں مصروف رہی اور حالانکہ میں بالکل مفلک تھا مگر اس نے اپنی ذاتی جائیداد خرچ کر کے مجھے بہت آرام سے رکھا اور اپنے پوتوں کی تعلیم میں بھی اپنا ذاتی روپیہ خرچ کیا حالانکہ وہ اس کے بطن سے نہ تھے اور ابھی تک اونکی تربیت میں وہ اسی طرح مصروف ہیں جیسے کہ کوئی اپنے پیٹ کے بچوں کی تربیت میں مصروف ہوتا ہے۔ خداوند عالم اوپر اور اونکے پوتوں پر اور ہم سب پر رحم کرے۔ فرقہ رومن کہتو لکھ کا گرجہ دو منزلی ہے یہ بہت اونچے مقام پر بنا ہوا اور اس پر سے بڑی دور تک کی سیر نظر آتی ہے یہ رومن کہتو لکھ کے مشن کا صدر مقام ہے۔ یادری ڈاکٹر کپروٹی صاحب اس مشن کے مشیر اور پیشوا ہیں اس گرجے کے متعلق ایک مدرسہ ہے اور یادری صاحب مدوح باعانت چند اور یادریوں کے گرجے اور مدرسہ کا کام چلاتے ہیں علاوہ ان دو گرجوں کے چند اور بھی چھوٹے چھوٹے گرجے ہیں۔

اسٹیشن سے مشرق کی جانب اپامیل کے فاصلہ پر ریزیڈنسی یعنی جناب صاحب عالیتناں ہاؤس کی کوٹھی واقع ہے حال کے ریزیڈنٹ آنریبل لفٹنٹ کرنل ٹی ایچ کیڈ اسکوئر۔ یہ کوٹھی ایک بڑی وسیع رقبہ میں بنی ہوئی ہے اور

اوس میں بڑے سایہ دار درخت اور باغ آروشین بنی ہوئی ہیں اور وہ علاقہ میں بنائی گئی تھی اس کوٹھی کے ملاقات اور بیٹھنے کے کمروں میں نہایت عمدہ آرائش کے سامان مثل کرسی۔ کچر۔ آئینے

وغیرہ موجود ہیں۔ اور اس سامان کے متعلق ایک عجیب بات یہ ہے کہ سابق میں یہ سب سامان انگلستان کے مشہور پادشاہ جیارج چہارم کا تھا۔ ایسٹ انڈیا کمپنی نے یہ سامان شاہ مدوح سے جس وقت کہ وہ بھی تخت نشین نہیں ہوئے تھے خرید کر کے اس کو ٹھی میں رکھنے کے لئے یہاں بھیجا یا۔ اس کے پہاٹکو پیراب قلعہ بندی ہوئی ہے اور جو پیر تو بیس چڑھائی ہوئی ہیں۔

بشیر باغ عالیجناب نواب سر آسمان جاہ بہادر کا باغ ہے یہ سکندر آباد کی سڑک پر اور حسین شاہ کے تالاب کے پاس واقع ہے اس میں ایک کوٹھی بنی ہوئی ہے اس کوٹھی میں نہایت عمدہ عمدہ سامان موجود ہیں اس میں ایک ٹھیکر بھی بنا ہے جس زمانہ میں کہ شاہزادہ عالیجناب والا تبار ڈیوک آف کنٹ اور علیا کرمہ ڈیوڈ کنٹ اور عالیجناب پرنس البرٹ ویکٹر بلدہ میں تشریف فرما ہوئے تھے تو اسی باغ میں فروکش ہوئے اس باغ کے پہاٹک پر پہونچتے ہی نہایت عمدہ باغ اور روشنی پر نظر پڑتی ہے۔

صاحب عالیستان بہادر کی کوٹھی سے جنوب مشرق کی جانب کیلی کے فاصلہ سے موٹھی ندی کے دہنے کنارے پر حیدر آباد کا مشہور واقعہ ہے اس ندی پر شہر میں جانے کے لئے چار پل بنے ہوئے ہیں۔ پہلا پل الفنسٹیج چادر گھاٹ کا پل کہلاتا ہے یہ کرنل الفنسٹ صاحب مرحوم کے نام سے مشہور ہے ۱۸۳۱ء میں نواب ناصر الدولہ بہادر مرحوم و مغفور کے عہد میں کرنل صاحب مدوح کی نگرانی میں یہ پل بنایا گیا تھا۔ دوسرا پل افضل برج دینا پل کہلاتا ہے یہ پل عالیجناب نواب سالار جنگ بہادر

اول مرحوم کے حکم سے نواب افضل الدولہ بہادر مرحوم کے عہد میں بنایا گیا تھا۔ تیسرا بی جو پیر انیل کہلاتا ہے ۱۵۹۳ء میں محمد قلی قطب شاہ نے بنایا تھا۔ چوتھا مسلم پل۔

حیدر آباد ایسا مشہور ہے کہ اس کے بیان کرنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ ہاں اتنا لکھنا ضرور ہے کہ اس شہر کو ۱۵۹۳ء میں محمد قلی قطب شاہ نے جو خاندان قطب شاہیہ کا چوتھا پادشاہ تھا آباد کیا اس پادشاہ کا دارالسلطنت گول کنڈہ تھا۔ حیدر آباد میں بہت سی قدیم اور قابل یاد عمارتیں موجود ہیں ان میں سے بعضوں کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔ ملازمان اعلیٰ حضرت بندرگان عالی و ام خطہ العالی کے رہنے کے دو محل سرائیں بہت مشہور ہیں ایک کا نام پیرانی حویلی ہے۔ دوسرے کا نام چوملہ۔ ان دونوں ڈیوڑیوں میں نہایت عالیشان مکانات بنے ہوئے ہیں دونوں مکاناتوں میں چاروں طرف بڑی بڑی اونچی دیواریں بنی ہیں سب مکانات شاہانہ آرائش سے آراستہ ہیں آرائش کی چیزوں میں زیادہ تر زرد رنگ دکھلائی دیتا ہے اور زرد رنگ پانچویں شاہی علامت ہے اعلیٰ حضرت مروج انگریزی سمجھتے ہیں اور انگریزی میں گفتگو بھی کر سکتے ہیں اور جس کمرہ میں باریابی ہوتی ہے وہ نہایت ہی خوب طور سے بجا ہوا ہے۔

عالیجناب نواب سالار جنگ مختار الملک بہادر مرحوم کی دیوڑی دلی دروازہ کے قریب ندی کے پاس ہی واقع ہے اس کے آئینہ خانے اور کمروں میں نہایت ہی جہت انگیز سامان اور اسباب موجود ہے اور سابق کے ریڈنیٹوں کی اور اور شاہی کی تصویریں بھی رکھی ہیں



عالمینجا اب نواب سر آسماں جاہ بہادر کا خانہ باغ شہر میں ہے جناب مدوح تمام اعزہ اور امر کی پسین دعوت دیتے ہیں یہ مکان اور جناب مدوح کا سرور نگر والا مکان نہایت ہی خوب سجا ہوا ہے چار مینارہ یہ عجیب نذر عمارت ہے اور وسط شہر میں واقع ہے اور یہاں سے چاروں طرف چار سڑکیں بنی ہوئی ہیں یہ عمارت ۱۸۰ فٹ بلند ہے اس عمارت کو محمد قلی قطب شاہ نے ۱۵۹۵ء میں بنایا تھا چونکہ اس کے اوپر سے اعلیٰ حضرت کے چوٹیلے کا سامنا ہے اسلئے کوئی نہیں جاتا۔ مکہ مسجد۔ جنوبی ہند کی بڑی بڑی مسجدوں میں سے یہ بھی ایک بہت بڑی مسجد ہے ۵۰ فٹ بلند ہے اس میں دو دو بڑے بڑے گنبد دار مینارہ ہیں جو زمین سے ۷۰ فٹ بلند ہیں اس مسجد کی تعمیر عبداللہ قطب شاہ نے سترہویں صدی کے آخر میں شروع کی تھی اور تکمیل نے اس کی تکمیل کی سابق کی اکثر نظاموں اور ان کے اعزاء و اقربا کی قبریں یہاں بنی ہوئی ہیں۔

جہاں نما۔ یہ مقام شہر کے جنوب مغرب کی طرف واقع ہے یہاں عالمینجا اب نواب سر آسماں جاہ بہادر کا ایک نہایت ہی عمدہ باغ اور کوٹھی بنی ہے یہ کوٹھی اور مکان نہایت آراستہ اور سچے ہوئے ہیں اور ان میں نہایت ہی نادر و نادر چیزیں اور تعجب انگیز کھلونے رکھے ہوئے ہیں۔ فلک نما۔ یہ مکان عالمینجا اب نواب وقار الامرا بہادر کا بنوایا ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ لوگوں نے جہاں نما کے مقابل پر اس کا نام فلک نما رکھا ہے اور یقیناً عالمینجا اب مدوح کو جہاں نما کے نام کا مقابلہ کرنا مرکوز خاطر نہ تھا یہ مکان دو منزلی ہے اور ایک چھوٹی سی

بہار می پر جو ۱۰۰ فٹ بلند ہے بنا ہوا ہے اور اس کے اوپر چڑھ کے  
دیکھنے سے شہر اور اطراف شہر کی اچھی سیر دکھائی دیتی ہے یہ مکان  
بال کرشن اور کریم جی گتہ داروں کا بنایا ہوا ہے اس کے بنانے میں  
قریب بیس لاکھ روپیہ کے خرچ ہوا اور اس سے مٹر بال نے جو ملک  
اٹمانی کا آرائش ساز تھا آراستہ کیا ہے اس مکان کے بڑے بڑے  
کمروں میں نہایت ہی عمدہ قالین بچھے ہیں اس کا فریخ نہایت ہی  
عمدہ ہے اور کوٹھی کے پاس نہایت ہی عمدہ باغ بنایا ہے جس کی  
روشیں نہایت ہی آراستہ ہیں اس باغ کا اہتمام ایک شخص مسی  
مٹر ولیم سن کے محول ہے۔

میر عالم کا تالاب - یہ تالاب اوہیں میر عالم مرحوم کا بنایا ہوا ہے  
جو کسی زمانہ میں یہاں کے مدار المہام تھے اور جن کو ۱۹۹۷ء میں اس  
زمانہ کے نظام ٹیپو سلطان کے مقابلہ پر کنٹن جنٹ کی فوج لیکر بھیجا تھا  
کھتے ہیں کہ جب سرنگ پٹم فتح ہوا میر عالم کے حصہ میں بھی ملک مفتوحہ کی  
لوٹ میں سے کچھ روپیہ آیا میر موصوف نے اس روپیہ میں سے آٹھ لاکھ  
روپیہ کے خرچ سے یہ تالاب بنایا۔ میر عالم مرحوم عالیجناب نواب  
سرسالار جنگ بہادر اول مغفور کے پردادا تھے یہ تالاب گہر میں  
آٹھ میل ہے اس تالاب کا بند جو طول میں پون سیل ہے فرامشی انجنیرون  
نے بنایا تھا۔ اس تالاب میں چھوٹے سے تین دھانی کشتیاں ہیں۔ ایک کا  
نام سالار جنگ ہے۔ کبھی کبھی عالیجناب نواب سرسالار جنگ مرحوم  
نے اس تالاب میں چٹروائے تھے۔ اس تالاب کی سیر میں ایک دن بڑی  
خوشی سے گزر جاتا ہے۔ اس تالاب کی مغرب کی طرف بہت خوبصورت

کھاڑیاں ہیں اور ایک چوٹا سا جزیرہ بھی ہے جس میں بہت درخت لگے ہیں۔ اس جزیرہ میں ایک ٹیلہ پر ایک مسلمان بزرگ کا مزار ہے ان بزرگ کا نام محبوب علی تھا ان کا مقبرہ نہایت ہی خوبصورت بنا ہوا ہے اور اس ٹیلہ پر سے عمدہ سیر نظر آتی ہے اس مقبرہ کے باہر کے پہاڑ پر فارسی شعر لکھے ہوئے ہیں دہنے ہاتھ کی طرف ایک اور دروازہ پر شعر لکھا ہے۔

گول کنڈ اور بالا حصار بذیہ مشہور قلعہ اور حصار جو حیدر آباد کے مغرب کی طرف پانچ میل کے فاصلہ پر واقع ہے نہایت ہی قابل دیکھنے کے ہے اس کا بالا حصار ایک مخروطی شکل کی پہاڑی کے اوپر جو ۲۵ فٹ بلند ہے بنایا گیا ہے آگے لوگ سمجھتے تھے کہ اس قلعہ کو کوئی نہیں فتح کر سکا۔ اس قلعہ کے بنانے والے نے بنانے کے وقت تمام اون ٹیلوں اور چٹانوں سے جو وہاں قدرتی طور سے موجود ہیں بہت ہی فائدہ اٹھایا ہے جس سے اس کی ہوشیاری اور کاریگری بخوبی ثابت ہوتی ہے، اس قلعہ میں استحکامات کے لئے دیواریں بنی ہوئی ہیں اور اونکی قدامت کو نظر کر کے یہ کہنا چاہئے کہ ابھی تک حکم اور مضبوط ہیں۔ بغیر اجازت کے کوئی شخص قلعہ کے اندر نہیں جاسکتا۔

قلعہ دار صاحب سے اجازت حاصل کر کے جاسکتے ہیں۔

اس قلعہ میں گولکنڈہ کی جمعیت رہتی ہے اس کے پایہ بہت ہی اچھے اور بہت آراستہ ہیں۔ اس جمعیت کو نواب مدو ح نے درست اور آراستہ کیا ہے بالا حصار کے اوپر سے بلکہ حیدر آباد اور حیدر آباد

اچھی سیر نظر آتی ہے قلعہ کے اندر کی بستی اب اوجاڑ ہو گئی ہے۔ لیکن  
 سیاحوں کے دیکھنے کے لئے یہاں اور بہت چیزیں موجود ہیں۔ یہ مقام  
 قطب شاہی بادشاہوں کا دار السلطنت تھا اس خاندان کے آخر  
 بادشاہ کا نام ابوالحسن تانا شاہ تھا ۱۵۷۷ء میں اورنگ زیب نے  
 گول کنڈہ پر لشکر کشی کی اور مدت تک اس کا محاصرہ کیا آخر کو  
 اورنگ زیب نے ابوالحسن کا ملک چھین لیا اس قلعہ کے شمال مشرق  
 کی طرف قریب ۶۰۰ گز کے فاصلہ سے قطب شاہی بادشاہوں کے  
 مقبرہ بنے ہوئے ہیں قطب شاہی بادشاہوں نے پونے دو سو برس  
 تک گول کنڈہ میں بادشاہت کی امتد اوزمانہ کے سب سے ان  
 مقبروں میں سے اکثر مقبرے کہتے معلوم ہوتے ہیں۔ بعض غیر محتاط سیاح  
 یہاں کے روغنی رنگین اینٹیں وغیرہ اٹھا کر لے گئے ہیں ورنہ یہ مقبرہ  
 جنوبی ہندوستان کے تمام اور مسلمانی مقبروں کی بہ نسبت کہیں عمدہ  
 ہیں ان مقبروں میں سے محمد قلی قطب شاہ اور سلطان عبداللہ کا  
 مقبرہ نہایت ہی عمدہ ہے محمد قلی قطب شاہ نے ۱۵۲۵ء میں انتقال  
 کیا اور سلطان عبداللہ قطب شاہ ۱۵۷۷ء میں فوت ہوئے محمد قلی قطب  
 مقبرہ زمین سے ۸۰ فٹ بلند ہے اور خود گنبد بلندی میں ۶۰ فٹ ہے  
 سلطان عبداللہ قطب شاہ کا مقبرہ بھی بہت بڑا ہے۔ اس میں عمدہ  
 سنگ تراشی اور نقاشی کا کام بنا ہے اور اس کے چبوتروں کے  
 کونوں پر چھوٹے چھوٹے منارہ بھی بنے ہیں۔

ملک چھکی گھوڑ دوڑ کا میدان وغیرہ حیدرآباد کے مشرق  
 کی طرف ہے ملک پیچھ کے پاس گھوڑ دوڑ کا بنگلہ بنا ہوا ہے

یہاں ہر سال نو سہر کے عینے میں گھوڑ دوڑ ہوتی تھی اور  
 اس گھوڑ دوڑ کے لئے ہندوستان کے تمام صوبہ جات سے لوگ آتے  
 تھے۔ یہ لوگ گھوڑ دوڑ (۵ یا ۶) روز ہوتی تھی اور ان سب شرطوں  
 میں قریب ۱۵۰۰ روپیہ کے بازی لگائی جاتی تھی خاص اعلیٰ حضرت  
 ہندگان عالی عقراں مکان کا عطیہ (کاسہ طلا) یا پتھر اور وہیہ کا ہوتا  
 تھا شکار دوست ناظرین کی آگاہی کے واسطے یہ کہنا ضرور ہے کہ  
 موسیٰ ندی سے حیدرآباد کے مشرق اور جنوب کی طرف بارہ میل  
 کے فاصلہ تک بلا حصول پروانے کے کوئی شخص شکار نہیں کر سکتا کیونکہ  
 یہ مقام خود حضرت ہندگان عالی کے شکار کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔  
 چونکہ حیدرآباد کے آگے ریل نہیں گئی ہے اسلئے ریل گاڑی پر  
 حسین ساگر جنگش پر آجاتی ہے اور اس تالاب کے شمالی کنارے پر  
 سے گذرتی ہوئی سکندر آباد حسین ساگر کو چلی جاتی ہے یہ مقام ریل  
 سے (۱۲) میل کے فاصلہ پر ہے یہاں کے اسٹیشن کی عمارت بھی مستحکم  
 اور کسی قدر شاندار ہے دروازہ پر کے برآمدہ میں پتھر کے خوبصورت  
 اوریت اونچے اونچے چارستون لگے ہیں اس اسٹیشن پر مسافروں  
 کے ٹہرنے کے کمرے بنے ہیں اور چوتراہ پر چوٹا سا باغ بنا ہوا ہے۔  
 مسٹر ویس صاحب یہاں کے اسٹیشن ٹاسٹر ہیں اور جنہیں اون سے  
 کچھ پوچھنا یا دریافت کرنا ہو اون سے بکثادہ پیشانی پیش آتے ہیں۔  
 یہاں ریل کے انجنروں اور انجن اور گاڑیوں کے کارخانے اور  
 انبار خانے ہیں اور ایک ہسپتال اور کتب خانہ بھی ہے اس کے احاطہ  
 میں ریل کے کئی عہدہ داروں کے بنگلہ بھی ہیں۔ چونکہ ملک سرکار عالی کا

ریل کا یہ مستقر مقام ہے اس لئے ریل کے سبب صدر و فائر میں ہیں اور ریل کے بڑے بڑے حکام سکندر آباد ہی میں رہتے ہیں یہاں ڈیوکن آف کنٹاک کے نام کا ہوٹل ہے یہ ہوٹل اسٹیشن سے دس ٹینٹ کے راہ پر واقع ہے اور اسی سے ذرا آگے بڑھے مسافر بنگلہ بھی بنا ہے۔ سکندر آباد لوہا ب سکندر جاہ بہا اور جنت آرام گاہ کے نام نامی سے مشہور ہے۔ لوہا ب مدوح نے ۱۸۳۰ء سے ۱۸۳۷ء تک ریاست کی بند و ستان کی سب سے بڑی لشکر گاہوں میں سے یہ بھی ایک بڑا لشکر گاہ ہے اور فوجی اصطلاح کے بموجب یہ مقام دو ضلع، سکندر آباد کا صدر مقام ہے گورے اور دیسی سپاہی ملاکر یہاں سات ہزار کی جمعیت رہتی ہے۔ فی الحال میجر جنرل ایسٹ صاحب۔ سی۔ بی۔ اس جمعیت کی کیمپنٹنٹ ہیں علاوہ اس جمعیت کے یہاں حیدر آباد میں کنٹنٹ کی فوج بھی رہتی ہے یہ بہت ہی عمدہ سالہ ہے اور اس کے سب عہدہ دار انگریز ہیں۔ جمعیت بلارم میں رہتی ہے اور اس کے سرگروہ یرکبڈیر صاحب جنرل و تھرو صاحب۔ سی۔ بی۔ سی۔ بی۔ سی۔ اس۔ آئی۔ ہیں سکندر آباد کے پیر کا میدان بہت بڑا ہے اس میدان میں سات آٹھ ہزار کے جمعیت کی قواعد اچھی طرح ہو سکتی ہے اس میدان کے پاس ہی عیسائیوں کا قبرستان اور اس کے دہنے طرف ایک باغ ہے جہاں ہفتہ میں دو تین مرتبہ بیڈ باجا جتا ہے۔ وہیں پر یوناٹیڈ سروس کلب ہے اس کی عمارت بہت ہی خوبصورت اور شاندار ہے۔

سکندر آباد کی شمال کی طرف دو میل کے فاصلہ پر تریل گیری کا

شکرگاہ ہے یہاں ایک وہی بنا ہوا ہے جس کی چاروں طرف ایک خندق کھدی ہوئی ہے اور وہاں گوروں کی ایک پینٹن مٹی ہے یہاں ایک فوجی جیل خانہ بھی ہے جو بینڈ سرکیل کہلاتا ہے ترل گرا کے شمال کی طرف چاروں طرف چابیل کے فاصلہ پر بلارم راواں کا شکرگاہ ہے۔ یہ شکرگاہ سکندر آباد کی بہ نسبت محفوظ بلندی پر واقع ہے یہ شکرگاہ گہیر میں سات آٹھ میل ہوگا۔ صاحب علی شان بہادر کے رہنے کے لئے یہاں ایک خوش وضع بنگلہ بنا ہوا ہے۔

سکندر آباد بلحاظ جمعیت کے بہت بڑا مقام ہے علاوہ برا اس شکرگاہ کی آب و ہوا بھی معتدل ہے یہاں کی سطح بحر کے بہت اٹھارہ سو فٹ بلند ہے یہاں سب طرح کی آسائش کے سامان موجود ہیں اور تفصیل وار ذکر کرنا خالی از طوالت نہ ہوگا یہاں مندرجہ ذیل گرجہ ہیں سینٹ جان کا گرجہ فرقہ پرائس میتھ کے لئے سینٹ میرکا گرجہ فرقہ کتھولک کے لئے سینٹ اینڈریو کا گرجہ فرقہ پرائس پیرس کے سینٹ جان کا گرجہ بہت بڑا اور خوش وضع بنا ہوا ہے اس میں آرمی ہوٹل بھی ہیں۔ یہ گرجا ۱۸۱۹ء میں بنا اور ۱۸۲۲ء میں اسیں کچھ اور بڑایا گیا فی الحال پادری رائٹ صاحب ایم۔ اے۔ کیمرن کے تعلیم یافتہ اس گرجے کے واعظ تھے۔

یہ صاحب بڑے جفاکش اور اپنے کام میں بڑے سرگرم ہیں انہوں نے انجمن اجتناب کرات کو۔ از سر نو زندہ کیا اور اب اس انجمن میں بہت سے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ اس کے ہفتہ وار کے ایک جلسہ میں ہزار گورے اور سیولین عہدہ دار موجود تھے اور چالیس روپے

پانچ چھ ہزار انگریز وہاں شریک ہوتے ہیں۔

فرقہ روس کتھو مکھ کاگر چاہت پڑا اور شاندار بنا ہوا ہے۔  
یہ مکھ میں بنایا گیا تھا آج کل پادری کی بنگی صاحب یہاں کے پادری  
ہیں اور اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ اپنے کام میں بڑے سرگرم ہیں۔  
اسی گری کے پاس فرقہ روس کتھو مکھ کی تارک الدینا عورتوں کے  
رہنے کا مقام بنا ہے اور انہیں کا جاری کیا ہوا ایک اسکول ہے۔  
اس میں دس تارک الدینا بی بیاں پڑھاتی ہیں اور دونوں جگہوں کا  
انتظام ایک تارک الدینا بی کے پردے۔

اسینٹ اینڈ۔ ریو کاگر چاہی خوش وضع بنا ہے اس کے موجود  
پادری کا نام پادری ڈالی صاحب تھے یہ صاحب بہشت ہی خوب  
وغط کھتے ہیں اور بہت ہر دلعزیز ہیں سکندر آباد سے چکر۔

## مولاعلیٰ

اسٹیشن آتا ہے یہ اسٹیشن واڑی سے (۱۲ میل کے فاصلہ  
پر واقع ہے سکندر آباد سے ریل کی ایک شاخ تزل گیری کو جاتی ہے  
یہ شاخ تین میل کی ہے۔ گوروں کی آمد و رفت کے لئے یہ شاخ بنائی  
گئی ہے۔ مولاعلیٰ کے اسٹیشن کے آنے کے پہلے ریل لاکھ کوڑہ کی بستی  
سے گذرتی ہے۔ ابستی کے چاروں طرف ایک پختہ دیوار بنی ہوئی  
ہے جس کے چاروں کونوں پر برج اور مدے بنے ہیں اور علاوہ  
برائیں اس میں اور ب طرح کے استحکامات کا محاذ رکھا گیا ہے  
لوگ کہتے ہیں کہ اس بستی کو نواب نظام علی خاں مرحوم کے



ایک محل نے گذشتہ صدی میں آباد کیا تھا۔ اس بستی کا نام اصل میں بی بی بگم تھا مگر بیگم صاحبہ مدوحہ کے انتقال پر جس شخص کے استہام سے اس کی فیصل بنائی گئی تھی اور اس نے اپنے نام سے اس بستی کو مشہور کیا اور تب سے اسے لالہ گوڑہ کہنے لگے اب یہ مقام عالیجناب نواب خورشید جاہ پادشہ کے علاقہ میں ہے اس میں جناب مدوح کا ایک بنگلہ اور باغ بنا ہوا ہے۔ مولا علی کے اسٹیشن سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر دو بڑی پہاڑیاں واقع ہیں ایک کا نام مولا علی کا پہاڑ ہے۔ اس پر حضرت شیر خدا علی مرتضیٰ علیہ السلام کی ایک درگاہ بنی ہوئی ہے دوسرے پہاڑ کا نام قدم رسول ہے اس پہاڑ کو قدم رسول کہنے کا یہ سبب بتایا جاتا ہے کہ اس پر جناب سرور کائنات مفسر موجودات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک کا نشان ہے مولا علی کے پہاڑ پر ہر سال تین دن تک ایک عرس میلہ ہوتا ہے اجید آباد اطراف جوانب کی بستیوں سے ہزاروں آدمی مراد مانگنے کی غرض سے وہاں جاتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت بندگان عالی دامت ظلہ العالی بھی مع تمام امراء بلدہ کے یہاں رونق افروز ہوتے ہیں اور عرس کے دنوں میں وہیں تشریف رکھتے ہیں اکثر امراؤں نے اس مقام پر اور نیز اس سڑک پر جو حیدر آباد سے مولا علی کے پہاڑ کو جاتی ہے۔ مکانات بنائے ہیں۔ اعلیٰ حضرت مدوح اس عرس کے تمام ہونے پر شاہانہ جلوس اور نہایت تنزک و احتشام سے عمار کی سواری پر دونوں طرف فقرا و مساکین کو اٹھنیاں چوٹیاں خیرات کرتے ہوئے

شہر میں رونق افروز ہوتے ہیں جو لوگ اس خیرات کے لینے کے لئے جلوس کے ساتھ رہتے ہیں وہ روپیہ کی لالچ میں بے تحاشا کمی و دسرے پر گرتے ہیں۔ یہی عکس سلطان عبداللہ قطب شاہ مرحوم کے زمانہ سے جاری ہوا انہیں کے زمانہ میں ایک عمارت کے لئے محل سے منگا کر اس پہاڑ پر استادہ کیا گیا تھا اس پہاڑ کے قریب گھوڑوڑ کا ایک چھوٹا سا میدان ہے یہاں کی سالانہ گھوڑوڑ میں بہت سے تماشہ میں آتے ہیں۔ مولاعلی کے اسٹیشن کے بعد۔

## گھٹک کا

اسٹیشن آتا ہے یہ واڑی سے (۱۳۳) میل ہے۔ یہ بڑا گاؤں ہے۔ اس میں قریب سو گھر ہونگے۔ اور اس کی آبادی اچھی ہے۔ وہاں کے باشندے سختی اور صابروشا کر معلوم ہوتے ہیں۔ تقریباً سال کے بارہویں مہینے میں یہاں کی چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں اور چھوٹے چھوٹے درختوں کے جنگل میں چوریل کے دونوں طرف واقع ہیں اچھا شکار ملتا ہے۔ یہاں خرگوش بہت تر۔ بکترت ملتے ہیں اور کبھی کبھی جیتے اور ہرن بھی مل جاتے ہیں یہاں سے جنوب مشرق کی جانب چھ میل کے فاصلہ پر عالیخاں راجہ شیوراج بہادر دھرم ورت اور والا جاباجہ مرلی منوہر بہادر کی بڑی بڑی جاگیریں واقع ہیں وہاں کے ایک گاؤں میں جس کا نام انکراں ہے ہر سال ایک جاترا ہوا کرتی ہے۔ جس میں قرب و جوار کے گاؤں سے بہت سے لوگ آتے ہیں اور چونکہ راجہ صاحبین مدد و عین بھی مع محلات و رفقا کے جاتے ہیں

شریک ہوتے ہیں اسلئے جاتریونکی اور زیادہ کثرت ہو جاتی ہے۔

## بی بی نگر

اس کے بعد بی بی نگر کا اسٹیشن آتا ہے۔ یہ واڑی سے ۱۴ میل کے فاصلہ پر ہے یہ بڑا گکانوں ہے مگر آبادی اس کی بہت تھوڑی ہے مکانات افتادہ ہیں بستی کے وسط میں جو آبادی ہے اس کے گرد ایک مستحکم فیصل بنی ہوئی ہے اس فیصل کے چار دروازہ ہیں یہ دروازے بہت بڑے ہیں سنتے ہیں کہ اس فیصل کو تقریباً سو برس کے آگے تہنیت النسا صاحبہ نے جو نواب نظام علی خاں بہادر کا محل تھا بنوایا یہ گکانوں انہیں کی جاگیر میں تھا اسی سبب سے وہ بی بی نگر کے نام سے مشہور ہوا وہاں کے جنگل میں خرگوش اور تیتھر کا شکار بخوبی ملتا ہے۔

## بھونگیر

بھونگیر کا اسٹیشن ملتا ہے یہ بستی اور اس کا قلعہ حیدر آباد کے شرق کی طرف (۱۲) میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ بھونگیر سے حیدر آباد تک اچھی سڑک بنی ہوئی ہے سابق میں یہ مقام بہت مشہور تھا۔ اس بستی کی آبادی (۳۵۰۰) ہے اس قصبہ کے بعض مقامات اوجاڑ پڑے ہیں۔ یہ بستی ایک پہاڑی قلعہ کے دامن میں واقع ہے وہ پہاڑی (۷۰۰) فٹ بلند ہے یہاں سوم تلقدار اور ویلکنڈہ کے تحصیلدار اور پولیس ایجن رہتے ہیں سرکار عالی نے بھونگیر کو ضلع ننگنڈہ کا مستقر قرار دینا چاہا تھا کیونکہ یہ مقام ننگنڈہ ہی میں واقع ہے لیکن کبھی اس تجویز پر عمل درآمد نہیں کیا گیا اور

یہی سبب ہے کہ اول قلعہ دار اور تمام تعمیرات ضلع نلگنڈہ ہی رہتے ہیں۔  
 بستی کے پاس ہی شاہ جمال بہار کی درگاہ ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ انھوں  
 نے اپنے بیٹیں زندہ درگور کرایا تھا۔ یہاں ہر سال عرس ہوا کرتا ہے اور  
 حیدر آباد اور اطراف و جوانب کے گانوں سے بہت سے لوگ اس  
 عرس میں جاتے ہیں وہاں کے لوگوں میں یہ بات مشہور ہے کہ لفظ  
 بھونگر بھونا دوسری مشتق ہے اور بھونا ڈو ایک چرواہے کا نام تھا  
 لوگ کہتے ہیں کہ تین سو برس کا عرصہ ہوا ایک ہندو راجہ نے ایک پہاڑ  
 پر قلعہ بنایا تھا۔ اور قلعہ بنانے کے لئے اس درہ کو تجویز کیا جو دو پہاڑوں  
 کے بیچ میں رائے گیر کی بستی کے سامنے واقع ہے وہاں پر گڑیا اپنے  
 مویشی چیرا رہا تھا اس نے یہ دیکھ کر تعجب کیا اور دریافت کیا کہ کیا سبب  
 ہے۔ راجہ صاحب اور اون کے کارپردازوں نے غیر مستحکم اور ایسی جگہ پر  
 قلعہ بنانا تجویز کیا جس پر غنیم ہر طرف سے حملہ کر سکتا ہے۔ جب راجہ کو  
 اس بات کی خبر ہوئی تو اس نے اس گڑے کو کپڑا والوایا پوچھا کہ یہ  
 تو نے کیوں کھا اس نے راجہ سے کھا آپ میرے ساتھ آئے۔ میں  
 آپ کو قلعہ بنانے کے لئے جگہ بتاؤں گا راجہ ساتھ ہوا اور یہ پہاڑی اس  
 نے بتائی اس وقت پہاڑی کی اور اس قدر بلیں اور درخت لگے ہوئے  
 تھے کہ اون کے سبب سے پہاڑ نظر نہ آتا تھا بلکہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہاں  
 شیر اور وحشی جانور رہتے ہوں گے۔ گڑے کے ایما کے بموجب فوراً وہ جگہ  
 کٹوایا گیا اور راجہ اس پہاڑی کو دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اس بات کے  
 صلہ میں راجہ نے گڑے کو بہت سا انعام و اکرام دینا چاہا لیکن گڑے  
 نے اس کے لینے سے انکار کیا اور درخواست کی کہ انعام کے عوض میں

اس قلعہ کے نام میرے اور میری بی بی کے نام پر رکھا جائے تب ہی اس گانوں کو بھونگیر کہنے لگے اس کی تفصیل کے اندر ایک چھوٹی سی مجلس اسے ہے جو اب اوچار پڑی ہے اور میٹھے پانی کا ایک کنواں بھی ہے۔ پہاڑ پر کچھ پرانی توپیں بھی ہیں لیکن حصار تک پہنچنے کے چڑھائی مشکل ہو جاتی ہے۔

لوگ کہتے ہیں کہ سن ۱۷۵۷ء میں ایک مشہور ڈاکو مسی پیرنی نے بھونگیر کے قلعہ پر چڑھائی کر کے بستی کو لوٹ لیا اور بہت سے لوگوں کو لوٹ کر کے شاہ پور کے گانوں میں جو رکھونات پٹی کے پاس ہے قلعہ بندی کی اور بیہاروں اضلاع میں لوٹ مار شروع کر دی اور ورنگل اور قرب وجوار کے گانوں کو بھی لوٹا بہادر شاہ بادشاہ نے جب پیرنی کے لات سنے تو ایک فوج بھیج دی اور حکم دیا کہ شاہ پور کے قلعہ کو توڑ دالیں۔ پیرنی گرفتار ہو گیا اور مارا گیا اس کا سر بادشاہ کے پاس بھیجا گیا اور اس کا لاشہ بلدہ حیدر آباد کے دروازہ پر لٹکا دیا گیا رکھونات تھیلی کے اسٹیشن کے شمال کی طرف دیرھیل کے فاصلہ پر پیرنی کو قلعہ کے کھنڈر ابھی تک دکھائی دیتے ہیں یہاں کی قرب وجوار کی پہاڑیوں میں اچھا شکار ملتا ہے تھوڑے عرصہ سے بھونگیر کے اسٹیشن سے ہندیکے بیج بافراط پیر و نجات کو بھیجے جاتے ہیں

## راے گیر

بھونگیر کے بعد راے گیر کا اسٹیشن آتا ہے راے گیر سے واڑی تک (۱۵ میل) کا فاصلہ ہے یہ ایک چھوٹا سا اسٹیشن ہے اور چنبرہ پہاڑیوں کے دامن میں واقع ہے۔ یہ عالیجناب نواب سر سالار جنگ بہادر

ثانی مرحوم کی جاگیرات میں واقع ہے اور انہیں کے خواہش کے بموجب یہاں اسٹیشن بنایا گیا۔ سکندر آباد سے بھونگیر تک جن اراضی سے ریل گذرتی ہے ان میں چڑھاؤ اور اتار بہت ہے اور زراعت بھی بہت ہی نادر و نادر دکھائی دیتی ہے زراعت کے عوض سب طرف چھوٹے چھوٹے چاروں کا جنگل دکھائی دیتا ہے اور آبادی اور گائوں صرف کہیں کہیں دکھائی دیتے ہیں اور بھونگیر سے ونکا پل تک زمین بالکل پہاڑی ہے اور ریل کی سڑک میں اتار ہے۔

## ونکا پل

راے گیر کے بعد ونکا پل کا اسٹیشن آتا ہے یہ اسٹیشن واڑی سے (۱۵) میل ہے یہ اسٹیشن بھی کوئی بڑا مقام نہیں ہے یہ حیدر آباد کے راجہ بھوانی داس صاحب کی جاگیر ہے یہاں کے جنگل میں اچھا شکار ملتا ہے یہاں سے چل کے۔

## آلیر کا

اسٹیشن آتا ہے اور وہ واڑی سے (۱۶۳) میل ہے (دیسی مسافروں کے لئے اس اسٹیشن کے پاس دھرم شالہ بنا ہوا ہے اس گائوں میں تقریباً سو گھروں کی بستی ہوگی۔ یہاں کے شمال کی طرف (۳) میل کے فاصلہ پر کوئیک گائوں ہے۔ یہ بڑا گائوں ہے اور وہ عالیجناب نواب بہرام الدولہ بہادر کی جاگیر ہے۔ اس گائوں میں پارس نائخ کا دیول ہے اس گائوں کے مغرب کی طرف (۳) میل کے فاصلہ پر کچرام کا گائوں ہے اور گائوں

نواب شہاب جنگ بہادر کی جاگیر ہے یہ دونوں امراسے عالجیاب  
نواب سرسار جنگ بہادر مرحوم کے رشتہ داروں میں سے ہیں۔

آئیر سے ۱۸ میل جنوب کی طرف جڈیکال کا گائوں واقع ہے یہ  
گائوں پہاڑی زمین میں ہے یہاں ہر سال ایک جاترا ہوتی ہے جو آٹھ  
یا دس روز رہتی ہے۔ یہ جاترا رام کے نام سے ہوتی ہے۔ رام ہندوؤں  
کے نہایت مشہور دیوتاؤں میں سے ہیں ملک سرکار عالی کے ہزاروں جاتری  
یہاں جمع ہوتے ہیں۔ لفظ جڈیکال دو لفظوں سے بنا ہے۔ ایک جڈی  
جس کے معنی کالا دھبہ یا گناہ کے ہیں۔ دوسرا کال جس کے معنی جھوٹ کے  
ہیں یہاں کا وہ مقام جسے اہل ہندو نہایت تبرک سمجھتے ہیں ایک چھوٹی  
سی پہاڑی ہے اس پر کئی جگہ پانی کے جہرے ہیں ان میں سے تین جہرے  
میں ہندو لوگ نہاتے ہیں ایک جہرے کا نام پالو گنڈہ ہے یعنی جوی شیر  
دوسری کا نام جڈگنڈہ یعنی ناپاک حوض۔ تیسرے کا نام رام گنڈہ ہے  
یعنی رام کا حوض اور یہی حوض سب سے زیادہ تبرک سمجھا جاتا ہے۔ یہ  
دس فٹ کے عرض کا کنواں ہے برہمن پوجاری لوگ اس کنویں کا فیضان  
پانی نکال کر جاتریوں کے اوپر نہانے کے لئے ڈالتے ہیں جاتری لوگ وہاں  
اپنی بی بیوں کو لیکر جاتے ہیں اور مرد اپنے لباس کو عورت کے لباس کے  
ساتھ گرہ دیدیتا ہے جب بیاں بی بی نہا چکے ہیں تو دونوں کے ہاتھ میں  
پوجاری لوگ تھوڑا سا پانی ڈال دیتے ہیں۔ وہ لوگ اس پانی کو پی لیتے ہیں  
اور اپنے عقیدہ کے بموجب گناہوں سے پاک ہو جاتے ہیں۔

اس پہاڑی سے ایک میل کے فاصلہ پر ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے  
جس کو لاڈی بندہ یعنی ہرن کی پہاڑی بولتے ہیں۔ اس پہاڑی کو بھی

ہندو لوگ تبرک سمجھتے ہیں اور جاتری لوگ وہاں بھی جایا کرتے ہیں رام اور سیتا کا قصہ اور رام کی لڑائی راون کے ساتھ جو لنگا یعنی سنگدیک پادشاہ تھا اور جس لڑائی میں ہنومان جی یعنی بندروں کا پادشاہ شریک تھا بہت طویل قصہ ہے لیکن چونکہ اس قصہ کا حصہ جو اس گانوں سے تعلق ہے کسی قدر دلچسپ ہے اس لئے اس کا مختصر خلاصہ ہم بیانِ زمانہ میں کرتے ہیں جب راون نے رام کی خوبصورت بی بی سیتا کو بہکالینے کا ارادہ کیا تو اس نے اپنی چھوٹی بہن سرینیا کی کوسونے کی ہرن کی شکل بنا کر رام کے گھر کی طرف روانہ کر دیا راون کی غرض یہ تھی کہ رام اس کے شکار کرنے کے لئے اپنے گھر سے چلا جائے۔ چنانچہ راون کے خیال کے بموجب ایسا ہی ہوا۔ اور سیتا راون کے ہاتھ لگ گئی۔

رام اس سنہرے ہرن کے تعاقب میں روانہ ہوا یہاں تک کہ لاڈلی <sup>بندہ</sup> میں دونوں پہونچ گئے اور یہاں رام نے اس ہرن کو تیر سے زخمی کیا اور جوں ہی رام نے دوسرا تیر مارنا چاہا وہ ہرن بول اٹھا۔ بس اتنا ہی کافی ہے میرا زخم کاری ہے مجھے پانی دو۔ رام نے ایک جہر سے بانی لیکر اس کو دیا تب وہ ہرن مر گیا۔ یہ جہر اگرچہ بہت چھوٹا ہے مگر لوگ کہتے ہیں کہ اس میں ہمیشہ پانی بہا رہتا ہے اسی سبب سے اسے لوگ تبرک سمجھتے ہیں اور اس خیال سے کہ وہاں رام نے کھٹنا ٹیکا تھا اس لئے وہاں بھی پو جا کیجا جاتی ہے۔ مشہور ہے کہ اس طلائی ہرن کے پاؤں کے نشان اس پہاڑ پر ابھی تک دکھائی دیتے ہیں اور لوگ کہتے ہیں کہ اس ہرن کے زخم سے جو خون نکلا تھا وہ منہر ہو گیا۔ اور اسی سے وہ منہر پہاڑ بن گیا جو وہاں قریب میں موجود ہے لوگ کہتے ہیں کہ رام گندہ کی تہ میں



رام کے پیروں کے نشان موجود ہیں اس جہرے کے پاس ہی رام اور سیتا اور کچھن اور مہنومان کی صورتیں بنی ہیں سیتا اور کچھن کی تصویر رام کے دہنے ہاتھ کی طرف اور مہنومان کی تصویر بائیں ہاتھ کی طرف یہاں پر کوئی مندر نہیں بنا ہے برہمنوں سے جو اس بارہ میں پوچھا گیا تو وہ اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ یہاں پر بہت ہی عالی شان مندر بنائیں گے اور وہ کیا گیا تھا۔ لیکن رام نے خواب میں آکر منع کر دیا اور ایک شخص نے رام کی خواہش کے برخلاف وہاں مندر بنانا چاہا اور کچھ ستون بھی کھڑے کئے مگر وہ فوراً گر گیا یہ ستون اسی طرح ابھی باقی ہیں اس جائزہ کے سبب سے یہاں ایک بڑی بازار لگتی ہے جہاں مویشی منظر بھی تانبے اور پتیل کے برتن اور اور چیزیں قرب و جوار کے باشندے لاکر بیچتے ہیں۔ یہاں جفاکش اور ہرول عزیز تعلقدار صاحب جن کا نام سٹرفرام جی جمشید جی اور جن کو اب فرامرز جنگ بہادر کا خطاب ملا ہے اس سیلے کی ترقی میں بڑی جستجو کرتے ہیں۔ یہ صاحب مع اور سرکاری عہدہ داروں کے خود سیلے میں موجود رہتے ہیں۔ یہاں ہر سال سمت شرقی کی تمام دیکھاؤں اور پیدوار کی نمائش بھی منعقد ہوتی ہے اور جن کا سامان بہت پسند کیا جاتا ہے ان کے لئے سرکار نے ایک ہزار روپیہ تک کے انعام کی تقسیم کرنے کی منظوری دی ہے تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ آئیر سے جڈی کال تک بہت اچھی سڑک بنائی گئی ہے۔

بھونگیر اور آئیر کے درمیان مسافروں نے یہ عجیب بات ضرور دیکھی ہوگی کہ بڑے درختوں میں سے تار کی درخت نکلے ہوئے ہیں یہ بڑے درخت تار کے درخت کو گھیرے ہوئے نظر آتے ہیں۔ آئیر کے بعد۔

## جن گانوں کا

اسٹیشن آتا ہے یہ اسٹیشن واڑی سے ایک سو بہتر میل ہے اس گانوں میں تقریباً سو گھر ہوں گے اور یہ مقام ورنگل کے دوم تعلقہ دار کا مستقر ہے آئیر اور جنگانوں کے بیچ میں ریل پیرتی کے گانوں سے گذرتی ہے۔ یہ گانوں راجہ نانک بخش بہادر کی جاگیر ہے۔ یہ صاحب حیدر آباد کے عائدین سے ہیں اور انہیں کے پاس کروڑ گیری کا علاقہ تھا۔ جنگانوں سے شمال کی طرف (۲۴) میل کے فاصلہ پر چریال کا گانوں واقع ہے یہ بڑی بوپار کی جگہ ہے اور یہاں تحصیلدار اور کوٹوالی کے امین رہتے ہیں۔ یہاں مکمل بہت اچھے بنے جاتے ہیں۔ قرب وجوار کے جنگل اور پہاڑیوں میں اچھا شکار ملتا ہے۔

## رکھونا تھیلی

یہ اسٹیشن واڑی سے (۱۷) میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہ کوئی بڑا گانوں نہیں ہے لیکن یہاں پر اسٹیشن بننے کے سبب سے کسی قدر تجارت کا سامان ادھر آنے لگا ہے۔ اسٹیشن کے پاس تاڑ کے درختوں کا ایک جھنڈ لگا ہوا ہے۔

اس مقام سے ریل جن جنگلوں سے گذرتی ہے وہاں یہ درخت بکثرت ہیں۔ ان جنگلوں میں بھی بہت اچھا شکار ملتا ہے۔ اس کے بعد۔

## گھناپور کا

اسٹیشن آتا ہے یہ واڑی سے (۱۹۰) میل ہے۔ یہ بھی کوئی بڑا گاؤں نہیں ہے لیکن قریب وجوار کے پہاڑوں اور تالابوں میں بہت اچھا شکار ملتا ہے۔ ونگاپلی سے گھناپور تک ریل کے دونوں طرف جنگل اور خجڑ زمین نظر آتی ہے۔ اور کاشتکاری فقط کہیں کہیں دکھائی دیتی ہے۔ اور دونوں طرف پہاڑ بھی نظر آتے ہیں۔ ان پہاڑوں پر درخت بکثرت ہیں۔ اور اون کی سیر بہت ہی اچھی معلوم ہوتی ہے گھناپور کے جنوب کی طرف (۱۶) میل کے فاصلہ پر ظفر گڑھ کا قلعہ ہے۔ یہ قلعہ دیکھنے کے قابل ہے۔

## قاضی میٹھ

یہ اسٹیشن واڑی سے (۲۰۲) میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہ مقام ریل کا جنگشن کھلاتا ہے لیکن چونکہ وہ ریل جو یہاں سے چاندہ کو بننے والی ہے ابھی نہیں بنی اس لئے بلحاظ آمد و رفت کے یہ مقام کچھ ایسا بڑا نہیں ہے گھناپور سے زمین میں نیشب و فراز شروع ہو جاتا ہے اور بالکل جنگل ہی جنگل نظر آتا ہے۔ اور ریل کی سڑک میں برابر نیشب ملتا ہے اور وہ پختہ سڑک جو حیدر آباد سے ہنکنڈہ کو جانے کی بنی ہے ریل کی سڑک کے برابر ہی چلی گئی ہے۔ مسافروں نے سکندر آباد سے سوار ہوئے ہوئے ضرور خیال کیا ہوگا کہ ریل کے بائیں طرف کئی سڑک پر برابر اینٹ اور چونے کے پنے ہوئے مربع ستون بارہ بارہ فٹ اونچے دکھائی

دینے شروع ہوتے ہیں۔ یہ وہ ستون ہیں جو کم و بیش (۳۵) برس کے آگے تیار کھسے کھڑے کرنے کے لئے ہنگامہ زدہ بنائے گئے تھے۔

قاضی پیٹھ کا جب اسٹیشن نزدیک آتا ہے تو دور سے ایک ٹالی پہاڑی نظر آتی ہے جس کے اوپر مثل زر گاؤ کی شاخوں کے دو سینگ نظر آتے ہیں اصل میں اس پہاڑی کی اوپر دونوں جگہ تلے اوپر کئی پتھر رکھے ہوئے ہیں۔ اور دور سے وہ ستون جیسے معلوم ہوتے ہیں یہ ستون ستون فٹ بلند ہیں۔ اس پہاڑی کا نام مادی گنڈہ ہے وہیں پر ایک گانوں واقع ہے اس کا نام بھی مادی گنڈہ ہے یہ پہاڑ کوسوں سے نظر آتا ہے اس پہاڑ پر نہایت ہی قدیم وضع کے تین مندر بنے ہیں۔

لوگ کہتے ہیں کہ یہ مندر سیکڑوں برس آگے بنائے گئے تھے اس پہاڑ پر ایک دیب وال بھی بنا ہوا ہے۔ یہ بلندی میں (۳۰) فٹ ہے۔ اور ایک ہی پتھر کو تراش کر بنایا گیا ہے۔ بھونگیر اور جڈی کال کے پہاڑیوں کی طرح اس پہاڑ پر بھی پانی کے جہرے ہیں ایک جہرا بہت بڑا ہے اور وہ چھوٹا سا لالاب معلوم ہوتا ہے۔ اس میں کنول گٹے کی سبلیں اور کئی قسم کی سنوارین اوگی ہوئی ہیں۔

اسٹیشن کے مقابل ایک اور پہاڑی واقع ہے جب یہاں ریل کی سڑک بنائی جاتی تھی تو ان پہاڑوں میں ریچھ اور چیتے افراط سے رہتے تھے۔ اور قرب وجوار کے گانوں والے اون سے ہمیشہ خوف رہا کرتے تھے۔ مگر اب یہہ ورنڈے نہیں دکھائی دیتے۔ کیونکہ ریل کے ملازمین نے اون سب کا شکار کیا اس اسٹیشن پر ٹھہرنے کا کمرہ بنایا ہوا ہے۔ اور ریل کے چوتڑے پر ایک چھوٹا باغچہ لگا ہوا ہے قاضی پیٹھ

میں ہر طرف تالاب افراط سے ہیں۔ اور اسی سبب سے وہاں اپنے موسم پر ربط اور چا کا شکار بافراط ملتا ہے۔ اسٹیشن ماسٹر سٹریک میں اسم یا اسمبلی بڑے خلیق اور بڑے صلح جو آدمی ہیں اور چونکہ وہ خود بڑے شوقین شکار دوست ہیں اسلئے اگر کسی شکاری کو شکار وغیرہ کے باب میں کچھ پوچھنا ہو تو وہ بڑی خوشی سے بتاتے ہیں۔ قاضی بیٹھ کا گالوں اسٹیشن سے مشرق کی طرف ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے یہاں ایک بزرگ کا بہت بڑا مقبرہ ہے اس گالوں میں تقریباً سوا گھروں کی آبادی ہے یہ مقبرہ سید شاہ افضل بیا بانی کا ہے اور انھوں نے (۳۵) برس آگے انتقال کیا۔ وہ اسی مقبرہ میں دفن ہیں اس مقبرہ پر گنبد بنا ہوا ہے لوگ کہتے ہیں کہ یہ صاحب بڑے تبرک اور سچے تارک الدنیا تھے حال کے قاضی صاحب جن کا نام سید غلام سرور صاحب ہے انہیں کے فرزند ہیں یہاں ہر سال عرس ہوا کرتا ہے اور حضرت بند گالغالی دام ظلہ العالی بھی اکثر اس میں رونق افروز ہوتے ہیں۔

قاضی بیٹھ کے شمال مشرق کی جانب (۴) میل کے فاصلہ پر ہنمکنڈہ واقع ہے اور یہاں سے وہاں تک برابر اچھی سڑک بنی ہوئی ہے سطح بحر کی بہ نسبت ہنمکنڈہ ایک ہزار پچاس فٹ بلند ہے اور وہاں ہزار کی آبادی ہے وہاں کے اطراف و جوانب کے اراضی میں بڑے بڑے میدان واقع ہیں اور زمین میں بڑا نشیب و فراز ہے بعض بعض جگہ پر بہاؤ اور کہیں کہیں ہی بڑے بڑے پتھر پڑے ہوئے ہیں۔ قاضی بیٹھ اور ہنمکنڈہ کے وسط میں سمت شرقی کے صوبہ دار نواب بشیر نواز جنگ بہادر کا جنگل اور مال وغیرہ کے دفاتر واقع ہیں۔ ان مکانات کی بنیاد نواب

انتصار جنگ بہادر المختار نواب وقار الملک نے جس زمانہ میں وہ اس سمت کے صوبہ دار تھے پانچ برس آگے قائم کی تھی۔ ہنگنڈہ میں اول تعلقہ دار صدہم تعمیرات اور مہتمم تعمیرات ضلع اور ضلع ورنگل کے تمام باقی پڑے عہدہ دار رہتے ہیں جب سے کہ یہاں ریل آئی ہوئی ہے یہاں کی آبادی میں بڑی ترقی ہو رہی ہے۔ اور حال کے ہر دلعزیز اور بہتر محنتی تعلقہ دار صاحب کے حسن انتظام سے اور بھی رونق دو بالا ہوتی جاتی ہے۔ یہاں ڈاکخانہ۔ مینوسپلی۔ بیسٹ فرقہ گر جا۔ دو خانہ۔ و اسپتال۔ جیلخانہ ہے یہاں کے جیلخانہ میں منظر نجیاں اور توال بنا جاتے ہیں۔ اور ہر طرف نئے مکانات بن رہے ہیں۔ چند روز سے سڑ فرام جی اول تعلقہ دار صاحب نے یہاں ایک عامہ بنوانا شروع کیا ہے اس باغ کی دیوار خوش وضع تیار کی جاتی ہے۔ بہت عرصہ ہوا کہ یہاں حیدر آباد کٹیجٹ کی تھوڑی سی جمعیت رہا کرتی تھی۔ بلکہ اس جمعیت کے عہدہ داروں کے بنگلہ ابھی تک موجود ہیں۔ یہاں یورپین باشندوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ شمار میں وہ جس سے زیادہ نہیں ہیں قاضی بیٹھ سے ہنگنڈہ تک ریل کی ایک شاخ بنانے کا مسئلہ زیر تجویز ہے اگر یہ ریل بن گئی تو وہاں کے رہنے والوں کو بہت آسائش ہو جائیگی وہ بڑی تجارت ہے۔ حیدر آباد اور مشرقی ساحل سے تجارت کی درآمد برآمد جاری ہے یہاں سے منظر نجیاں۔ کپڑا۔ اناج۔ اور اسی۔ وغیرہ۔ روٹی۔ سن۔ چمڑے۔ لکڑی۔ وغیرہ اشیاں بریر و نجات کو روانہ ہوتے ہیں اور بریر و نجات سے کپڑا۔ ناریل۔ مک وغیرہ یہاں آتا ہے یہاں کے چند مسلمان کاریگر فولاد کے ہتیار۔ مثل جمبیا۔ تلوار۔ اور نیزہ۔ موٹے۔ موٹے دستہ کے چاقو بناتے ہیں

ان کاریگروں کے بزرگ ایران کے رہنے والے تھے۔ جس لوہے سے یہ لوگ وہ چیزیں بناتے ہیں وہ لوہا پیاورم گالوں سے لایا جاتا ہے یہ مقام وہاں سے ۵ میل کے فاصلہ پر ہے اوس مقام پر قدیم زمانہ کے بھٹی جن میں لوہا گلایا جاتا ہے ابھی تک موجود ہیں لوگ کھتے ہیں کہ کئی صدیوں سے ان بھٹیوں میں نہایت ہی عمدہ قسم کے ہتیار بنائے جاتے ہیں۔ لوگ کھتے ہیں کہ جو تختی صدی عیسوی میں جس زمانہ چالوکیا خاندان کے بادشاہ ہندوستان میں بڑے جلیل القدر راجہ ستبھے جاتے تھے اور ورنگل آباد نہیں ہوا تھا اوس وقت ہنگنڈہ تلنگانہ کا دار السلطنت تھا ہزار ستون والا مندر اوس کتبہ کے بموجب جو اوس کے دروازہ پر ایک پتھر میں کھدایا ہوا ہے سن ۱۱۸۰ء میں یعنی ۱۱۸۰ء میں رورا دیو بادشاہ کے زمانہ میں بنایا گیا تھا یہ مندر چالوکیوں کے وضع پر بنا ہوا ہے اس میں علیحدہ علیحدہ تین بڑے بڑے کمرہ ہیں اور اوس کا براندہ تین سو ستون پر بنا ہوا ہے یہ ستون عجیب طور سے بنائے گئے ہیں دہلے کے مقابل ایک اور عمارت ہے جس کے دالان میں چار راستے ہیں اس مکان میں دو سو ستون ہوں گے اس مکان سے مندر تک جانے کا راستہ بنا ہوا تھا جس کی چہت پیٹی ہوئی تھی اور چہت بہت بڑے بڑے ستونوں پر کھڑی تھی۔ اس راستہ میں چکیلے سیاہ پتھر کا ایک بہت بڑا پیل بنا ہوا کھڑا ہے اس راستہ کی چہت تو گر گئی لیکن وہ پیل ثابت موجود ہے اور نہایت ہی عمدہ بنا ہوا ہے دیول کے ستون سیاہ چکیلے پتھر کے ہیں اوس میں نہایت ہی عمدہ نقش کھدے ہوئے ہیں اور ہر ستون کا ایک ایک جوڑے ہے اور سب جوڑ آپس میں ایک دوسرے سے وضع میں مختلف

ہیں اس دیول میں اور بھی بہت سی کاریگریاں ہیں اس کے دروازہ  
 نہایت ہی عمدہ ہیں یہ دیول ایک چوڑے پر بنا ہوا ہے اور وہ چوتھے  
 پانچ فٹ اونچا ہے۔ اس مندر کے ایک ستون پر سنکرت زبان میں  
 ایک کتبہ کھدا ہوا ہے اور بائیں طرف کے حجرہ کی دیوار میں بھی قدیم  
 تملنگی زبان میں عبارت منقوش ہے جس نے یہ عالیشان مندر نہ دیکھا  
 ہو وہ اوس کی عمدہ نقاشی کا اچھی طرح خیال نہیں کر سکتا اور میری رائے  
 میں جنوبی ہندوستان کے ہندوؤں کے دیولوں میں سے کوئی دیول اس  
 دیول کی عمدگی کا مقابلہ نہیں کر سکتا یہ دیول قدیم عمارتوں کا نہایت ہی  
 عمدہ یادگار ہے اور اوس کی عمدگی کا ذکر کرنا مزید نہیں ہے یہ عمارت  
 اس قابل ہے کہ ہمیشہ اس کی اچھی طرح حفاظت کی جائے۔

اس دیول کے مشرق کی طرف دروازہ کے پاس کالے پتھر کا ایک  
 ستون ہے یہ ستون طول میں سات فٹ ہے اور اس کی سطح چکنی ہے  
 اس کے چاروں طرف قدیم تملنگی زبان میں کچھ عبارت کھدی ہوئی ہے  
 یہ اکتوبر ۱۹۲۱ء کا کھدا ہوا ہے اوس زمانہ میں سری رورادیو  
 یہاں کا بادشاہ تھا۔ اس عبارت میں ابتدا ہی میں تری بہوانا ملا کا ذکر  
 ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی بڑا بادشاہ تھا اور وہ سیوا کی پرستش  
 کرتا تھا اوس کے بعد اوس کے بیٹے پورن راج کی بہادری کا ذکر ہے  
 پھر رورادیو کی اون لڑائیوں کا ذکر ہے جس میں اوس نے کئی راجوں  
 کا مقابلہ کر کے اون کو شکست دی تھی اور اون کے ملکوں کو فتح کیا  
 تھا اور پھر یہ لکھا ہے کہ اس بادشاہ نے بنگالہ کے مغربی اضلاع  
 تک اپنی سلطنت بڑھائی تھی اور اس راجہ کے اور اوس کے جانشینوں



زمانہ میں اور بیسہ کی سلطنت گنگاندی کے واسطے دریائے گوداوری کے دہانے تک پہنچی ہوئی تھی۔ یہاں کے بہت سے سنور شوا کی پرستش کی غرض سے بنائے گئے ہیں اور ہنگنڈہ کی پہاڑیوں میں جن پر ان کے پتھروں کے تراشے ہوئے بہت سے بت ملتے ہیں۔ یہاں بھی پہاڑیوں پر مشرق و مغرب کی جانب قلعہ کی دیواروں کے کھنڈر بھی دکھائی دیتے ہیں۔ مگر لوگ کہتے ہیں کہ یہ قلعہ دی کبھی میل نہیں کی تھی کیونکہ اس وقت کے راجہ نے یہ مقام چوڑ کر ورنگل میں قلعہ بنانا شروع کر دیا وہاں کے لوگ کہتے ہیں کہ ورنگل کا قلعہ پوت راج پادشاہ نے جو ہنگنڈہ کا راجہ تھا (۹۹۹ء) مطابق سنہ ۱۸۱۷ء میں بنایا تھا ہنگنڈہ سے ورنگل تک اچھی سڑک بنائی گئی ہے اور دونوں شہروں میں پانچ میل کا فاصلہ ہے اس کے بعد

## ورنگل کا

اسٹیشن آتا ہے۔ یہ واڑی سے ۲۰۸ میل کے فاصلہ پر ہے یہاں ٹھہرنے کا کمرہ بنا ہوا ہے اور اسٹیشن کے چوتھے پر چھاڑ پوٹے لگے ہیں یہاں کے اسٹیشن ماسٹر جنرل دھنیشورام بڑے خلیق اور مہربان ہیں یہاں کے تالابوں میں جو یہاں بکثرت ہیں بہت شکار ملتا ہے۔ یہاں کا قلعہ جنوب مشرق کی طرف ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے سنا جاتا ہے کہ اس قلعے کی اندرونی دیوار پختہ راجہ پتی رورا دیو نے تیرہویں صدی میں بنائی شروع کی تھی۔ اس راجہ نے سنہ ۱۱۹۷ء سے سنہ ۱۲۵۸ء تک سلطنت کی اور بہت سے دیول اور تالاب بنائے اور بہت

لگانوں بھی آباد کئے ہیں ان سب گانوں کو اوس نے گنا پور نام رکھا  
 اوس راجہ کے مرنے پر اوس کی بیوہ رانی جس کا نام روآسمہ دیوی تھا  
 ۱۳۸ برس تک سلطنت کی۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ قلعہ ورنگل کی اوس دیوار کو  
 جس کی تعمیر اوس کے شوہر نے شروع کی تھی اوس نے اوس کی تکمیل کی بلکہ  
 باہر کے طرف بھی ایک خام دیوار قلعے کی چاروں طرف بنوا دی اس خام  
 دیوار میں دو دروازہ تھے ایک دروازہ مشرق کی طرف تھا اوس کو  
 ہندو ارہ دروازہ سمجھتے ہیں مغرب کی طرف کا دروازہ حیدر آباد دروازہ  
 کھلاتا ہے اس رانی نے اس پر بھی نہیں اکتفا کیا بلکہ قلعے کے چاروں طرف  
 گہرے سے خندق کھدوائے پتھر کی دیوار ہونے سے یہ قلعہ ایک سالانہ نام  
 کے نام سے مشہور ہوا جس کا ترجمہ اروی زبان میں را اور وکال ہے  
 لوگ سمجھتے ہیں کہ اس سے ورنگل کا لفظ مشہور ہے قلعے کی پختہ دیواریں  
 بڑے بڑے پتھروں کی بنی ہوئی ہیں اوس میں چار دروازہ ہیں۔ لیکن  
 شمالی اور جنوبی دروازہ بند ہے اور باقی دو کھلے ہیں ان دونوں کھلے  
 ہوئے دروازوں میں سنسکرت اور تلنگی زبان کے کتبے لگے ہوئے ہیں  
 ہر دروازہ میں تین کھڑکیاں ہیں اور دیوار پر میں تھوڑے تھوڑے فاصلہ  
 پر برج بنے ہوئے ہیں اور اس دیوار کا عرض بہت چوڑا ہے۔  
 روآسمہ دیوی نے ۱۹ سالہ میں انتقال کیا اوس کے بعد اوس کا پوتا  
 پرتاپہ روآسمہ دیو تخت پر بیٹھا یہ صغیر السن تھا اور خاندان کا کتیا کا  
 یہ اخیر بادشاہ تھا یہاں پتھر کے کئی مجسمے موجود ہیں جو پانچ فٹ سے  
 پینتیس فٹ تک اونچے ہیں اور ان پر سنسکرت زبان میں عبارت منقوش  
 ہے اور جہادپوکا ایک مندر ہے جس کے مقابل پتھر کے تین بیل بنے ہوئے

رکھے ہیں بستی کے وسط میں چار دروازے (کمانے) بنے ہیں۔ یہ دروازے مشرق و مغرب شمال و جنوب رویہ بنے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ راجہ پرتاپ زوراک کی مجلس اسے کے دروازے ہیں ان دروازوں میں سیاہ پتھر کی نہایت عمدہ نقش کاری کی ہوئی ہے۔ قلعہ کے دیواروں میں ان یہاں کی کئی عمارتوں میں پتھر کے ٹوٹے ہوئے ہاتھی وغیرہ کے ٹکڑے لگے ہوئے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ ٹکڑے کسی یادگار عمارت کے ٹوٹ کر لگائے گئے ہیں جنوبی دروازہ کے پاس چند مکاناتوں کے کھنڈ دکھائی دیتے ہیں سنا ہے کہ ان میں رسد اور سامان وغیرہ رکھا جاتا تھا مغربی دروازہ کے پاس ایک مکان ہے جو شتاب خاں کا بنایا ہوا ہے یہ وہ شخص ہے جس نے مسلمانوں میں سے پہلے پہل ورنگل کو فتح کیا۔ شمالی دروازہ کے پاس جو مکان ہے وہاں باروت کا مخزن تھا۔

یہاں کے قلعہ دار کا نام خواجہ کریم الدین خان صاحب ہے سرکار نے قلعہ دار صاحب کو فیصل کے اندر کی کل آمدنی معاف کر دی ہے اس بستی میں شمال اور جنوب کی طرف اچھی کاشتکاری ہوتی ہے۔ اور بہت سے مندر اراضی مزروعہ میں آگے گئے ہیں۔ ورنگل اور گوداوری اور کرشنا ندی کے دہانوں کے بیچ میں واقع ہوا ہے یہاں کی زمین اونچی ہے اور وہاں سے سیاہ پتھر کی پہاڑیاں مشرق اور مغرب کی طرف چلی گئی ہیں ان پہاڑیوں کے سلسلہ آخر کو جنوب رویہ اور شمال مغرب رویہ جاتے ہیں مشہور ہے کہ ورنگل سے مغرب کی طرف (۱۲) میل کے فاصلہ چٹیک پتھر کے لوہے کی کانیں ہیں سابق میں ورنگل بہت آباد تھا اور اب ایک چھوٹا سا قصبہ رہ گیا ہے جس میں تین ہزار آدمی آبادی ہے

ورنگل قالین سازی کے لئے نہایت مشہور ہے یہاں کے قالین بنے  
 والے مسلمان ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ لوگ اصل میں ایران کے باشندے  
 تھے مسلمانوں کی فتوحات کے وقت یہاں یہ لوگ رہ گئے۔ یہ لوگ  
 مٹھواڑے میں رہتے ہیں۔ مٹھواڑہ شمال مشرق کی طرف ایک میل  
 کے فاصلہ پر واقع ہے یہاں دو قسم کے قالین بنے جاتے ہیں اونٹنی اور  
 سوئی مٹھواڑے میں ریشمی کپڑا بنانے والے بھی رہتے ہیں۔ یہ لوگ خاص ریشم  
 اور ٹسر کا کپڑا بناتے ہیں۔ یہ لوگ کچا ریشم خود بناتے ہیں اور ریشم کے کپڑے  
 پاکہال تعلقہ کے جنگلوں میں پرورش کرتے ہیں جب سے کہ ریل بن گئی  
 ہے مٹھواڑہ بہت آباد ہو گیا ہے وہاں چوڑی چوڑی سڑکیں اور ایک  
 وضع کے مکانات بنے ہیں سڑک کے دو طرف دوکانیں بنائی گئی ہیں  
 اسٹیشن سے مٹھواڑے کے پُرانے برج تک جو نیا بازار بنا ہے وہ  
 انتصار گنج کہلاتا ہے اور وہ نواب انتصار جنگ بہادر کے نام سے  
 مشہور ہوا ہے جس زمانہ میں نواب مدوح اس صوبہ کے صوبہ دار تھے  
 انھوں نے یہاں کے رفاہ عام اور اس بستی کے رونق دیتے ہیں کوئی  
 دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا اور یہی سبب ہے کہ گذشتہ پانچ سال میں نجی  
 آبادی میں دو چند ترقی ہوئی ہے کریم آباد کی جاگیر مغرب کی طرف ایک  
 میل کے فاصلہ پر واقع ہے جو دسویں اور پندرہویں صدیوں کے مابین  
 میں مسلمانوں نے کئی دفعہ ورننگل کو فتح کیا ۱۳۰۲ء میں مدت تک یہ  
 شہر محصور کیا گیا مگر فتح نہ ہو سکا لیکن ۱۳۰۹ء میں دہلی کے پادشاہ نے پھر  
 اس کا محاصرہ کیا لیکن راجہ کی درخواست سے چند شرائط پر صلح کر لی گئی  
 اور دہلی کے پادشاہ نے یہ ملک پھر راجہ کو سپرد کر دیا ۱۳۲۱ء میں پھر اس

شہر پر لشکر کشی کی گئی اور تھوڑے دنوں تک محصور رہ کر یہ شہر فتح ہو گیا اور راجہ اور اوس کے خاندان کے لوگ مع چند رفقا کے قید ہو کر دہلی کو بھیج دیئے گئے اس راجہ کا نام پرتاپہ رور تھا مگر مسلمان مورخوں نے اوس کا لدار دیونا نام لکھا ہے اس راجہ کو پھر اوس کا ملک واپس کر دیا گیا اور وہ ۱۳۳۱ء میں مر گیا۔ پھر چند سال بعد یہ ریاست اڑیسہ کے راجاؤں نے جو گجپتی کے نام سے مشہور تھے لے لی گجپتی کے معنی صاحبیل ہیں ورنگل کے پادشاہ زرنپتی یعنی صاحبان مردم کہلاتے تھے ۱۳۲۵ء میں اس شہر کو آخری مرتبہ خاندان بہمنیہ کے احمد شاہ ولی نے فتح کیا اور لوٹا اس کے بعد کی صحیح تاریخ کچھ معلوم نہیں ہے۔ قاضی بیٹھ اور ورنگل سے چکر ریل ورنگل کے خام فصل سے گزرتی ہے اس فصیل کی دیواریں اب منہدم ہو گئی ہیں

## جستل ملی

جستل ملی کا اسٹیشن آتا ہے یہ وڑنچی سے (۲۱۶) میل ہے یہ کوئی بڑا گاؤں نہیں ہے لیکن قریب کے جنگلوں اور تالابوں میں بہت شکار ملتا ہے۔ پاکھال کا بہت بڑا اور مشہور تالاب یہاں سے مشرق کی جانب (۲۶) میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس تالاب کا رقبہ بیس مربع میل ہے اس تالاب کے تین طرف چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں کا سلسلہ واقع ہے اور پہاڑیوں پر نہایت ہی گھنا جنگل ہے۔ اور تالاب کے مغرب کی طرف ہندو گٹا بنا ہوا ہے یہ دیوار جو دو پہاڑیوں کے بیچ میں بنائی گئی ہے طول میں ایک میل ہے۔ اس دیوار میں ایک کتبہ لگا ہے اوس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دیوار ۱۱۰۰ سالوں میں یعنی سات سو گیارہ برس آگے

بنائی گئی تھی یہ تالاب اوسی راجہ نے بنایا ہے جس نے ہنمکنڈہ کے  
ہزارستون کا مندر بنایا تھا اس تالاب میں بحساب اوسط (۳۵) فٹ پانی  
ہے علاوہ مختلف قسم کی بڑی بڑی پھلیوں کے اوس میں مگر۔ اور اودہ آباد  
موجود ہیں۔ جن اراضی کو اس تالاب سے آبپاشی کیجاتی ہے وہ رقبہ  
میں بہت بڑی ہے بلکہ کم میٹھ تک جو اس تالاب سے (۵۰) میل کے فاصلہ  
پر ہے اوس کے پانی سے آبپاشی کیجاتی ہے اور اس آبپاشی سے ایک لاکھ  
روپیہ کی آمدنی ہوتی ہے۔ تالاب کے جنوب مشرق کی طرف جو جنگل واقع  
ہے وہ بہت گھنا ہے۔ جنگل تالاب کے کٹے سے (۴) میل کے فاصلہ پر ہے اور  
تالاب کے پاس آبادی بہت کم ہے۔ اس جنگل میں اور نیز وہاں کے پہاڑوں  
میں ہر قسم کا شکار بہت ملتا ہے۔ تالاب کے جنوبی کنارے پر چھا کا شکار ملتا  
ہے جس نے ان میں ورنگل تنگنا کا دارالسلطنت اپنی رولٹی پر تھا اور قوت  
یہ قطعہ بہت آباد ہو گا مگر اب یہاں اب صرف شیر اور درندے رہتے ہیں  
مشہور ہے کہ یہاں کی آب و ہوا تپ اور امراض صحت ہے اور یہی سبب  
ہے کہ تالاب کے پاس بہت کم زراعت ہوتی ہے یہاں شکار کھیلنے کیلئے  
سب سے عمدہ موسم مارچ سے مئی تک ہے ۶ برس آگے عالیجناب  
نواب سر سالار جنگ بہادر اول مرحوم نے اسے دوبارہ آباد کرنے  
کے بہت کوشش کی تھی اور پچاس ہزار روپیہ خرچ سے دائمی کھس قیدیوں  
کے لئے ایک بڑا قید خانہ بنوایا تھا۔ مگر آخر ان کے تجویز میں کامیابی نہ ہوئی  
اس قید خانہ کی دیواریں ابھی کھڑی دکھائی دیتی ہیں۔

چنستل پٹی سے روانہ ہوتے ہوئے ریل کی سڑک ایک تالاب کے جنوبی  
کنارے کے پاس سے گذرتی ہے اس تالاب کا نام لیکر ہے۔ یہاں بٹ اور

اور قسم کا شکار بکثرت ملتا ہے۔ وہیں پر مشرق کی طرف ایک پہاڑ ہے۔ جو  
شیر کے پہاڑ کے نام سے مشہور ہے۔ اسے شیر کا پہاڑ اس لئے کہتے ہیں کہ  
وہاں آگے شیر بکثرت رہتے تھے اس پہاڑ کی چوٹی پر ایک بہت پرانا قلعہ  
بنا ہوا ہے۔ اس پہاڑ کے پاس کا جنگل نہایت گھنا ہے اور اس پہاڑ پر  
سے چاروں طرف کی سیر جو دکھائی دیتی ہے وہ تصویر اوتار نے کے قابل ہے

## مکھنڈہ

بہ واڑی سے (۲۲ میل ہے یہ کوئی بڑا مقام نہیں ہے لیکن وہاں  
بخوبی شکار ملتا ہے۔ لیکن جینٹل ہلی سے گارلہ کے اسٹیشن تک ریل  
کے دونوں طرف پھیل چکی ہیں۔ یہاں تک سوائے ہندگان اعلیٰ حضرت کے اور  
کوئی شکار نہیں کر سکتا۔ اگر یہاں کوئی شکار کرنا چاہے جناب صاحب  
عالیشان بہادر کے ذریعہ سے ہندگان اعلیٰ حضرت ممدوح کی پروانگی ضرور  
حاصل کرنا چاہئے۔

## کاسا مدرم

یہ اسٹیشن واڑی سے (۲۳ میل ہے۔ یہ بھی کوئی بڑا اسٹیشن نہیں  
ہے۔ یہاں ریل کی ٹرک بہت بڑے تالاب کے پنج سے جواب خشک پڑا  
ہوا ہے گذرتی ہے۔ اور مکھنڈہ کے اسٹیشن سے کاسا مدرم تک براہ جنگل  
جی جنگل ہے اور یہ جنگل بہت گھنا ہے یہاں بخوبی شکار ملتا ہے۔

## مانکوٹہ

یہ اسٹیشن واڑی سے (۲۴۶) میل ہے یہ کنڈی کنڈہ نعلقہ کا صدر مقام ہے اور یہاں تحصیلدار رہتا ہے۔ یہاں سے چکر ریل کی سڑک کچی خشک تالابوں میں سے ہو کر گذرتی ہے اون میں سے ایک تالاب کا نام اوساپٹی ہے یہ جگہ اس قابل ہے کہ یہاں ایک دن گزار جائے یہاں کے قرب و جوار کے جنگل میں نیشر اور دوسرے بڑے بڑے جانور کا شکار افراط سے ملتا ہے۔ دو برس سے حضرت ہند گانائی شکار کے لئے یہاں روٹی افزوی فرماتے ہیں اور سنا گیا ہے کہ اعلیٰ حضرت ممدوح کو دونوں مرتبہ بکثرت شکار ملا۔

## گارلہ

یہ اسٹیشن واڑی سے (۲۵) میل کے فاصلہ پر واقع ہے یہ مقام منیرنگی کے دہنے کنارے پر ہے منیرنگی یا کہاں کے تالاب سے نکلتی ہے یہاں جنگل میں بڑے جانوروں کا شکار افراط سے ملتا ہے۔ یہ مقام نواب شوکت جنگ بہادر کی جاگیر ہے نواب صاحب ممدوح قلعہ محکم میٹھ کے قلعہ اریہ اسٹیشن سے عمارت کی لکڑی بکثرت بیرجات کو بھیجی جاتی ہے۔

## دورنگال

یہ اسٹیشن واڑی سے (۲۶۱) میل ہے یہاں سے ریل کی ایک شاخ بلندہ اسٹیشن کو جہاں سنگارنی کی کوئلے کی کانیں ہیں جاتی ہے یہاں



ریل ایک گھنے جنگل سے گذرتی ہے۔ اس اسٹیشن پر ناشتا وغیرہ کھانے کا کمرہ موجود ہے۔

## سنگارنی

یہ اسٹیشن واڑی سے (۲۰۱) میل ہے یہ اسٹیشن ریل کی اوس شاخ پر بنا ہے جو کولہ نکالنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ یہ کوئی بڑا مقام نہیں ہے لیکن یہاں خوب شکار ملتا ہے۔

## میلندو

یہ اسٹیشن واڑی سے (۲۷۷) میل ہے۔ یہ اسٹیشن اس ریل کی اوس شاخ کا جو شاخ معدنیات کھلاتی ہے آخری اسٹیشن ہے اس کو سٹے کے نکالنے کے واسطے ایک تجارتی کمپنی جو دن مینگ کمپنی کے نام سے مشہور ہے قائم ہوئی ہے مارچ ۱۸۷۲ء میں ڈاکٹر کنگ نے جو کہ سررشتہ معدنیات سرکار انگریزی کے ملازم ہیں پہلے پچل ان معدنیات کا پتہ نکالا تھا۔ ڈاکٹر موصوف نے اس بارہ میں سرکار عالی کو اطلاع دی اور سرکار مدوح نے مسٹر مین صاحب ملازم سررشتہ تعلیم کو حکم دیا کہ وہاں جا کر کوئلے کی کان کھود کے تحقیقات کے ساتھ معائنہ کر کے سرکار میں اطلاع دیں کہ یہ کان کس قدر بڑی ہے دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ چار جگہ کوئلہ باغراط موجود ہے اور سطح زمین سے پچاس فٹ سے ڈھائی سو فٹ کی دوری تک کوئلہ کی تہ شروع ہو جاتی ہے اور کوئلے کی تہ تین فٹ سے تیس فٹ تک موٹی ہے کوئلہ بہت عمدہ قسم کا ہے۔ کئی جگہ کھودنے سے اور اچھی طرح حساب

لگانے سے یہ تخمینہ کیا گیا کہ ان کانوں سے چار کروڑ ساڑھے لاکھ ٹن کوئلہ  
 نکلے گا۔ ٹن ستائیس من کا ہوتا ہے۔ مسٹر ہینن نے جو سرکار عالی کی  
 اطلاع کے لئے رپورٹ بھیجی وہ بہت اطمینان بخش تھی لیکن اس وقت  
 صرف چند ٹن کوئلہ کھود کر نکالنے اور انہیں آزمائش کر کے معائنہ کرنے  
 کے سوا اور کچھ نہیں کیا گیا۔ مگر جب ۱۸۸۵ء میں وہاں تک ریل بن گئی اس وقت  
 دکن مینگ کمپنی نے کوئلہ نکالنا شروع کیا۔ اس وقت سے وہاں کے جگل  
 سب کاٹ ڈالے گئے اور وہاں چار ہزار آدمیوں کی بستی آباد ہو گئی چند عہدہ  
 عمدہ مکانات بن گئے اور بڑے بڑے کارخانے تیار ہو گئے اور اب روزانہ  
 چھ سو ٹن کوئلہ نکالا جاتا ہے۔ ان کانوں میں زمین کے اندر جا کر کوئلہ کھودا  
 جاتا ہے اور یہ سب کام مسٹر کرکپ کے زیر اہتمام ہے۔ یہ صاحب بڑے  
 ذی فہم اور اپنے کام میں بڑے ہوشیار ہیں۔ ان کانوں کے دیکھنے میں ایک  
 دن بڑی خوشی سے کھٹ جاتا ہے۔

یہاں ایک مسافر بنگلہ ہے مگر اس میں میز کرسی وغیرہ نہیں ہے یہ مسافر  
 بنگلہ سرکار عالی نے بنوایا ہے۔ مسافروں کو اس بنگلہ میں مفت رہنے کی  
 اجازت ہے یہاں خوب شکار ملتا ہے۔

یہاں عمارت کی لکڑی مثلاً آبنوس ساگوان جنگلوں سے کاٹ کر کثرت  
 پیر و نجات کو بھیجی جاتی ہے۔ چند ہی روز ہوئے کہ اسٹیشن سے ہیل  
 کے فاصلہ پر سنگ مرمر اور صابون بنانے کی پتھر کی کانیں وہاں دریافت  
 ہوئی ہیں۔ ہیلندو کے مشرق کی طرف (۴۵) میل کے فاصلہ پر ایک بڑا اور  
 قدیم زمانہ کا مندر ہے۔ یہ مندر رام کے نام کا ہے اور وہ بدراجپن کے  
 گائوں میں واقع ہے یہ گائوں گداوری کے کنارے پر ہے۔ ہر سال

اپریل کے جینے میں اس مندر کے پاس بڑا میلہ ہوا کرتا ہے اس میلہ میں تمام اصناع کے ہزاروں جاتری جاتے ہیں سرکار عالی کے حکام اصناع نے وہاں ایک کچی سڑک بنادی ہے۔ لوگ کھتے ہیں کہ رام اور تیا اور چھین بناس کی حالت میں کچھ عرصہ تک ٹیرے تھے اور جس جگہ وہ ٹہرے تھے وہ مقام بارناسہ کے نام سے مشہور ہے اور ابھی تک موجود ہے اسی یول کے متعلق ایک کھانی یہاں لکھتے کے قابل ہے۔ قطب شاہی خاندان کے آخری پادشاہ یعنی ابو الحسن تانا شاہ مرحوم کے مدارا ملہام کا نام دیاںٹلو تھا سرکار کو اس پر بڑا اعتبار تھا اس شخص کا بھتیجا جس کا نام گونیا تھا تعلقہ کھم میٹھ کا پیشکار تھا۔ وہ شخص رام کا بڑا معتقد تھا۔ اس نے اوس نے اپنے تئیں رام اس کے نام سے مشہور کیا تھا وہ برابر سرکاری روپیہ اس یول کی آراستگی میں صرف کیا کرتا تھا اوس نے اس کام کے لئے کئی لاکھ روپیہ سرکاری خرچ کر دئے جب سرکار پر یہ بات ثابت ہوئی رام اس سے حساب طلب کیا گیا اور آخر کو وہ قید خانے بھیجا گیا اس قید خانہ میں وہ ہمیشہ رام سے دعا مانگا کرتا تھا۔ آخر کو رام نے اوس کی دعا قبول کی ایک روز رات کو ابو الحسن تانا شاہ اپنے عکسراے میں جو حیدر آباد میں تھی سو رہے تھے اتنے میں اون کے کمرہ میں دو سپاہی چلے آئے اور بہت سی اشرفیاں کی تھیلیاں زمین پر ڈال کر تانا شاہ سے وہ گونیا کے خلاصی کا تحریری فرمان مانگے۔ تانا شاہ گھبرا گئے اور گھبراہٹ میں قلم دوات ڈھونڈنے لگے اتنے میں دونوں سپاہی غائب ہو گئے تانا شاہ یہ سمجھے کہ میں خواب دیکھ رہا ہوں اس لئے وہ ہر سو گئے صبح کو انہوں نے دیکھا کہ اشرفیاں وہاں موجود ہیں اور جب گنی گئیں تو معلوم ہوا اسی قدر رقم ہے جو گونیا سے واجب الوصول تھی اور قوت

تانا شاہ کو معلوم ہوا کہ یہ اشرفیاں رام دھیمین لائے تھے۔ انھوں نے فوراً رام داس کی خلاصی کے لئے حکم دیدیا اور دیول کے لئے کئی گانوں معافی کے لکھدے یہ گانوں ابھی تک معافی میں چلے آتے ہیں۔ معینات کے شاخ کی ابتدا دور نکل سے ہے اور اس کا آخری اسٹیشن لینڈ وہے دور نکل سے پیریل ۔

## پاپٹ پلی کو

جاتی ہے یہ اسٹیشن واڑی سے (۲۶۶) میل ہے یہ ایک چھوٹا سا کانٹا ہے مگر یہاں کے جنگل اور تالابوں میں خوب شکار ملتا ہے ۔

## کھم میٹھ

یہ واڑی سے (۲۷۵) میل ہے اس اسٹیشن میں ٹھہرنے کا کمرہ بنا ہے اور اسٹیشن کے چبوترے پر چھوٹا سا باغ لگا ہوا ہے۔ یہاں سہراب جی جمشید جی جینائی اول تعلقہ اور انجینئر آبپاشی تحصیلدار متھ کو توالی وغیرہ رہتے ہیں۔ قبل ریل کے بنے کے کھم میٹھ کی بتی بالکل اوجاڑ تھی آبادی بھی بہت تھوڑی تھی اور تجارت کا نام تک نہ تھا۔ لیکن جب سے ریل بن گئی ہے آبادی میں بہت ترقی ہوئی ہے آگے یہاں کی آبادی چھ ہزار تھی اب دس ہزار ہو گئی ہے اور نئے بازار و مکانات وینر سڑکیں بھی تیار ہو گئی ہیں اور یہاں کے تعلقہ ارحصا کے حسن انتظام سے سب طرح کی تجارت میں خصوصاً تلّی وغیرہ کی تجارت میں بڑی ترقی ہے۔ اور یہی سبب ہے کہ گلیا میٹھ میں جو انگریزی سرحدیں واقع تھیں تجارت میں کمی ہو گئی اور وہاں کے اکثر بیوپاری کھم میٹھ آکر سکونت پذیر ہو گئے ہیں

یہاں اسٹیشن کے پاس ہی ایک ہسپتال ہے جہاں مریضوں کا مفت علاج ہوتا ہے۔ اور مفت دوا دی جاتی ہے وہاں سے قریب ہی ایک مسافر بنگلہ بنا ہوا ہے یہ بنگلہ اگلے زمانہ کے حکام کے رہنے کی بارہ دری تھی اب یہ نئے سرے سے سجدہ مسافر بنگلہ بن گیا ہے۔ اس بنگلہ کے اطراف میں ایک چھوٹا سا باغ بھی لگایا گیا ہے اس اسٹیشن سے شمال مشرق کی طرف ایک میل کے فاصلہ پر رنگ دیو کا ایک قدیم مندر بنا ہوا ہے یہ مندر ایک پہاڑی پر واقع ہے یہاں سیکڑوں آدمی روز پوجا کے واسطے جاتے ہیں اور ہر سال وہاں ایک جاتا ہوتا ہے یہاں کی زمین یا ہ مٹی کی ہے اور وہاں بہت کاشتکاری کی جاتی ہے وہاں ریٹائی۔ چانول۔ جو آرو وغیرہ کثرت پائی جاتی ہے آب و ہوا یہاں کی اچھی ہے ہر اب جی صاحب کا بنگلہ ایک ٹیکری پر واقع ہے یہ ٹیکری پچاس فٹ بلند ہے اس بنگلہ میں جانے کے لئے دو طرف چوڑی چوڑی سیڑھیاں بنی ہیں یہ بنگلہ ڈیڑھ صاحب نے بنایا تھا ڈیڑھ صاحب ۵۰ برس آگے یہاں کے مشہور اور نامی صدر تعلقدار تھے ان کے ماتحت کے اضلاع میں بہت اچھا انتظام رہا کرتا تھا یہاں کے بعض عمر اور دیرینہ سال کے باشندے اب تک ڈیڑھ صاحب کو بڑی عزت و حرمت اور مہربانی سے یاد کرتے ہیں۔ ان اضلاع میں وہ صاحب بہادر کے نام سے مشہور ہیں۔ کہم میٹھو کا قلعہ ایک پہاڑ پر جو تین سو فٹ بلند ہے بنا ہوا اس پہاڑی پر درخت وغیرہ نہیں ہیں یہ قلعہ ریل سے دکھائی دیتا ہے بیرونی فصیل میں چار مربع میل زمین گہری ہوئی ہے اندر حصار کا عرض بہت چوڑا ہے اور وہ بڑے بڑے سفید پتھروں کی بنی ہوئی ہے یہ پتھر برابر اوڑھے چھ تراشنے کئے ہیں اس حصار میں اونچے اونچے اور مضبوط دو دروازہ ہیں۔ دوسرا دروازہ تین مربع پتھروں کے ستون پر لگایا گیا ہے یہ ستون

اٹھارہ اٹھارہ فٹ بلند ہیں اس دروازہ میں سے جا کر بیڑ کی اونچائی شروع ہو جاتی ہے اس راستہ میں بڑی سیلیں ہیں آدھی دور پہنچ کر تیسرا دروازہ آتا ہے یہاں سے چڑھائی شروع ہو جاتی ہے اور پھر یہاں سے مڑ کر قلعہ کے اوپر پہنچ جاتے ہیں اس قلعہ کے اوپر سے چاروں طرف کی خوب سیر دکھائی دیتی ہے۔ اس قلعہ میں کئی توپیں رکھیں ہیں۔ بعض میٹل کی ہیں اور بعض بجھائے ہوئے لوہے کی بڑی توپوں میں یہ عبارت فارسی میں لکھی ہوئی ہے۔ رفیق نواب رکن الدولہ ظفر الدولہ ۱۸۵۷ء یہ سنہ مطابق ہے ۱۲۷۵ء کے رکن الدولہ اس وقت کے نظام یعنی نواب نظام علی خاں مرحوم و معذور کے مددگار تھے۔ اس قلعہ کے بارے میں وہاں کے لوگ یہ بیان کرتے ہیں سات سو برس آگے جنوبی ہندوستان سے تین بھائی یہاں آ کر رہے ان تینوں بھائیوں کے نام آکئی رڈھی بکٹارڈھی۔ اولاد آردھی تھا یہ لوگ ورنگل کے راجہ کھارویر اگجپتی دیوا کے عہد میں یہاں آ کر بسے انھوں نے اس راجہ سے کھم بیٹھ کے قرب و جوار کی اراضی کاشتکاری کی غرض سے مالگنداری زمین (پن) بٹرائی۔ جب انھوں نے پہلے ہی سال کاشتکاری کی غرض سے زمین میں ہل چلایا تو انہیں بہت بڑا خزانہ ملا۔ اس خزانہ میں زیادہ تر اشرفیاں تھیں اور چونکہ وہ تینوں بھائی دیانت دار اور سیدھے سادھے کاشتکار تھے انھوں نے یہ قطعی طور سے ارادہ کر لیا کہ یہ خزانہ راجہ کو دیدیا جائے چنانچہ وہ لوگ ورنگل کو وہ خزانہ لے گئے اور راجہ کو دیا لیکن راجہ ان کی دیانت داری دیکھ کر بہت خوش ہوا اور اس کے بیٹے سے انکار کیا اور ان سے کہا کہ تمہیں اس زمین میں جو کچھ ملے وہ تمہارا حق ہے ہر اون تینوں بھائیوں نے راجہ سے کھم بیٹھ میں ایک قلعہ بنانے کی اور غیرندی میں کئی

انٹینیٹ رکٹے بنانے کی اجازت لی یہ ندی کھم میٹھ کے پاس سے گذرتی ہے  
 راجہ نے اون کی درخواست فوراً منظور کر لی چنانچہ چند ہی سال میں وہ قلعہ  
 اور آبپاشی کے غرض سے پانچ کٹے تیار ہو گئے مشہور ہے کہ اس قلعہ میں نوآباد  
 نظام غلینیاں بہادر مرحوم و معذور کے زمانہ میں فرانسیسی فوج آ کے رہی  
 تھیں اور اس قلعہ کے استحکامات کی تکمیل کی گئی تھی اس قلعہ کے قلعدار نوآباد  
 شوکت جنگ بہادر بالاحصار میں رہتے ہیں اور فیصل کے اندر کی آمدنی  
 انہیں معاف ہے۔ علاوہ برآں انہیں ایک اور چھوٹی سی جاگیر دی گئی ہے۔  
 اس قلعہ کو ۱۷۱۵ء میں سلطان قلی قطب شاہ نے محصور کیا تھا۔ مگر وہاں کا  
 راجہ جس کا نام سیتاپتی تھا مع اپنے رفقاء کے گونڈاپلی کو ہٹا گیا۔ جعفر بیگ  
 قلعہ دار نے ۱۷۱۷ء میں یہ قلعہ کرنل ہارٹ صاحب کو جو انگریزی فوج کا سرگروہ تھا  
 سپرد کر دیا۔ اس خیر خواہی کے عوض میں اسے گونڈاپلی کے ضلع میں دو گانوں  
 بطور جاگیر کے دیدے گئے لیکن ۱۷۱۷ء میں جب یہ معلوم ہوا کہ وہ پھلی بندر کے  
 فرانس والوں سے خفیہ خط و کتابت کرتا ہے تو وہ گرفتار کیا گیا اور اس کی  
 جاگیر ضبط کی گئی۔

کھم میٹھ کے پاس خرچ مشنری سوسائٹی کے پادریوں کا مکان ہے بفصل  
 وہاں اہتمام پادری پنسن صاحب کے محول ہے۔ اور عورتوں کی ترغیب نصرت  
 کے لئے بھی یہاں پادریوں نے ایک چھوٹا سا مکان بنایا ہے اور اس مکان  
 کا اہتمام مس برنڈن صاحبہ کے محول ہے۔ اس میں دو اور لیڈیاں اعانت  
 کے لئے مقرر ہیں اون دو میں سے ایک لیڈی علم طب میں سند یافتہ ہے سبباً  
 ہے کہ اس زمانہ مشن سے لوگ بہت خوش ہیں اور اس سے لوگوں کو  
 فائدہ پہونچتا ہے۔

## چنتاکنی

کھم میٹھ کے بعد چنتاکنی کا اسٹیشن آتا ہے۔ یہ اسٹیشن واڑی سے ۱۲۵ میل ہے یہاں سے نزدیک ہی ایک تالاب ہے اور اس میں بہت - اونچا کاشکار بجو بیٹھا ہے کھم میٹھ سے روانہ ہونے کے بعد زمین کی ہیئت بالکل بدل جاتی ہے اور ویران پہاڑوں اور گھنے جنگل کے عوض سب طرف سیاہ زمین کے کھیت نظر آتے ہیں اور ان میں روٹی کی اچھی کاشت ہوتی ہے

## پھرلونا کا لوکا

اسٹیشن آتا ہے یہ واڑی سے ۱۲۹۳ میل کے فاصلہ پر ہے جگیا میٹھ کے جانے والے اسی اسٹیشن پر اونز جاتے ہیں جگیا میٹھ اس اسٹیشن سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر ہے یہاں کے اراضی میں اچھی کاشتکاری ہوتی ہے جگیا میٹھ بہت قدیم اور مشہور بیوپار کا مقام ہے اور وہ انگریزی علاقہ میں واقع ہے اوسکی آبادی دس ہزار کی ہے مشہور ہے کہ یہ گانوں و اسی ردی وینکاٹا مداری نائڈی اپنے باپ کے نام سے جس کا نام جگیا تھا بسایا بوننا جکو سے روانہ ہونے ہوئے ریل کی سڑک ویراندی پر سے گذرتی ہے۔ اس ندی پر پیل یا یونکا ایک عمدہ پل بنا ہے۔ پھر

## مدیرا کا

اسٹیشن آتا ہے۔ یہاں سے واڑی (۳۰۳) میل ہے یہ مقام دم تعلقہ تحصیلدار اور مہتمم کروڑگیری کا مستقر ہے اور یہاں اچھی کاشتکاری ہوتی ہے



یہاں سے روانہ ہو کر گونڈاپلی کے پہاڑ دکھائی دینے شروع ہوتے ہیں اور ریل ٹیلیگراف پر سے گذرتی ہے اور اس ندی پر ریل کی سڑک کے نیچے پل پانوں کا پل بنا ہوا ہے۔

## بروپیالیم

پیر بروپیالیم اسٹیشن آتا ہے۔ یہ اسٹیشن واڑی سے (۳۱۳) میل ہے۔ یہ اسٹیشن ملک سرکار عالی کا آخری اسٹیشن ہے۔ ریل کی سڑک کے (۳۱۶) میل کے نشان کے پاس ایک مربع تختہ لگا ہوا ہے یہ تختہ ملک سرکار عالی اور انگریزی سرکار کے حد کی علامت ہے یہاں پر یہ لکھا ضرور ہے کہ ملنگانہ کے قدیم پادشاہوں کی عقل و فراست پر تعجب کے بغیر رہا نہیں جا سکتا۔ ان پادشاہوں نے نہایت ہوشیاری اور عقلمندی کا کام کیا تھا۔ کہ ملک سرکار پیر میں آبپاشی کے کئی بڑے بڑے تالاب وغیرہ علوم ریاضی کے اصول پر تیار کر کے اپنی بینک نامی کے لئے مددگار قائم کر دئے۔ جس کی برکت اور فوائد سے لوگ آج تک مستفیض ہو رہے ہیں۔

## کنگلی نینی

پھر کنگلی نینی کا اسٹیشن آتا ہے یہ واڑی سے (۳۱۹) میل ہے یہاں پر ریل کی سڑک گونڈاپلی کے پہاڑوں سے سے گذرتی ہے اس پہاڑ پر درخت افراط سے ہیں اور وہاں عمدہ سیر نظر آتی ہے۔

## گونڈاپلی

پھر گونڈہ پلی کا اسٹیشن آتا ہے یہ واڑی سے (۳۲۸) میل ہے یہ مقام بہت آباد ہے اور اس میں ساڑھے چار ہزار آدمی بستے ہیں گائوں لکڑی کے چھوٹے چھوٹے مور توں اور کھلونوں کی ساخت کے لئے مشہور ہے یہ کھلونے ایک ماشے سے بہت ہلکی لکڑی سے جس کے درخت یہاں کے پہاڑوں پر بافراط اگتے ہیں بنائے جاتے ہیں۔ اسٹیشن کے مقابل یہاں کا مشہور قلعہ جو ایک پہاڑ کی چوٹی پر بنا ہوا ہے دکھائی دیتا ہے اس پہاڑ کے گرد اور پہاڑیوں کا سلسلہ واقع ہے مشہور ہے کہ یہ قلعہ راجہ نور دوی نے ۱۳۶۰ء میں بنوایا تھا۔ اور اس قلعہ کا نام گونڈہ پلی تھا۔ گونڈا دواں گڑھے کا نام تھا جس نے راجہ کو قلعہ بنانے کے لئے اس پہاڑ کا پتہ بتایا تھا اس قلعہ کے استحکامات وغیرہ کی فیصل اور دیواریں شکستہ ہو گئی ہیں اور خود قلعہ ویران اور شہروں اور درندہ جانوروں کا مسکن بن گیا ہے۔

۱۳۷۰ء خاندان رومی کے تمام ہونے پر یہ قلعہ اوڑیسہ کے راجہ نے لے لیا پھر اس میں اس قلعہ کو محمد شاہ بہمنی نے اوڑیسہ کے راجہ سے لے لیا اور اس قلعہ میں مسلمانوں کی ایک جمعیت متعین کی گئی۔ لیکن دوسرے سال جیکہ سخت فحط سالی ہوئی تھی اس جمعیت کے سپاہی باغی ہو گئے اور انھوں نے قلعہ کے حاکم کو مار ڈالا اور وہ قلعہ بیمار راجہ اوڑیا کے حوالہ کر دیا اس واقعہ کی خبر سن کر محمد شاہ ایک بڑی جمعیت لیکر بیدر سے روانہ ہوا اور اوڑیسہ کے ملک کو فتح کر کے اسے غارت کیا اور پھر گونڈاپلی کے قلعہ کو محصور کیا بیمار راجہ نے چھ مہینے تک بڑی بہادری سے محصور رہ کر معافی کے وعدہ پر اپنے شیئیں غنیم کے

حوالہ کر دیا لوگ کھتے ہیں کہ جس وقت محمد شاہ اس قلعہ کے دیکھنے کے لئے وہاں داخل ہوا اوس وقت اوس کی عمر (۲۳) برس کی تھی اور جب اوس نے دیکھا کہ ایک ہندوؤں کے مندر میں چند برہمن پوجا رہی اپنے مذہب کی پوجا کر رہے ہیں تو اس سے بہت غصہ آیا اور اوس نے اپنے ہاتھ سے اون کو مار ڈالا پھر اوس نے حکم دیا کہ وہ مندر توڑ کر وہاں ایک مسجد بنائی جائے پھر محمد شاہ یہاں تین چار برس رہا اور کئی راجاؤں کے ملک فتح کئے اسی زمانہ میں اوس کے معمر اور دیانت دار وزیر خواجہ محمد غوان کو لوگوں نے سارشی کر کے مار ڈالا یہ واقعہ اسی پہاڑ کے دامن میں واقع ہوا ہے۔ اوس وقت تک محمد شاہ کا خیمہ گاہ اس پہاڑ کے دامن میں تھا مشہور ہے کہ اس واقعہ کے سبب سے محمد شاہ کو اوس جگہ سے بہت نفرت پیدا ہوئی اور وہ پھر بیدر کو چلا گیا وہاں پہونچ کر اوس نے می نوشی اس قدر شروع کی کہ وہ مارچ ۱۷۸۲ء میں سرام کی بیماری سے مر گیا اور حالت نزع میں چلا تا تھا کہ مجھے محمد غوان پہاڑ سے ڈالتا ہے پھر ۱۷۸۲ء میں اس قلعہ کو راجہ کرشنا دیو ارایا نے لے لیا اور اڑیسہ کے راجاؤں کے قبضہ میں رہا تا ۱۷۸۳ء میں پھر اس قلعہ کو سلطان علی قلی شاہ نے گولہ باری کر کے چھین لیا۔ اور پھر مدت تک گولکنڈہ کا پادشاہ ابراہیم قطب شاہ اس قلعہ میں جا کر رہا اس پادشاہ کو وہ قلعہ بہت پسند تھا اوس نے اس قلعہ میں بہت کچھ بڑایا اور بستی کے چاروں طرف ایک فصیل بنائی اور وہ مقام جہاں اوس کا لشکر گاہ تھا۔ آج تک ابراہیم پٹیم کے نام سے مشہور ہے کھتے ہیں کہ ۱۷۸۷ء میں یہ قلعہ اورنگ زیب کے قبضہ میں آگیا اور ۱۷۸۷ء میں انگریزی فوج نے جنرل کیلاڈ کے ماتحتی میں اس قلعہ پر حملہ کیا اور فتح کر لیا اس قلعہ کا بالا حصار سلطان احمد قطب شاہ نے بنایا تھا اور اپنے عہد سلطنت میں

جو ۱۶۲۱ء سے ۱۶۶۹ء تک تھا او سے اپنے رہنے کے لئے آراستہ کیا ۱۷۵۹ء  
 میں انگریزی فوج نے یہ قلعہ خالی کر دیا پہاڑ کے دامن میں صرف ایک بارک  
 باقی ہے۔ اور اب وہ مسافر بنگلہ کے نام سے مشہور ہے۔ ہیرے کی وہ کانیں  
 جو گو لکنڈہ کے نام سے مشہور ہیں گونڈ اپلی کے مغرب کی طرف بارہ میل کے  
 فاصلہ پر پریٹال کے گانوں میں واقع ہیں۔ یہ گانوں وادی کرشنا میں واقع  
 ہے یہ کانیں مالاولی اور گولاپلی میں بھی موجود ہیں یہ دونوں گانوں بجواڑ  
 کے شمال مشرق کی طرف واقع ہیں سب سے بیشتر ان گانوں کا نہایت معتبر  
 حال ایک فرانسیسی جوہری نے جس کا نام پیورینر تھا لکھا ہے یہ شخص سترہویں  
 صدی عیسوی میں جو اہرات خریدنے کے لئے چھ مرتبہ ہندوستان آیا وہ گو لکنڈہ  
 سے مشرق کی طرف سات دن کی راہ گیا اور کرشنا ندی سے پار ہو کر وہ ان  
 گانوں تک پہنچا۔ اوس نے لکھا ہے کہ جب میں وہاں پہنچا تو میں ساٹھ ہزار  
 آدمیوں کو ہیرا نکالنے کے کام میں مصروف پایا۔

## بجواڑہ

یہاں سے واڑی تک (۳۲۸) میل کا فاصلہ ہے۔ اور یہ ملک سرکار عالی  
 آخری اسٹیشن ہے۔ یہاں مسافروں کے ٹہرنے کا کمرہ ہے اور ریل کے چوڑے  
 پھول وغیرہ کے جھاڑ لگے ہیں۔ یہاں کے اسٹیشن ماسٹر جن کا نام مسٹر ٹیس ہے۔  
 یہاں کے بسی کے حالات سے بہت اچھی طرح واقف ہیں جو پوچھے بنا دیتے  
 ہیں بجواڑے کی قدیم بستی کرشنا ندی کے بائیں کنارے پر واقع ہے اور وہاں  
 سے سمندر تک (۲۴) میل کا فاصلہ رہ جاتا ہے۔ کرشنا ندی پھلی بندر کے پاس  
 خلیج بنگالہ میں گرتی ہے۔ بجواڑے سے حیدر آباد تک اچھی سڑک بنی ہوئی

بجواڑہ عجیب و غریب کی جگہ پر واقع ہے اوس کے سب طرف مخروطی شکل کے اونچی اونچی پہاڑیاں واقع ہیں یہ پہاڑیاں چار سو فٹ سے چھ سو فٹ تک بلند ہیں بجواڑے کی آبادی دس ہزار ہے یہاں قدیم زمانہ کے بہت سی نشانیاں دستیاب ہوئی ہیں خصوصاً چین مذہب کی مورتیں۔ ان مورتوں میں سے دو مورتیں مغربی پہاڑی پر ہیں اور ایک تصویر مشرقی پہاڑ پر کھودنے سے معلوم ہوا ہے کہ جہاں پر اب بجواڑہ آباد ہے وہاں قدیم زمانہ میں ایک بڑا شہر آباد تھا۔ اور قافو قنواہاں پتھر کے کتبہ گیا رہوس صدی کے کھدے ہوئے ملتے ہیں۔ چونکہ یہ مقام ندی کی ایک گھاٹ پر واقع ہے۔ اور اوس کے سب طرف پہاڑ ہیں اور ان پہاڑوں سے بڑا بچاؤ ہے اسی سبب سے ۱۲۳۷ء سے جبکہ خاندان چولا کے پادشاہوں نے اس ملک پر قبضہ کیا رہا ۱۶۵۷ء (جبکہ نواب نظام علی خاں بہادر مرحوم نے پھلی بندر پر حملہ کرنا چاہا تھا۔) جو جو فوجیں اس طرف سے گذریں انہوں نے محفوظ مقام سمجھ کر یہاں پر قیام کیا۔ جو پہاڑی آج کل تار برقی کی پہاڑی کھلاتی ہے وہ آگے ندی کے عین کنارہ تک چلی تھی اور ندی کے کنارے پر جو ٹرک ہے سو برس آگے وہاں پر پہاڑی کا ایک ٹکڑا برآمدے کی طرح واقع تھا اور فوجی حکام اوس کو اپنے بڑے مطلب کا خیال کرتے تھے لیکن جس وقت کہ جنرل کیل بہادر اپنی فوج لیکر بجواڑے گئے اور ۱۶۷۷ء میں گونڈ اپلی کے قلعہ پر اپنا قبضہ کر لیا تو بجواڑے کے لئے ایک پہاڑی پر دمہ بنایا گیا اور کچھ برس تک وہاں کچھ فوج رکھی گئی اس دمہ کی علامتیں ابھی تک موجود ہیں۔ ندی کے کنارے جو پہاڑی چٹان آویزاں معلوم ہوتی تھیں وہ اب نہیں ہیں کیونکہ سرشتہ تعمیرات نے وہاں کے پتھر ندی میں اینٹ بنانے کے لئے کھدوا ڈالے مغربی پہاڑ پر کاناکا دگا

کے مندر میں دو کتبہ موجود ہیں۔ پہرہ کتبہ ۱۸۵۱ء کے کھدے ہوئے ہیں ان کتبوں میں ایک چہتری خاندان کے آٹھ پشتوں کا شجرہ دیا ہے مشہور ہے کہ ۱۸۵۱ء میں راجپوت کے چار قومیں بجواڑے میں آئیں۔ ان چاروں جمل عنوان کے سردار کا نام مادہ ہو در ماتھا۔ اسی مادہ ہو درما کی نسل کے چند شخص ہزار برس کے بعد نشانان گوک لکڑہ کے دربار میں بڑی بڑی خدمتوں پر مامور تھے ۱۸۵۲ء میں ان لوگوں نے دزگاٹیم میں اپنی ریاست قائم کر لی اور ۱۸۵۲ء میں دیناگرام میں ایک قلعہ بنایا اور ابھی تک اون کی اولاد وہاں موجود ہے۔

بجواڑے میں صدر اسٹنٹ کلکٹر اور ارنلکیو ٹو انجینئر اور سپرنٹنڈنٹ انجینئر رہتے ہیں۔ چرچ مشنری سوسائٹی کے یہاں کئی مدرسے ہیں اور انجمن مذکور کے پادری ہری سن صاحب وہاں ایک بنگلہ میں جو اسٹیشن کے پاس بہت اونچی بنا دی پر بنا ہوا ہے رہتے ہیں یہ صاحب ایک مدرسہ میں نماز رعیائیوں کی طرز متنی عبادت پڑھاتے ہیں اس پہاڑ پر ایک اور بنگلہ بنا ہے اور مشہور ہے کہ یہ بنگلہ کرنل آر صاحب نے بنایا تھا اس پہاڑ پر بدہ کا مجسمہ سیاہ پتھر کا بنا ہوا رکھا تھا یہ مجسمہ ایک پیر پری میں رکھا گیا ہے۔ یہاں فرقہ رومن کتھولیک کا بھی ایک چھوٹا سا گرجا ہے جہاں آباد سے کبھی کبھی اس فرقہ کا ایک پادری اوس گرجا میں جا کر رعیائیوں طرز کی نماز پڑھاتا ہے یہاں ڈاکخانہ اور تار گھر کلیئر تحصیلدار کی کچہری ایک مسافر بنگلہ اور پیر پری اور ریڈنگ روم بنا ہے ریڈنگ روم کے دروازہ پر بدہ اور جین مذہب کے مجسمیں کھڑے کئے گئے ہیں یہ مجسمیں وہاں اوس وقت ملے تھے جب وہاں آبپاشی کی نہر کھودی جاتی تھی تھوڑے دنوں سے سکندر آباد کے پیرس اینڈ کمپنی نے وہاں ایک دوکان کھولی ہے اور اون کے دوکان میٹھے پانی وغیرہ سے بجواڑے سے اور کنٹور کے پور میں باشندوں

بڑا آرام ملنے لگا ہے۔ ایک زمانہ میں بجواڑہ غلیظ مقام تھا وہاں کی آب و ہوا مضر صحت تھی اور ہر سال یکڑوں آدمی ہیضہ سے مرتے تھے جب سے وہاں تک ریل بنی ہے۔ اس وقت سے وہاں بڑی صفائی ہو گئی ہے اور سب غلاظت دفع کر دی گئی غلیظ چھوڑے اوٹھا ڈالے گئے اور پانی کے باہر کی آب و ہوا جو سابق میں بہت غلیظ تھی اب وہ بھی اچھی ہو گئی ہے اسٹیشن کے مشرق کی طرف چند روز سے ایک نئی بستی آباد ہوئی ہے۔ اس بستی کا نام بکنگ کھام پٹیج ہے اور اسی مقام پر وہاں کے یورپین لوگ رہتے ہیں یہاں آبپاشی کی نہر پراسٹیشن کو جانے کے لئے ایک پل بنایا گیا ہے یہ سب اصلاحیں ارنڈل صاحب کلکٹر ضلع کرشنا اور وینچ صاحب اسسٹنٹ کلکٹر ضلع مذکور کے جن انتظام کا نتیجہ ہے مگر یہاں سال کے بارہوں میں گرمی زیادہ پڑتی ہے اور عین موسم گرما کی گرمی تو نارداشتی ہوتی ہے۔

جو تابرقی مدراس سے کلکتہ جاتا ہے اس کے کھنبے یہاں پر کرشنا ندی کے اوپر مقابل کے اور رستم کی رائے ہیں وینا پھر میں کھیں تار کے دو کھنبوں میں ایک سے دوسرے تک اس قدر فاصلہ نہیں ہے۔ یہ تار اس مقام پر ساگوں کی یکڑی کے بڑے بڑے کھنبوں میں لگائے گئے ہیں یہ کھنبے ایک طرف سے تاروں سے کسے ہوئے ہیں۔ سب تین تار ندی پر لگے ہیں یہ تینوں تار علیحدہ علیحدہ کھنبوں پر لگے ہیں سب سے اونچے تار کا کھنبا بجواڑے کے طرف (۴۰۵) فٹ بلند پہاڑی پر لگا ہوا ہے۔ اور اون کے مقابل کا دوسرا کھنبا ندی کے اس پار تیتا نگرم کی پہاڑی پر جو (۳۷۲) فٹ بلند ہے لگایا گیا ہے۔ اور ان دونوں کھنبوں میں بخط مستقیم (۵۰۰) فٹ کا فاصلہ ہے اس سے ظاہر ہے کہ یہ تار دونوں کھنبوں کے بیچ میں خم کھائے ہوئے ہیں۔

جہاں سے یہ تاربت جھکا ہوا ہے وہاں سے اینکٹ رکٹی کی سطح  
 (۲۶) فٹ ہے بجواڑے کی پیارٹی اینکٹ سے اوپر اور ستیانگرم کی  
 پیارٹی اینکٹ سے نیچے ہے جو لائی ۱۵۲۰ فٹ میں جبکہ اینکٹ کے اوپر  
 (۲۰) فٹ سے زیادہ پانی بہتا اور وقت یہ تار پانی سے (۶۶) فٹ اونچا تھا  
 جن پیاروں میں سے کرشنا ندی یہاں پر گذرتی ہے دیکھنے کے قابل ہے  
 یہاں پر ندی کے مقابل کے کناروں کا فاصلہ ایک دوسرے سے پونہ سیل  
 ہے۔ علاوہ ان پیاروں کے وہ مقام بھی جہاں سے آبپاشی کی نہر بنائی  
 گئی ہے دیکھنے کے قابل ہے اور ندی کا اینکٹ (کٹا) دیکھنے کے قابل  
 ہے یہ کٹا ۱۵۲۰ فٹ میں کرنل آر صاحب نے سات لاکھ روپیہ کے خرچ سے بنایا  
 یہاں کی سیر دیکھنے کے قابل ہے کرشنا ندی دو بلند پیاروں میں سے  
 گذرتی ہے اور آبپاشی کی نہر میں یہیں سے شروع ہوئی ہے اور پھلی بندر  
 اور ایلور کی طرف چلی گئی ہے بجواڑے کے مقابل ستیانگرم کے کنارے  
 آبپاشی کی ایک اور نہر بنائی گئی ہے۔ یہ نہر بکنگ گھام کٹاٹل کھلاتی  
 ہے۔ اور بایجناب ڈیوک آف بکنگ گھام بہادر سابق کے گورنر مدراس  
 کے نام سے مشہور ہے یہ عمدہ نہر مدراس تک چلی گئی ہے اور اس کے  
 سبب سے سامان اور بار برداری کی بہت بڑی تجارت ہوتی ہے۔ یہ  
 دونوں نہریں مارچ سے جون تک کچھ ٹھکانے کے واسطے بند کیجاتی ہیں  
 جب سے کہ ڈزیکل سے بجواڑے تک ریل بن گئی تب سے بجواڑے  
 میں اس ریل پر سے بہت مال اورتے لگا زیادہ تر کوئلہ اور انسی وغیرہ  
 اورتی ہے مگر بجواڑے پر سے بہت ہی تھوڑا مال ریل پر لا داجاتا ہے جبکہ  
 ریل پہلے پہل جاری ہوئی اس وقت لوگ بکثرت سوار ہوتے تھے۔ اور وقت



یہ خیال کیا گیا کہ یہاں سے بہت مسافر سوار ہوا کریں گے لیکن بہت جلد یہ خیال غلط ثابت ہوا لیکن علی العموم نظر کر کے اس ریل کی نئی شکل دیکھنے جو ریل سکندر آباد سے آگے جاتی ہے۔ اس کے مسافروں کے کراہے کی آمدنی اطمینان بخش ہے۔

بجواڑے کے مقابل کرشنا ندی کے اوس پار سے سڈرن مرہٹا ریلوے بنی ہے۔ یہ ریل چھوٹی پٹری کی ہے اور وہ مدراس کی ریل سے کوئنگل کے اسٹیشن پر ملتی ہے۔ عاینجاب لارڈ مارا صاحب نے غزہ اکتوبر ۱۸۹۰ء کو بجواڑے میں ایک اور ریل کی بنیاد قایم کی یہ ریل مشرقی ساحل کے ریلوے کے نام سے مشہور ہے۔ بالفعل یہ ریل بجواڑے سے کلکتہ تک بن رہی ہے اور غالباً آخر کو یہ ریل کلکتہ تک بڑھائے جاوے گی کرشنا ندی کے اوپر سیل پالوں کا پل بنایا جاتا ہے اس پل کے بنجانے سے سڈرن مرہٹا ریلوے مشرقی ساحل کے ریلوے کے ساتھ مل جائے گی۔ جب ریل بن جائے گی اور اوس کی تیاری میں دو برس کی مدت کا تخمینہ کیا گیا ہے۔

اور مشرقی ساحل کی ریلوے بھی بن جائے گی اوس وقت دیکھنا چاہئے کہ ان دونوں ریلوے ساتھ مل جانے سے ملک سرکار نظام کی ریلوے کی آمدنی میں کیا ترقی ہوتی ہے فقط

ترجمہ۔ اخبار سینٹ جان گرجا سکندر آباد۔ اف اس۔ لیون اسکوائر  
ٹرافک انسپکٹر ریلوے سرکار عالی مطبوعہ ۱۸۹۲ء

ملاحظہ ہو (۱۸۴) تواریخی حالات ریلوے مقامات

## نظام آباد

یہ ضلع سکندر آباد کے ایجو میل شمال میں واقع ہے۔ اسکا سابق نام اندور تھا اور شیواجی ر ۱۶۲۷ء و ۱۶۸۱ء کے درمیان حملوں کے وقت اس کو کافی اہمیت حاصل رہی اس لیے یہ مقام شمالی ہند سے جنوبی ہند میں آنے کے ٹھیک راستہ پر واقع تھا۔ انیسویں صدی کے اوائل تک یہ ضلع ٹھکوں کا صدر مقام رہا یہاں ایک نہایت ہی قدیم خوبصورت مندر کے کھنڈرات اب بھی موجود ہیں۔ ابتداً یہ مندر رام چندرجی۔ لکشمی جی اور سیتا بائی کے نام نامی سے معنون تھا۔ یہ مندر روایت کے مطابق اسی شخص کا تعمیر کردہ ہے جس نے پہاڑ کے جنوب میں تالاب بنوایا ہے۔ اندور کا قدیم قلعہ اب جیل میں تبدیل ہو گیا ہے اور وہاں کے مندر کی سورتیں اندولواٹی منتقل کر دی گئی ہیں۔ یہ ضلع اول تعلقہ جڑا تحصیلدار صاحب۔ اور منترم صاحب کو تو والی کا مستقر ہے۔ اسٹیشن پر قیام و طعام کا معقول انتظام ہے۔

## ناندیڑ

ضلع ناندیڑ سکھوں کے مندر کی وجہ سے زیادہ مشہور ہے۔ یہ مندر جے گردوارہ کہتے ہیں۔ اسٹیشن سے ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس میں سکھوں کے دسوں اور آخری گرو یعنی گرو گوبند کا مزار ہے جو شری میں اسی مقام پر قتل کئے گئے۔ اس مزار پر قیمتی پتھر چڑے ہوئے ہیں۔ گردوارہ میں داخل ہونے کے جو راستے ہیں۔ ان کے دروازوں پر چاندی کے پتر چڑے ہوئے ہیں اور فرش اور ستونوں پر نہایت اعلیٰ درجہ کی نعل کاری کے نمونہ موجود ہیں اس

دلکش مقام کا نظارہ سرشام بہت مجلہ معلوم ہوتا ہے۔ یہی وہ وقت ہوتا ہے جبکہ سکھ لوگ عبادت میں مصروف ہوتے ہیں جو اصحاب اس وقت انکی عبادت دیکھنے کی غرض سے جاتے ہیں ان کو یہ لوگ علیحدہ قالین پر بٹھلائے ہیں اور شوق سے عبادت کے دیکھنے کی اجازت دیتے ہیں۔ گردوارہ کے عقب میں ایک تالاب ہے جہاں سکھ زائرین نہادھو کر گردوارہ میں داخل ہوتے ہیں۔ دور دراز مقامات سے ہمیشہ سکھ مسافرین یہاں آتے رہتے ہیں جہیں پر سکھ بچوں کی تعلیم کے لئے ایک خانگی مدرسہ قائم ہے جس کے اخراجات کی ذمہ داری چنڈے سے ہوتی ہے۔ حال ہی میں گردوارہ میں برقی روشنی کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔

سترہویں صدی کی تاریخ میں نانڈیٹر کو کافی اہمیت حاصل رہی ہے اس زمانہ میں یہاں مرہٹوں کی چھاؤنی تھی اور اس مقام سے مرہٹہ سرداروں نے جانہ چرسملہ کیا تھا۔

موجودہ نانڈیٹر ایک اہم تجارتی منڈی ہے۔ یہاں اس وقت پارچہ بانی کی ایک گرتی ہے۔ جو عثمان شاہی ملز کے نام سے موسوم ہے علاوہ ازیں اور بھی متعدد قسم کی گرنیاں یہاں موجود ہیں۔ یہ ضلع اول تعلقہ دار صاحب ضلع مہتمم پولیس مہتمم تعمیرات کا مستقر ہے۔ ضلع میں ایک سرکاری مسافر بنگلہ ہے۔ اسٹیشن پر قیام و طعام کا معقول انتظام ہے۔ ضلع میں انگریزی پٹہ خانہ اور مارگر بھی ہے۔

زمانہ گذشتہ میں یہاں کا ہاتھ کا بنا ہوا کپڑا بہت مشہور تھا جس کے اب بھی کچھ کچھ نشانات باقی رہ گئے ہیں۔ موجودہ زمانہ میں یہاں کی تجارت روز افزوں ترقی پر ہے۔

## جالندہ

دکن میں یہ سب سے قدیم شہر ہے۔ کھاجا جاتا ہے کہ جس وقت جالندہ کو جیکاکپور رکھتے تھے اس وقت تیتا بانی یہاں مقیم تھیں۔ اس شہر کا نام ایک مسلمان جلا ہے کی خواہش پر جو اس کی آرائش و اصلاح کا خواہشمند تھا۔ جالندہ میں تبدیل ہو گیا۔ جالندہ کے شمال میں حضرت محمد ابراہیم صاحب کی مزار ہے۔ حضرت منیر آخضر کے صحابہ میں سے ہیں اور دکن میں ابتدائی عرب اقوام کے ساتھ آئے تھے۔ آپ کے متعلق تعجب خیز بات یہ ہے کہ قد مبارک نو فٹ کا تھا۔

عہد اکبری ۱۵۵۶ء تا ۱۵۵۷ء میں شہر اکبر کے ایک فوجی سردار کے جاگیر میں شامل تھا۔ اور یہی وہ مقام ہے جہاں بعد میں ابو الفضل مصنف آئینہ اکبری اپنی جلاوطنی کے زمانہ میں کچھ عرصہ تک مقیم رہا۔ سترہویں صدیء میں خان خانان مغل صوبہ دار احمد نگر نے جالندہ کو اپنا مستقر قرار دیا تھا۔ اور رنگ زیب بہ حیثیت صوبہ دار دکن کے یہیں متکثر رہا اور یہیں سے وہ مغل اور مرہٹہ افواج کے درمیان خونریز لڑائی کا نظارہ دیکھا کرتا تھا۔ جالندہ کی جامع مسجد عہد جاگیر میں تعمیر ہوئی۔ اسکی بنیاد جمشید خاں جو اس زمانہ میں یہاں کا صوبہ دار تھا رکھی۔ اٹھارہویں صدی عیسوی میں آصف جاہ نظام الملک اول بانی خاندان آصفیہ نے اپنے قدوم سیمت لزوم سے اُسی جگہ کو زینت بخشی اور سرکار والاہی کے فرمان کے بموجب یہاں کا قلعہ تعمیر ہوا۔ اس وقت سے یہاں بازار ہے۔ اس عمارت کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں ایک کنواں ہے جس میں متعدد زمین دوز راستہ اور کمرے ہیں

جائے میں تین مشہور سدا رہیں جو کہ کینٹی ہیریروہ اور اندسوامی کے نام نامی سے معنون ہیں۔

آنیسویں صدی عیسوی میں جائے بہ حقیقت فوجی مقام کے کافی اہمیت رکھتا تھا۔ شاہدہ میں مرہٹوں نے قلعہ جائے میں قیام کیا لیکن انھوں نے بعد میں کرنل اسٹیونس کے لئے یہ قلعہ خالی کر دیا۔ اسٹیشن سے تین میل کے فاصلہ پر مشہور میدان جنگ آسی (Assy) واقع ہے۔

جائے ضلع اورنگ آباد کا سب سے اہم تجارتی مرکز ہے یہ ضلع مدو کا تعلقدار اور مہتم کو توالی کا مستقر ہے۔ یہاں پر ایک گرجا، انگریزوں کا قبرستان انگریز ٹیپہ خانہ اور تارگھر بھی ہے۔ اس مقام کے کوئلے اور oranges بہت مشہور ہیں اور موسم سرما میں ان کی مانگ حیدر آباد اور بمبئی کے بازاروں میں بہت ہوتی ہے۔ یہاں پر متعدد روٹی اور پکاس کی گرنیاں ہیں چودہ میل کے فاصلہ پر دیول گانوں واقع ہے۔ جہاں سالانہ جاترا ہوتی ہے۔

## اورنگ آباد

یہ ضلع صوبہ دار صاحب ضلع مہتم کو توالی مہتم تعمیرات کا مستقر ہے اسٹیشن پر مسافروں کے لئے قیام گاہ اور رفرشمنٹ روم ہیں۔ نیز اسٹیشن کے حدود سے باہر ایک مسافر بنگلہ بھی ہے جہاں مسافریں ٹھہر سکتے ہیں۔ اسٹیشن سے دیرپہ میل پر شہر اور کٹھونٹ واقع ہے۔ کٹھونٹ میں ایک رسالہ اور دو پمپٹین مقیم ہیں۔ یہاں پر بحریٹ مہتم پولیس کے مکانات بھی ہیں۔ کٹھونٹ میں بھی ایک مسافر بنگلہ ہے۔

سرکار عالی کے علاقہ میں یہ سب سے اہم شہر ہے۔ یہاں کی آبادی خاصی

پانی کا معقول انتظام ہے۔ شہر میں تار گھر اور پٹہ خانہ بھی ہے۔ نیز متعدد کارخانہ جات بھی موجود ہیں۔ حال حال میں برقی روشنی کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ اورنگ آباد کی بنیاد سال ۱۷۱۷ء میں ملک عجم کے گھر کی نامی شہر کے کھنڈروں پر رکھی۔ یہ شہر ایک غیر مسطح زمین پر واقع ہے اور اطراف و اکناف سے اپنی ہاڑیوں اور چٹانوں سے گھرا ہوا ہے۔ ملک عجم کی وفات کے بعد اس کے فرزند فتح خاں نے اس کا نام فتح نگر رکھا اور فتح نگر کو مغلوں کے آخری فرمانروا اورنگ زیب نے اورنگ آباد میں بدل دیا۔ یہ وہ مقام ہے جس کو اس عالی مرتبہ بادشاہ نے اپنا پایہ تخت قرار دیا تھا۔ شہر کی انیصل اور منظر شاہ قدس سرہ کی مزار اسی زمانہ کی یادگار ہیں۔

یہاں کی قابل دید اور عمدہ عمارت۔ بی بی مقبرہ ہے جہاں اورنگ زیب کی حکمہ رابعہ دورانی مدفون ہیں۔ اس عمارت کے سننے میں تقریباً دو سال صرف ہوئے۔ اور اس کو اورنگ زیب نے تاج محل آگرہ کے نمونہ پر بنوایا۔ اس پر تقریباً ۱۶ لاکھ روپیہ صرف ہوا۔ یہ مقبرہ ایک خوبصورت باغ میں واقع ہے۔ جہاں متعدد فوارے اور سرو کے درخت ہیں جو اس کی زیب و زینت کو دو بالا کرتے ہیں اس مقبرہ کے اکثر حصے سنگ مرمر کے ہیں اور بعض حصوں سے عربی فن عمارت کی جھلک نظر آتی ہے۔ محکمہ آثار قدیمہ سرکار عالی نے اس کو اچھی حالت میں رکھا ہے۔

اٹھارویں صدی میں جبکہ افواج نظام اور فرانسیزیوں کے درمیان مختلف جھڑپیں ہوئیں اس وقت اس شہر نے نمایاں حصہ لیا۔ سرکار آصفیہ نظام الملک نے جو محل یہاں تعمیر کروایا تھا اس کے نشانات اب بھی بہت کچھ باقی ہیں۔ نیز سالار جنگ اول وزیر سلطنت آصفیہ کے قیام گاہ کے نشانات بھی

کچھ کچھ پائے جاتے ہیں۔ اورنگ آباد سے چند میل پر غار ہائے ایلورہ واقع ہیں۔ جو قابل دید ہیں۔ ان تاریخی مقامات کو دیکھنے کے لئے سواری کا معقول انتظام ہے۔ کرایہ کے ٹانگہ اور موٹریں مسٹر لوئیز وان جی جہیا کرتے ہیں جو اس خاص کام پر متعین ہیں۔

غار ہائے اجنٹہ جن کی تاریخ سنہ ۱۸۱۹ء میں یہ ظاہر ہوئے اور مصوری اور سنگ تراشی کا بہترین یادگار ہیں۔ ۱۸۱۹ء میں یہ ظاہر ہوئے اور ان کے تحفظ کا خیال سب سے پہلے ایرٹ انڈیا کمپنی کو ہوا۔ تقریباً ایک صدی سے یہاں کی عظیم النظیر تصاویر انگلستان کی وکٹوریا اور البرٹ میوزیم میں موجود ہیں جن کو وہاں کے لوگ نہایت ہی وقت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

غار ہائے اجنٹہ کے متعلق حالیہ مستند کتاب (Agarta de ecees) اجنٹہ فریکوز ہے جو بیڈی ہرنگ ہم کی تصنیف کردہ ہے۔ یہ تصاویر اس زمانہ کے اعلیٰ مدارج مصوری کو ظاہر کرتے ہیں۔ مسٹر لارنس مین بیان کرتے ہیں کہ یہ تصاویر بد مذہب کے جوش اور عقیدہ کی زندہ یادگار ہیں۔ انہوں نے صدی کے جزو ثانی میں مسٹر گرینٹھ کو یہاں کے تصاویر کو اتارنے پر مامور کیا گیا مسٹر گرینٹھ اور ان کے ساتھیوں نے نہایت خانقشائی اور مستعدی سے مختلف اوقات میں اس کام کو ختم کیا۔ مسٹر گرینٹھ غار ہائے اجنٹہ کا تفصیل معائنہ کرنے کے بعد لکھتے ہیں ان غاروں کے نقشہ کشی۔ سنگ تراشی وغیرہ اسی زمانہ چودھویں صدی کے اٹلی کے فن مصوری کے مشابہت سے چونکہ ان دونوں میں بہت کچھ مماثلت پائی جاتی ہے۔ اسلئے پٹنہ چلتا ہے کہ مصور دیناوی حالات سے بہت کچھ واقفیت رکھتے تھے۔ روزمرہ زندگی کے عناصر مثلاً کھانا پکانا۔ پانی لانا۔ اناج کی خرید و فروخت۔ ہاتھیوں کی لڑائی شکار کے مناظر ناچ کھیل وغیرہ نہایت

ہی باریکی اور نزاکت سے بتائے گئے ہیں۔ ان نقوش سے پتہ چلتا ہے کہ جن مصوروں نے ان کو بنایا ہے وہ بہت باریک ہیں اور تیز حافظ رکھتے ہوں گے یہاں کے غار ہائے ایلورہ کی طرح زیادہ شکستہ حالت میں نہیں ہیں۔ ہندوستانی آثار قدیمہ میں کوئی ایسا مقام نہیں جہاں فن تعمیر مصوری اور سنگ تراشی کے متحدہ نمونے نظر آئیں۔

محکمہ آثار قدیمہ سرکار عالی نے مسافروں کی رہنمائی کے لئے ایک کتاب تیار کی ہے تیز غاروں کے متحدہ خوبصورت تصاویر بھی محکمہ نے بصرف زر کی تیار کر دی ہیں اور نگ آباد سے اجنٹہ جانے کے لئے نہایت عمدہ سڑک بنی ہوئی۔ اجنٹہ میں ایک مسافر بنگلہ اور سرکاری گیٹ ہوٹس (Guest House) اس سرکاری عمارت میں رہنے اور غار ہائے اجنٹہ کی تصاویر دیکھنے کے لئے محکمہ آثار قدیمہ سے اجازت حاصل کرنی لازمی ہے۔ مسافر بنگلہ سے غاروں کو جانے کے لئے سواری کا معمول انتظام ہو سکتا ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ اس چھوٹی سی بستی میں اشیاء خورد و نوش مرضی کے موافق نہیں ملتے۔

جہ مقام اجنٹہ بذاتہ کچھ کم تاریخی اہمیت نہیں رکھتا یہ گھاٹ پر واقع ہے۔ پانچویں صدی عیسوی کے اواخر میں یہ شہر چالوکیہ خاندان کے راجگاں کا پایہ تخت رہا۔ صدر دروازہ پر نصب شدہ فارسی کتبہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس شہر کی حصار بندی آصف جاہ اول کے زمانہ میں مکمل ہو چکی تھی یہ علاقہ نواب سرسالا رجنک بہادر کی جاگیر میں داخل ہے یہاں ایک قدیم عمارت ہے اس وقت سالار جنک بہادر نے بارہ دری کھلائی ہے۔ مگر واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ عمارت اورنگ زیب نے بنوائی تھی اور شہر کی جغرافیہ خصوصیات کے لحاظ سے اسکا نام دروکن (Drookan) گوتہ واہی (Gote Wahy) رکھا



کھا جاتا ہے کہ جنگ آسئی (Assy) کے بعد دیوک آف ونگٹن نے اس  
 بنگلہ میں قیام کیا جو اس وقت سرکاری ہسپتال کی حیثیت رکھتی تھی بارہوی  
 کے قرب و جوار میں ایک یادگار ہے جو اس جنگ کے مقتولین کی یادگار ہے  
 اورنگ آباد سے اٹھائیس میل جنوب میں ضلع پٹن واقع ہے جو دکن کے  
 قدیم شہروں میں شمار کیا جاتا ہے۔ ہندی روایت کے بحاط سے پٹن پر ہماکا  
 سکن تھا۔ راجہ اشوک چودھویں کتبہ پر لفظ پٹنیکا س کا ذکر آیا ہے جو کہ  
 پٹن کے قدیم باشندے تھے۔ بعض سمجھتے ہیں کہ پٹن سلیو ہانہ کا مقام  
 پیدایش اور پائے تخت تھا۔ پٹولیمی کہتے ہیں کہ پٹن اندھرا خاندان کے  
 ایک بادشاہ پلومائی دوم کا پائے تخت تھا۔ اور اس زمانہ میں یہاں کی تجارت  
 روز افزوں ترقی پر تھی۔ چودھویں صدی عیسوی میں یہاں طبقہ متجا وقیام ہوا  
 جو سری کرشن جی کی پرستش کرتے تھے۔

پٹن کی اکثر قدیم عمارتیں اس وقت اجڑی پڑی ہیں لیکن حالیہ ضلع میں  
 متعدد دھندوؤں کے مناوڑ ہیں جن میں اعلیٰ درجہ کے نقش و نگار کی ہوئی کمریاں  
 لگی ہوئی ہیں۔ ناگا گھاٹ پٹن کا مشہور گھاٹ ہے۔ یہ ۳۲۷ء میں تعمیر ہوا۔  
 اس پر لوگ ہنادھوک پوجا کے لئے جاتے ہیں۔ اس گھاٹ سے قریب دودیول  
 ہیں جن میں سے ایک گپتی کا دیول کہلاتا ہے۔

نظام شاہی سلاطین احمد نگر کے زمانہ میں ۱۶۳۶ء تا ۱۶۹۰ء عربی شہر رشی  
 اور دیگر انواع واقسام کے پارچہ جات کے لئے مشہور تھا۔ اب بھی شہر  
 تجارتی مرکز ہے۔ اور یہاں رشی اور سوتی کپڑا بنا جاتا ہے۔

## دولت آباد

دولت آباد کا اسٹیشن ان مسافریں کے لئے بہت نزدیک ہے جو غازی پورہ دیکھنا چاہتے ہوں۔

قلعہ دولت آباد اسٹیشن سے ایک میل پر واقع ہے۔ یہ قلعہ سطح سمندر سے (۲۲۵۰) فٹ بلند چٹان پر واقع ہے۔ اس شہر کا قدیم نام دیوگری تھا۔ اس شہر کی بنیاد وید اور اخاندان کے ایکٹن کے ہاتھوں ۱۸۷۱ء میں رکھی گئی ۱۲۹۳ء میں علاؤ الدین نے قلعہ تسخیر کیا ۱۳۱۸ء میں قطب الدین مبارک شاہ نے یہاں خاندان کے بچے کے اراکین کا خاتمہ کر دیا ۱۳۳۸ء میں سلطان محمد تغلق نے اپنا پایہ تخت دہلی سے یہاں منتقل کیا۔

مختلف بغاوتوں کے ذریعہ دولت آباد کے باشندوں کے حکومت دہلی کو شکست دی اور ۱۳۴۷ء میں علاؤ الدین حسن گنگوہیاں کا بادشاہ تسلیم کر لیا گیا اگرچہ کہ اس کا پایہ تخت بگھر گہ تھا۔ ۱۳۶۳ء میں شاہ جہاں نے چار ماہ کے محاصرہ کے بعد قلعہ دولت آباد فتح کیا۔ یہی وہ مقام ہے جہاں آخری تاجداران گولکنڈہ اور بیجا پور اورنگ زیب کے حکم سے نظر بند تھے۔ قلعہ کی خاص خصوصیت یہ ہے کہ چٹان میں تراشا گیا ہے۔ اس کے دیکھنے کی اجازت تعلقہ ارحاہ ضلع سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

دولت آباد میں سب سے اہم یادگار چاند مینار ہے جو کہ تیرویں یا چودھویں صدی میں تعمیر ہوا۔ اس کا پایہ سطح زمین سے پندرہ فٹ اونچا ہے اور مینار خالص لوہے یا ایسکوٹھ اونچا ہے۔ عمدہ اور موزوں تناسب کا لحاظ کرتے ہوئے یہ مینار جنوبی ہند میں ایک حیرت انگیز یادگار ہے۔ قلعہ دولت آباد کے

متحدہ تصاویر محکمہ آثار قدیمہ سرکار عالی سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔ انجمنز انگور اور دیگر اقسام کے میوے دولت آباد کے باغوں سے بمبئی اور جید آباد کے بازاروں کو بھیجے جاتے ہیں۔

اسٹیشن دولت آباد سے تین میل فاصلہ پر گاند پورہ ہے۔ یہاں دیہی کاغذ بنتا ہے۔ یہاں سے چار میل پر روضہ خلد آباد واقع ہے۔ جو کہ شہنشاہ اورنگ زیب کے دور حکومت میں شاہی قبرستان تھا۔ اورنگ زیب جلیل القدر مغل سلطان کی مزار یہیں واقع ہے۔ ایسے جاہ و جلال کے بادشاہ کا مزار بالکل سیدھا سا دکھائی دیتا ہے۔ اس پر کوئی چھت یا سائبان نہیں اور نہ کوئی اطراف میں کبھڑا ہے۔ حال حال میں حکومت آصفیہ کی جانب سے اس عالی مرتبہ سلطان کی مزار کے اطراف سنگ مرمر کا کٹیہرا لگوا دیا گیا ہے اورنگ زیب کی مزار سے قریب ہی آصف جاہ اول کا مزار ہے آپ نے ۱۷۷۴ء میں اس دنیا سے فانی کو چھوڑا۔ آپ کی مزار کے قریب ہی آپ کے ایک محل کی مزار واقع ہے۔ ان دونوں مزاروں کو رخ رنگ کے پتھر کی جال سے گھیرا گیا ہے۔ یہاں سے کچھ فاصلہ پر بائیں بازو ناصر جنگ فرزند دوم آصف جاہ اول کا مزار ہے۔ اسی حدود میں حضرت برہان الدین قدس سرہ کا مزار مبارک ہے۔ اس درگاہ کے جنوب میں ایک چبوترہ ہے جہاں چاندی کی کیلیں تکلیتی تھیں لیکن اب صرف وہ پتھر میں باقی رہ گئی ہیں اور زائرین ان کو بغور دیکھتے ہیں۔

روضہ میں اکثر بزرگان دین کی مزاریں ہیں سالانہ اعراس ہوتا کرتے ہیں ہزاروں کی تعداد میں لوگ ہندوستان کے ہر حصہ سے آتے ہیں اس شہر کے شمال مغرب میں ایک میل فاصلہ پر ملک عنبر اور الگھی بیوی

بی بی کریمہ کی مزاریں ہیں۔ ان مزاروں کے قریب سلطنت گولکنڈہ کے آخری تاجدار سلطان ابوالحسن ثانا شاہ کا مزار ہے۔

اگرچہ دولت آباد اسپیشل سسٹم سے غار ہائے ایلورہ جانا معمولی سی بات ہے لیکن مسافریں کی سہولت کے لئے ٹانگوں اور کرایہ کی موٹروں کا محفل انتظام ہے۔ مسافروں کے قیام کے لئے ایلورہ میں ایک مسافر ہنگامہ بھی ہے سرکاری دارالضیافہ (guest house) بھی یہاں ہے۔ غار ہائے ایلورہ کو دیکھنے کے لئے محکمہ آثار قدیمہ سے اجازت حاصل کرنی ہوتی ہے۔ غار ہائے ایلورہ اپنی آپ مثال ہیں۔ اون میں خاص بات یہ ہے کہ بدھ، برہمن اور جین مذہب کے متاثر پہلو یہ پہلو نظر آتے ہیں۔ یہ غار شمال اور جنوب میں دو بڑھیل تک چلے گئے ہیں ایک نایاب کائیڈ ان کی تفصیلات سے متعلق محکمہ آثار قدیمہ سے دستیاب ہو سکتی ہے۔ یہاں کل تیس سے اوپر غار ہیں جن میں سے کیلا س محل بہت شاندار معلوم ہوتا ہے۔ یہ ایک چٹان میں تراشا گیا ہے اور اس کے دیکھنے سے ابتدائی زیب و زینت کی ہلکی سی جھلک آنکھوں کے سامنے آ جاتی ہے یہ غالباً آٹھویں صدی عیسوی میں پایہ تکمیل کو پہنچا اور اس کی ساخت دراوڑی نمونہ پر ہوئی ہے۔

غار برعلا جو کہ ”دو غمال“ یا دو منزلہ غار کہلاتا ہے۔ خاص دلچسپی رکھتا ہے۔ اس کے دیکھنے سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ کس طرح بد مذہب والوں کے غار رفتہ رفتہ برہمنوں کی جائے عبادت بن گئے۔

غار ہائے ایلورہ پر متعدد مصنفین نے خیال آرائیاں کی ہیں جن میں سے مشہور سعودی دشمن صدی عیسوی جغرافیہ داں یونیورسٹی آکسفورڈ

ہیں۔ ان کے علاوہ ۱۸۲۷ء میں کیپٹن سیلی نے ایک کتاب عجائبات ایلورہ (wonders of ellora) لکھی ہے جو قابل دیدن اور مستند کتاب پائی جاتی ہے۔ جدید آمد و رفت کی سہولتوں کا لحاظ رکھتے ہوئے کسی مسافر کو حیدر آباد آکر بغیر غار ہائے ایلورہ دیکھنے نہ جانا چاہئے۔ کیونکہ یہ غاریں جنگی شہرت ایک ہزار سال سے زائد عرصہ سے چار درگاہوں میں ہو رہی ہے۔ غار ہا ایلورہ سے متعلق تفصیلی تصاویر محکمہ آثار قدیمہ سے مل سکتے ہیں۔

## منہاڑ

یہ اسٹیشن ڈھونڈ اور جی آئی۔ پی۔ ریلوے کا جکشن ہے یہاں پر قیام گاہ اور رفرشمنٹ روم ہے۔ مسافر یہاں پیر گاڑی بدھ کر جی آئی۔ پی۔ ریلوے سے جہانسی۔ آگرہ۔ دہلی۔ اور شیللی لہندوستان جاتے ہیں۔ جہانسی سے کانپور اور لکھنؤ جانے کا براہ راست نظام کیا گیا ہے۔

منہاڑ میں تاریخی مقام قلعہ انکائی یا جیسے کہ وہ عام طور پر مشہور ہے قلعہ انکائی تنکائی قابل دید ہے۔ اس ضلع میں یہاں سے مشہور قلعہ ہے اور سطح زمین سے نو سو فٹ اونچا۔ سطح سمندر سے تین ہزار دو سو فٹ بلند ہے اس کی چوٹی پر سے خاندیش کا اچھا خاصہ نظارہ ہو سکتا ہے۔ ۱۸۱۵ء میں یہ قلعہ شاہ جہاں کے سردار خان خانان نے فتح کیا۔ ۱۸۱۵ء میں یہ قلعہ انگریزی فوج نے لفٹ کرنل میکڈول کی پہ سالاری میں فتح کیا اور اس وقت سے اپرانی کا قبضہ ہے۔ یہاں ہر چند برہمن اور جین تارک ہیں جو دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں ان ہی کے متعلق فرگوسن اور برہمن نے

اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔ دونوں قلعہ مستحکم ہیں۔ قلعہ کے مشرق پر سپاہیوں کے رہنے کی چوکی کے کھنڈرات ہیں اور انہی کھنڈرات سے قلعہ پر یہ آسانی ہو سکتی ہے۔

(مزید معلومات کیلئے ملاحظہ ہو جلد سو لہ بیٹی گزٹ ہرناسک)

## سکندر آباد کی ریلوے

### شادنگر

اس کا سابقہ نام چٹان پل تھا۔ یہاں پر انڈی اور دوسرے روغن دار تخم کی برآمد ہوتی ہے۔ کٹن گج نہیں ہر دو شنبہ کو بازار لگتا ہے۔ یہ مقام مہاراجہ سرکشن پر شاہ بہادر صدر اعظم کی جاگیر ہونے کی وجہ سے شادنگر کہلاتا ہے۔ اسٹیشن سے چار میل فاصلہ پر سردارنگر ایک مقام ہے۔ جہاں ہر شنبہ کو بازار لگتا ہے۔ تیترا اور خرگوش یہاں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ سرکار عالی کے ریلوے اسٹیشنوں میں یہ اسٹیشن سب سے زیادہ بلند سطح پر واقع ہے یعنی سطح سمندر سے دو ہزار ایک سو نو فٹ اونچا ہے اسٹیشن پر قیام گاہ ہے نیز ضلع میں مسافر بنگلہ بھی ہے۔

### محبوب نگر

ایک مشہور تجارتی مرکز ہے۔ یہاں کی آبادی تقریباً نو ہزار نو سو اکیانوے <sup>۹۹۹۱</sup> نفوس پر مشتمل ہے۔ یہ ضلع اول تعلقدار صاحب ضلع۔ جہتم کوٹوالی۔ ناظم عدالت بیول سرجن صاحب اور جہتم تئیرات و آبپاشی کا مستقر ہے۔ اسٹیشن سے قریب

ہی ایک مسافر بنکھ ہے۔ ضلع میں دو لوگ فنڈ کے مسافر بنکھے ہیں۔ راجہ صاحب  
وینترتی کی قائم کردہ ڈسٹری بھی یہاں ہے۔  
محبوب نگر میں باوجود متقل بازار ہونے کے ہر شنبہ کو بازار لگتا ہے جہاں  
اطراف و اکناف کے دیہات کی پیداوار فروخت کی جاتی ہے۔ اسٹیشن سے  
ویڑھیل فاصلہ پر ایک بڑا درخت ہے جس کا قطر (۳۳) فٹ بلند (۶۰) فٹ  
اور محیط (۱۱۲) فٹ ہے اسٹیشن پر ویٹنگ روم بھی ہے۔

## گدوال

گدوال دریائے کرشنا کے جنوبی کنارہ پر واقع ہے یہ ایک شہر تجارتی  
مرکز ہے۔ ماہ فروری میں یہاں جاترا ہوتی ہے جس کا سلسلہ تقریباً پندرہ  
یوم تک جاری رہتا ہے۔ اس میں مولشی، گھوڑے، اور دیسی کپڑے وغیرہ فرو  
ہوتے ہیں۔

زمانہ گزشتہ میں گدوال کسی قدیم خود مختار صوبہ دکن کا پایہ تخت تھا  
اور جیا نگر خاندان کے دور حکومت میں گدوال کے پالیگار یہاں کے سردار تھے  
۱۷۷۲ء میں نظام الملک آصف جاہ اول کے اعلان خود مختاری کے بعد یہ صوبہ  
یا جگہ ار حکومت آصفیہ بنگیا لیکن بستی میں وہی قدیم ہندو طرز و روش کی جھلک  
نظر آتی ہے۔ قابل دید عمارات میں مہاراجہ کا محل اور ایک خوبصورت مندر ہے  
قلعہ کی دیوار میں اگرچہ مٹی کی بنی ہوئی ہیں لیکن نہایت ہی مستحکم ہیں۔ گدوال  
میں سالانہ دو ہتھواریں ہوتی ہیں جن میں سنکرت اور تنگی میں اعلیٰ قابلیت  
رکنے والے طالب علموں کو انعامات تقسیم کئے جاتے ہیں۔

# کرنول

یہ مشہور شہر دریائے تنگبھدرا اور ہندری کے سنگم پر واقع ہے۔ شہر کلکٹر  
مجزبیٹ - منصف - اور مہتمم پولیس کا مستقر ہے کھا جاتا ہے کہ کرنول کا نام ابتدا  
میں کندینو نو - تھا۔ یہ ایک تنگلی لفظ ہے جس کے معنی چربی کے ہیں۔ اس کے  
متعلق روایت مشہور یہ ہے کہ گیارہویں صدی عیسوی میں وہ وڈر لوگ جو  
بنڈیوں میں عالم پور کی دیہاتوں کی تعمیر کے لئے ساحل تعمیر لے جاتے تھے اس  
مقام پر قیام کرتے تھے اور یہاں پر اپنی بنڈیوں کے پھیوں میں چربی لگاتے  
تھے۔ تیرہویں صدی میں ضلع کرنول شاہان ورنجل کے قبضہ میں تھا۔ لیکن  
تین سو سال بعد یہ ضلع بجا پور کے عادل شاہی حکمرانوں کا مستقر ہو گیا۔  
سلطنت بجا پور کے پہلے صوبہ دار عہد الواب کا مزار یہیں ہے جنہوں نے  
بین انتقال کی۔ کرنول بازار میں جو تصاویری کانیں اب بھی موجود ہیں صوبہ  
عہد الواب کے زمانے کی یادگار ہیں ۱۶۸۲ء میں سلطنت بجا پور کے زوال  
کے بعد ضلع مغلیہ حکومت کے تحت آ گیا۔ ۱۷۹۹ء میں کرنول پر حیدر علی  
والی میسور نے حملہ کیا۔ سرنگاپٹم کے زوال کے بعد یہ علاقہ سلطنت آصفیہ کے  
حدود میں داخل ہو گیا۔ سرکار آصفیہ نے بعد میں اس علاقہ کو امدادی فوج  
کے اخراجات کے معاوضہ میں دیدیا۔

کرنول کا قلعہ اب بھی اچھی حالت میں ہے محل کا وہ عالیشان حصہ اب  
بھی موجود ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ گذشتہ زمانہ میں لنواب نے اس محل کو  
کس شان و شوکت سے آراستہ و پیراستہ کیا تھا۔

مشہور مقام سرنگاپٹم کو جانے والے مسافریں کرنول میں قیام کر سکتے ہیں



یہ مقام جنوبی ہندوستان کے مشہور مقدس مقامات سے ہے۔

## بہار شاہ

بیاں جی۔ آئی۔ پی۔ ریلوے کے ساتھ جنگشن ہوا ہے یہ ایک بم کوئٹہ کی کانوں کا مرکز ہے اور بیلپور۔ گھٹس اور سستی اور اجورہ کے کانوں کا مستقر ہے بہار شاہ یا بیلپور کا قلعہ پندرہویں صدی میں گوند قوم کے راجہ کھنڈ کیا بلال شاہ نے تعمیر کرایا۔ روایت کے مطابق اس راجہ کو چھوڑے اور پھنسیاں کثرت سے تھیں اور اسکے اکثر دوستوں نے اس کی یہ حالت دیکھ کر اس سے کنارہ کشی اختیار کی لیکن اس کی بیوی حضرت تالنی جیسی نیک بخت تھی وہی ہی خوبصورت بھی تھی۔ اس مضمین ارادہ کر لیا کہ ہر حالت میں اپنے خاوند کی خدمت گزاری کرے اس نے اپنے خاوند کو یہ مشورہ دیا کہ وہ اپنے پاتھ سر پور سے دریائے وردھا کے کنارے پر منتقل کرے اور یہی بلال پور کے نئے شہر کی ابتدا ہے۔ کسی روز راجہ شکار کو گیا تھا یہ شکار گاہ رودھار پیٹ کے دونوں کنارے واقع تھا راجہ نے خشکی کی ایک چھوٹی سی جھیل میں اپنے ہاتھ پاؤں دھوئے۔ اور اسی رات گھری نیند سو یا جس کا وہ کئی سال سے خواہش مند تھا۔ دوسرے دن جب وہ بیدار ہوا تو دیکھا کہ جو جو حصے پانی اس نے دھوئے تھے وہاں کی پھولیاں غائب ہو گئے ہیں وہ دوسرے دن اسی کراہتی جھیل کے پاس آ پہنچا اور جو نہی اس نے اپنے بدن کو جھیل کے پانی سے تر کیا اس کے بدن کے اوپر کی مالمٹی پھولیاں بھی غائب ہو گئیں۔ اس رات بادشاہ کے خواب میں اچلیشور دیوی نظر آئے اور اس کے کان میں کچھ خوش الفاظ کہنے لگے۔ جس پر رانی ہر تابہنی نے راجہ سے درخواست کی کہ اچلے شہر کی اعزاز میں

اس صحت بخش چشمہ کے کنارے ایک دیول تعمیر کرائے۔ بادشاہ نے اس مشورہ کو پسند کیا اور اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے میں بذات خود کوشش کی۔ بہار شاہ کی مشرق میں کھانڈ کیا کی مزار ہے۔ جس کو دو کھارجی کی دیول کھتے ہیں۔ اور اسی کے روبرو ملکہ ہرتا مینی کا مقبرہ ہے۔ گونڈ خاندان کی آخری راجہ نیل سنگھ شاہ کی یادگار میں ایک صاف چبوترہ بنایا گیا ہے۔ اس چبوترہ پر نہ کوئی چھت ہے اور نہ اس میں کوئی نقش و نگار ہیں۔ اس بادشاہ پر کسی کا اعتبار نہیں تھا۔ اُس کی رعایا اُس کو تحارت سے دیکھا کرتی تھی اور یہ مرہٹوں کے ہاتھ میں ایس بن کر رہا آخر کار اس نے لاشعۃ میں انتقال کیا۔ اس طرح یہاں بازو بازو چاند (چندر پور) شہر کے بانی کا مقبرہ اور اُس کے کمزور جانشین کا مزار ہے جس کے کمزور پنجے سے گونڈ خاندان کا تاج چھین لیا گیا۔ وودو وہاں ایک جزیرہ پر ایک مشہور چٹان پر قایم کی ہوئی راتم تھ کی دیول ہے جو سال میں کئی ماہ غرق آب رہتی ہے۔ اسی کے مقابلہ میں تین چٹانوں کو تراشکر بنائے ہوئے شیونکم کے مقدس مقامات ہیں۔

بہار شاہ کے شمال میں چندیل کے فاصلہ پر چاندہ و چندر پور کا قلعہ واقع ہے اور گمان ہے کہ بہار شاہ کے قلعہ کو یہاں سے زمین دوز راستہ ہے معلوم ہوتا ہے کہ قلعہ چاندہ بھی بلال شاہ نے اپنی بیوی ہرتا مینی کی خواہش پر تعمیر کروایا اس عورت کو عارتوں کا بڑا شوق تھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے شوہر پر اپنا اثر جمایا تھا۔ جب اچلیشور دیول زیر تعمیر تھا تو راجہ نے دیکھا کہ ایک چھاڑی میں سے خرگوش باہر نکل کر بہا گاراجہ کے کتے نے اس کا تعاقب کیا۔ راجہ نے اس واقعہ کو نا درجانا اور جب اوس کے کتے نے خرگوش کو مار ڈالا راجہ کھنڈ کیا کو یقین ہو گیا کہ یہ خرگوش نہ تھا بلکہ خرگوش کے بھیس میں

میں بھی پیغام کا ہر کارہ تھا۔ کیونکہ راجہ نے اس جانور کے ابرو پر ایک عجیب و غریب سفید داغ دیکھا ملک ہرنالینی نے اس واقع کو نیک شکوک سے شیر کیا اور اپنے آقا اور مالک سے کہا کہ ایک قلعہ معحصار کے اُس راستہ پر تعمیر کرے جہاں سے خرگوش بھاگا تھا اور اس جگہ ایک برج بنا سے جہاں خرگوش مارا گیا۔ اس طرح چاند ایا چندر پور کے شہر کی ابتدا ہوئی۔ جس کے معنی قمر آباد شہر سفید داغ کے بھی ہو سکتے ہیں۔ چاند شہر کے منظروں میں گونڈر اجگاں کے مقبرے مشہور ہیں۔ جن میں سے راجہ پیر سنگھ کا مقبرہ نہایت اعلیٰ درجہ کا ہے۔ اس راجہ کو ۱۷۲۱ء میں اُس کے باڈی گارڈ کے ایک سپاہی نے دھوکے سے قتل کیا۔ اسی احاطہ میں اچلے شور کا دیول ہے۔ آبادی کے بارہکڑہ دیول کے فاصلہ پر ایک مقام ہے۔ جہاں وسیع مقدار میں مختلف شکلوں کے تراشیدہ بت ہیں جو کہ لنگم کے اطراف واقع ہیں۔ کھاجاتا ہے کہ شیوجی کے ایک متمول عابد نے جو بہت طویل زندگی کا متہنی تھا۔ خیال کیا تھا کہ میں ایک ایسی مقدس جگہ بناؤں گا جس کی آرائش وزینت صرف ان وسیع محمول سے ہوگی لیکن وہ اپنے کام کی تکمیل سے پہلے ہی راہی ملک عدم ہوا تقریباً ساڑھے تین سو سے زیادہ صدیاں ہو گئیں ہیں کہ یہ دیونا مجھے اسی حالت میں ہیں کہ جس حالت میں اُن کو کاریگروں نے جنگل کے درمیان چھوڑا تھا۔ چاند کے قرب و جوار میں بھدر اوتی شہر کے کھنڈر ہیں یہ وہی شہر ہے جس کو ساتویں صدی میں چینی مجاہد سیاح ہیون شانگ دیکھنے کو آیا تھا۔ بھدر اوتی کا موجودہ نام بھنڈاک ہے اس کا طول ۲۸ میل اور عرض ۱۶ میل تھا۔ ہیون شانگ اپنے سفر نامہ میں اس مقدس مقام کی اہمیت کا ذکر کرتا ہے تقریباً سو سال کے قبل کسی پوجاری کو یہ حکم ہوا کہ وہ پارننا

خدا کے تالاش میں چلے جائے۔ کیونکہ ٹھیک وقت آیا ہے جبکہ بھدر اوتی  
 شہر اپنے سابقہ شوکت و حشمت کو حاصل کرے۔  
 سخت کوشش کرنے کے بعد پوجاری اپنی جستجو میں کامیاب رہا  
 بھدر اوتی کے قدیم یادگاروں میں اس نے پارس ناتھ کو دریافت کیا  
 اور نہایت قلیل عرصہ میں مختلف مقامات سے ہزاروں کی تعداد میں لوگ  
 پارس ناتھ کو دیکھنے آنے لگے۔ جین مذہب والوں نے یہاں ایک سنگ مرکا  
 دیول بنایا جو کہ ہندوستان میں جینوں کا ایک مشہور ترین دیول خیال  
 کیا جاتا ہے۔

شکار کے لئے چاند نہایت اچھا مقام ہے اس لئے کہ ہر سال تقریباً  
 (۷۵) شیر وہاں کے باشندوں اور راہروں کو نظر آتے ہیں۔

مندرجہ مترجمہ از نظام اسٹیٹ ریلوے گائیڈ و ٹیم ٹیبل (۱) مطبوعہ  
 نفاذ از غزہ اپریل ۱۹۲۹ء

ملاحظہ ہو صفحہ (۲۰۳) دور بخانی کے درختان کا نام

# دور عثمانی کے درخشاں کارنامے

اعلیٰ حضرت خسرو و مکن کی توجہ یوم تخت نشینی سے برابر اپنی رعایا کی خوش حالی و فارغ ابالی اور اپنے ملک کی ترقی پر ہے اور ہوتی جا رہی ہے اس سلسلہ میں سرکار آصف جاہ نے جو جو کارہائے نمایاں کئے ہیں ان میں سے ایک ایک ایسا ہے۔ جو اعلیٰ حضرت خلد اللہ ملکہ کا نام تا ابد زندہ رکھے گا۔

ازاں جلد باب حکومت کا قیام سرکار عالی کی روشن خیالی کا ایک بہترین نمونہ ہے۔ اس کے صدر و صدر اعظم کھلاتے ہیں۔ ملک میں نئے نئے قوانین بنانے کے لئے ایک مجلس وضع تو این ہے۔ اس کے سب سے بڑے رکن کو صدر مجلس کہتے ہیں۔ ۳۳۵ سالہ میں سرکار عالی نے عثمانیہ یونیورسٹی کی بنیاد ڈالی تمام علوم و فنون کی تعلیم کے لئے اردو زبان کہ ذریعہ تعلیم قرار دیا گیا ہے۔ شاہ جم جاہ کی سخاوت علم پروری۔ اور ہمدردی کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ آپ نہ صرف حیدرآباد کے باشندوں کو بلکہ ہندوستان بھر کے باشندوں کو بھی کثیر رقمیں ماہانہ و سالانہ وظائف و عطایا وغیرہ کی شکل میں دیا کرتے ہیں ۳۳۶ سالہ میں رود موسیٰ میں زبردست طغیانی آئی جس سے ہزاروں مکانات تباہ و برباد ہو گئے۔ رعایا بہت پریشان حال ہو گئی شاہ عالی شان نے رعایا کی آئندہ جان و مال کی حفاظت کے لئے شہر سے دس میل کے فاصلہ پر کثیر رقم صرف کر کے ایک بڑا تالاب بنوایا۔ اس تالاب سے اور قائدوں کے علاوہ تین بڑے قائد ہیں اول تو یہ کہ اب طغیانی کا اندیشہ جاتا رہا۔ دوسرے

اس تالاب سے چھوٹی چھوٹی نہریں پاشی کیے جا رہی تھیں۔ تیسرے یہ کہ  
اس تالاب کے ذریعہ رعایا کے آرام و سہولت کو ملحوظ رکھتے ہوئے تمام شہر پانی  
پہنچایا گیا ہے تاکہ رعایا کو کافی مقدار میں اور صاف پانی مل سکے اس تالاب کا نام مکر علی  
کے نام نامی پر عثمان ساگر رکھا گیا ہے۔

اس طرح اس تالاب سے پانچ میل کے فاصلہ پر رود علی پر جو رود موسیٰ  
کی معاون ہے ایک اور تالاب سرکار عالی نے بنوایا ہے اور اس کا نام حضور  
ولی عہد بہادر کے نام نامی پر حمایت ساگر رکھا گیا ہے۔ نیز اضلاع کی رعایا  
کے آرام اور آبپاشی کے ذرائع میں سہولت پیدا کرنے اور خصوصاً زراعت کو  
فروغ دینے کیلئے ضلع نظام آباد میں ایک تالاب نظام ساگر کے نام سے سرکار عالی  
نے تعمیر کروایا ہے۔ جو حال ہی میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔

۳۳۳۔ محکمہ آرائش بلدیہ قائم ہوا اس محکمہ کا کام شہر کی آرائش و  
اصلاح ہے۔ اس محکمہ کی جانب سے نام ملی اور ملک پیٹھ میں حفظانِ صحت کے اصول پر کتابت  
تعمیر کئے گئے ہیں۔ جو نہایت خوش وضع ہیں۔ اور انکا کرایہ بھی بہت کم رکھا گیا ہے  
موسیٰ ندی کی فیصل نہایت خوبصورت بنائی گئی ہے۔ ندی کے کنارے  
خوبصورت چمن رعایا کی تفریح کے لئے بنائے گئے ہیں۔ محکمہ آرائش بلدیہ کی جانب  
سے ایک طرف نئی نئی سڑکیں بن رہی ہیں اور دوسری طرف قدیم سڑکوں کو  
وسیع کیا جا رہا ہے۔ نئی نئی سڑکوں میں اعظم جاہی اور معظم جاہی سڑکیں  
قابل ذکر ہیں ان کے ہر دو جانب گھنے سایہ دار درخت لگائے گئے ہیں قدیم سنگ  
سڑکوں میں تیھر گئی کی سڑک قابل ذکر ہے۔ اس سڑکوں کو اب بہت وسیع کر دیا  
گیا ہے اور یہیں تیھر کی نئی دو کابین تعمیر کی جا رہی ہیں۔ اس طرح رفاہ عام کیلئے  
ٹاون ہال۔ ہائی کورٹ۔ سٹی کالج۔ دو خانہ عثمانیہ۔ کتب خانہ عثمانیہ

جاگیردار کلج۔ دو خانہ یونانی۔ بنوائے گئے ہیں۔

۱۳۳۳ء میں محکمہ امداد باہمی قائم ہوا۔ یہ محکمہ کاشتکاروں کی امداد کیلئے قائم کیا گیا ہے۔ اس سرشتہ کا صدر دفتر بلدہ میں ہے اور صنایع و تعلقہ میں اسکی شاخیں ہیں۔ اسی سال محکمہ آثار قدیمہ بھی قائم ہوا۔ اس محکمہ کا کام یہ ہے کہ قدیم زمانہ کی یادگاروں کی دیکھ بھال کرے اور انکی وقت ضرورت مرمت کرے۔ اسی طرح محکمہ نوآبادیات بھی سرکار عالی نے قائم کیا ہے۔ اس محکمہ کا کام یہ ہے کہ جنگلوں کو صاف کرے اور بنجر زمینوں کو قابل کاشت بنائے محکمہ صنعت و حرفت پہلے ہی قائم تھا۔ لیکن اب اس میں سرکار عالی نے بہت سے اصلاحیں کردی ہیں چنانچہ صنعت و حرفت کے مدار میں قائم کر کے اس میں طلباء کو صنعتی کام سکھایا جا رہا ہے۔ اس مبارک عہد میں محبوب نگر سے دودھا حلیم تک چھوٹی لائن جاری ہو گئی ہے۔ اور قاضی پور سے بہار شاہ تک بڑی لائن تعمیر ہو گئی ہے۔ اس لائن سے شمالی ہند کے جانیوالوں کیلئے سب سے قریب راستہ نکل آیا ہے۔ میر تقی آباد سے بیدر شریف تک حال ہی میں ریل جاری کی گئی ہے۔ جن مقامات پر ریلیں بھی کھجاری نہیں ہوئی ہیں وہاں ٹرکوں کی جاری کی گئی ہے۔ الغرض اس مبارک عہد عثمانی میں مملکت آصفیہ ہر حقیت سے ترقی کر رہی رعایا نہایت ہی اطمینان چین آرام اور فراع البانی سے زندگی بسر کر رہی ہے۔ جب ذوالجلال سے ہمیشہ ہی التجا ہے کہ ہمارے آقا بے دلی نعمت سرکار عالیجاہ خسرو دکن سلطان العلوم اعلیٰ حضرت میر عثمان علیجاں بہا خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کی سلطنت کو ہمیشہ آباد اور سلامت رکھے ان جاہ و مراتب عمر اور اقبال میں دن دوئی رات چوگنی ترقی مرحمت فرمائے۔

آمین شکر آمین

یکم اپریل ۱۹۳۸ء ۲۸ مارچ ۱۳۳۹ھ بمقام غزوہ دلیقندہ ۱۳۳۸ھ بروز شنبہ  
یعنی آج کے دن کو اس مین و سعادت کا فخر حاصل ہے کہ حکیم ایسا ست اعلا حضرت  
خسر و دکن کی فرزانگی اور دوست، حیفہ کے مدبر اکبر یعنی نواب سر اکبر حیدر نواز جنگ بہادر  
کی سعی و تبلیغ اور تدبیر بے نظیر کے نتیجے کے طور پر یہاں کی ریلوے کی ملکیت مدت معینہ سے چار سال  
قبل سرکار عالی کو منتقل ہو رہی ہے یہ واقعہ صحیح طور پر اس کا حق رکھنا ہے کہ اس کو ہندوستانی  
کے تابندہ اور درخشاں واقعات کی فہرست میں چولی گئی جگہ دیگر موجودہ اور آئندہ نسلوں  
اس کی تابناکی سے مسرت اندوز ہونے اور بصیرت حاصل کرنے کا موقع عطا کیا جائے جس  
کھیلے حضرت اقدس علی کی مصلحت شناسی و دقیقہ منجی اور روشن و داعی کی جس قدر بھی  
تعریف کی جائے کم ہے اور نواب سر اکبر حیدر نواز جنگ بہادر کو ان کی کامیابی پر جتنی بھی  
سبارک باد دیا جائے وہ تھوڑی ہے۔

آپ کی اس شاندار کامیابی کے موقع پر اس حقیقت کا اظہار غالباً مبنی پر تعلق نہ سمجھا  
جائے گا کہ سر اکبر حیدر نواز جنگ بہادر نے ۲۵ سال کے زمانہ میں سرکار عالی کی جو خدمات  
انجام دی ہیں ان میں سے اکثر ایسی ہیں جن سے انکی اعلیٰ انتظامی قابلیت تدبیر  
و فراست خیر خواہی سرکار اور رعایا پر ایسا کی ہمدردی کا کاحقہ اندازہ ہو سکتا ہے۔

نواب سر اکبر حیدر نواز جنگ بہادر کے بیشمار کارناموں میں سے تازہ ترین  
کارنامہ خریمہ ریلوے کا ہے جو سرکار عالی کے حق میں سراسر مفید ہے۔

نواب سر اکبر حیدر نواز جنگ بہادر کے مہتمم بالشان کارناموں میں سے ایک  
اور کارنامہ جامعہ عثمانیہ کے قیام کا ہے۔ حالانکہ نواب سر اکبر حیدر نواز جنگ بہادر کے  
قیام جامعہ عثمانیہ کے محرک اول ہونے کی عینی اور مادی شہادتیں اس کثرت کے ساتھ  
موجود ہیں۔ فقط

مندرجہ پیش دکن مورخہ ۲۸ مارچ ۱۳۳۹ھ بمقام غزوہ دلیقندہ ۱۳۳۸ھ (جلد ۲۶)



# کرایہ ریلوے ڈاک گاڑی

نام اسٹیشن	فاصلہ	سکنڈ	فرسٹ	نام اسٹیشن	فاصلہ	سکنڈ	فرسٹ
کلکتہ سے شملہ (براہ پٹنہ جنگشن)				سملہ	۳۴۳	۳۴	۱۰
کلکتہ سے پشاور براہ پٹنہ جنگشن				پشاور	۱۱۳۸	۱۱۳	۱۰
آسنول	۱۳۲	۱۰	۱۰	آسنول	۱۳۲	۱۰	۱۰
مادھوپور	۱۸۳	۱۰	۱۰	مادھوپور	۲۸۲	۱۰	۱۰
مکھنہ	۲۸۲	۱۰	۱۰	پٹنہ جنگشن	۳۳۸	۱۰	۱۰
پٹنہ جنگشن	۳۳۸	۱۰	۱۰	داناپور	۳۴۲	۱۰	۱۰
داناپور	۳۴۲	۱۰	۱۰	آرہ	۳۶۹	۱۰	۱۰
آرہ	۳۶۹	۱۰	۱۰	مکھنہ	۴۱۸	۱۰	۱۰
مکھنہ	۴۱۸	۱۰	۱۰	مغل سرائے	۵۱۲	۱۰	۱۰
مغل سرائے	۵۱۲	۱۰	۱۰	الہ آباد	۶۰۵	۱۰	۱۰
الہ آباد	۶۰۵	۱۰	۱۰	کانپور	۸۰۶	۱۰	۱۰
کانپور	۸۰۶	۱۰	۱۰	ہتھرس	۸۲۵	۱۰	۱۰
ہتھرس	۸۲۵	۱۰	۱۰	علی گڑھ	۸۸۹	۱۰	۱۰
علی گڑھ	۸۸۹	۱۰	۱۰	غازی آباد	۹۰۲	۱۰	۱۰
غازی آباد	۹۰۲	۱۰	۱۰	دہلی	۱۰۲۵	۱۰	۱۰
دہلی	۱۰۲۵	۱۰	۱۰	انبالہ چھاؤنی	۱۰۹۲	۱۰	۱۰
انبالہ چھاؤنی	۱۰۹۲	۱۰	۱۰	گودھیانہ	۱۱۳۸	۱۰	۱۰
گودھیانہ	۱۱۳۸	۱۰	۱۰	جالندھر چھاؤنی			

کراچی ریلوے پانچر گاری				نام اسٹیشن	فاصلہ	سکٹ	فرسٹ
نام اسٹیشن				فاصلہ	تھرو	انٹر	
کلکتہ سے بردوان (سیدھی گاری)							
۱	۳	۱	لکھو	۱۱۸۰	۱۰.۱۲	۱۰.۰۶	۱۰.۰۶
۲	۶	۲	بیلے	۱۱۹۹	۱۰.۱۰	۱۰.۰۳	۱۰.۰۳
۳	۱۳	۳	سیرامپور	۱۲۶۱	۱۰.۱۰	۱۰.۰۲	۱۰.۰۲
۴	۱۴	۴	شرف علی	۱۲۸۲	۱۰.۱۰	۱۰.۰۲	۱۰.۰۲
۵	۲۱	۵	چندر نگر	۱۳۶۰	۱۰.۱۰	۱۰.۰۲	۱۰.۰۲
۶	۲۲	۶	ہنگلی	۱۳۸۷	۱۰.۱۰	۱۰.۰۲	۱۰.۰۲
۷	۲۵	۷	ہنگلی جکشن	۱۴۰۷	۱۰.۱۰	۱۰.۰۲	۱۰.۰۲
۸	۲۹	۸	مگرا	۱۴۲۷	۱۰.۱۰	۱۰.۰۲	۱۰.۰۲
۹	۳۸	۹	پنڈوا	۱۴۴۷	۱۰.۱۰	۱۰.۰۲	۱۰.۰۲
۱۰	۴۱	۱۰	سلمہ گڑھ	۱۴۶۷	۱۰.۱۰	۱۰.۰۲	۱۰.۰۲
۱۱	۴۷	۱۱	دیوبی پور	۱۴۸۷	۱۰.۱۰	۱۰.۰۲	۱۰.۰۲
۱۲	۵۵	۱۲	رسولپور	۱۵۰۷	۱۰.۱۰	۱۰.۰۲	۱۰.۰۲
۱۳	۶۲	۱۳	کنگ پور	۱۵۲۷	۱۰.۱۰	۱۰.۰۲	۱۰.۰۲
۱۴	۶۸	۱۴	بردوان	۱۵۴۷	۱۰.۱۰	۱۰.۰۲	۱۰.۰۲
بردوان سے مکرانہ جکشن (سیدھی)				۸۲۷	۱۰.۱۰	۱۰.۰۲	۱۰.۰۲
جکشن خالی				۹۰۳	۱۰.۱۰	۱۰.۰۲	۱۰.۰۲
۱۵	۷۵	۱۵	غازی آباد	۹۰۷	۱۰.۱۰	۱۰.۰۲	۱۰.۰۲
۱۶	۸۵	۱۶	دہلی	۹۰۷	۱۰.۱۰	۱۰.۰۲	۱۰.۰۲

نام سٹیشن	فاصلہ	تھرو	انٹر	نام سٹیشن	فاصلہ	تھرو	انٹر
درگاپور	۱۰۶	عبر	عبر	بختیار پور	۳۱۰	لعبہ	عبر
اونڈل	۱۱۶	عبر	عبر	کروڑہ	۳۱۶	لعبہ	عبر
رائی گنج	۱۲۱	عبر	عبر	خسرو پور	۳۱۹	لعبہ	عبر
آسنول	۱۳۲	عبر	عبر	فتوحہ	۳۲۵	لعبہ	عبر
بور اچک	۱۳۵	عبر	عبر	بیکانگھاٹ	۳۲۸	لعبہ	عبر
سیتارام پور	۱۳۸	عبر	عبر	پٹنہ سٹی	۳۳۲	لعبہ	عبر
بادھوپور	۱۸۳	عبر	عبر	پٹنہ جنگشن	۳۳۸	لعبہ	عبر
جائیڈیہ	۲۰۱	عبر	عبر	پھلواری شریف	۳۴۲	لعبہ	عبر
سمل تلم	۲۱۷	عبر	عبر	دانا پور	۳۴۴	لعبہ	عبر
جھاجھا	۲۲۸	عبر	عبر	یتورا	۳۴۸	لعبہ	عبر
کیول جنگشن	۲۶۲	عبر	عبر	سدیو پور	۳۵۲	لعبہ	عبر
ڈھرا	۲۷۵	عبر	عبر	بھٹنا	۳۵۵	لعبہ	عبر
مکامہ گھاٹ	۲۸۱	عبر	عبر	کونلور	۳۶۰	لعبہ	عبر
مکامہ جنگشن	۲۸۳	عبر	عبر	کلہریا	۳۶۳	لعبہ	عبر
مرکامہ سے مغل سرائی (سید ہی گاڑی)				آرہ جنگشن	۳۶۹	لعبہ	عبر
مور	۲۰۷	لعبہ	عبر	یہاں	۳۸۲	لعبہ	عبر
پنڈا دک	۲۹۲	لعبہ	عبر	بناری	۳۸۶	لعبہ	عبر
بارھ	۲۹۹	لعبہ	عبر	رگھوناتھ پور	۳۹۱	لعبہ	عبر
اشمل گولہ	۳۰۳	لعبہ	عبر	ڈمر اول	۴۰۱	لعبہ	عبر
				برونا	۴۰۶	عبر	عبر

نام اسٹیشن	فاصلہ	تھرڈ	انٹر	نام اسٹیشن	فاصلہ	تھرڈ	انٹر
دلدار نگر	۲۳۱	۳۰	۳۰	ٹنڈلہ	۷۷	۳۰	۳۰
جھانی	۲۳۲	۳۰	۳۰	متھرس	۸۰	۳۰	۳۰
سکل ڈیپ	۲۵۸	۳۰	۳۰	داؤد خاں	۸۲	۳۰	۳۰
سکل سرائے	۲۷۰	۳۰	۳۰	علی گڑھ	۸۲۵	۳۰	۳۰
مغل سرائے کانپور (سیدھی گاڑی)				علی گڑھ سے دہلی براہ راست			
جیون ناتھ پور	۲۲۳	۳۰	۳۰	خورجہ جنگش	۸۵۲	۳۰	۳۰
کیلا ہاٹ	۲۳۲	۳۰	۳۰	سکندر پور	۸۵۵	۳۰	۳۰
چنار	۲۳۸	۳۰	۳۰	عجیب پور	۸۷۲	۳۰	۳۰
ڈمک پور	۲۴۳	۳۰	۳۰	دادری	۸۸۰	۳۰	۳۰
مرزا پور	۲۵۸	۳۰	۳۰	غازی آباد	۸۹۰	۳۰	۳۰
بندھیا چل	۲۶۲	۳۰	۳۰	شاہ دارا	۸۹۹	۳۰	۳۰
بینی جنگش	۵۰۹	۳۰	۳۰	دہلی	۹۰۳	۳۰	۳۰
الہ آباد	۵۱۳	۳۰	۳۰	دھبنا سے کتر اس گڈ پٹ بنک لائن			
فتحپور	۵۰۶	۳۰	۳۰				
کانپور	۶۳۳	۳۰	۳۰	کوسید	۲	۱	۱
کانپور سے علی گڑھ (سیدھی گاڑی)				بہنی حور	۵	۱	۱
ٹاڈہ	۷۱۹	۳۰	۳۰	سیجور	۶	۲	۲
شکوہ آباد	۷۵۲	۳۰	۳۰	کتر اس گڈھ	۸	۲	۲

نام اسٹیشن	فاصلہ	تھرو	انٹر	نام اسٹیشن	فاصلہ	تھرو	انٹر
دھندلہ سے پتھر ڈیم (برائچ لائن)				بختیار پور سے راجگیر (برائچ لائن)			
جھڑیا	۲	۱	۱۰	چمرد	۵	۱	۱۰
لڈن	۵	۱	۱۲	ہمنوٹ	۷	۲	۱۳
پتھر ڈیم	۹	۳	۱۴	دسنا	۱۰	۳	۱۴
مادھو پور سے گرھی ڈیم (برائچ لائن)				بھاگن بیلہ	۱۳	۳	۱۵
جگدیس پور	۸	۲	۱۴	چچا	۱۵	۲	۱۶
مہیس کنڈ	۱۷	۵	۱۶	سوہ	۱۷	۵	۱۷
گرھی ڈیم	۲۲	۷	۱۸	بہار کچھری	۱۸	۵	۱۸
راج محل سمین فیرجنگشن (برائچ لائن)				بہار شریف	۱۹	۵	۱۸
تین فیرجنگشن	۸	۲	۱۳	دست نگر	۲۳	۷	۱۹
بھاگپور سے مندرھل (برائچ لائن)				نالندہ	۲۶	۷	۱۱
ہاٹ پرانی	۷	۲	۱۳	سیلاؤ	۲۹	۸	۱۲
لکمانی	۱۰	۳	۱۵	راجگیر کنڈ	۳۳	۹	۱۳
دھوتی	۱۷	۵	۱۶	پٹنہ جگشن گیا جگشن (برائچ لائن)			
براہاٹ	۲۳	۷	۱۹	پون پون	۹	۳	۱۴
پنچواروڈ	۳۶	۷	۱۱	تریگنا	۱۹	۵	۱۸
مندھل	۳۱	۹	۱۳	ندول	۲۲	۷	۱۰
				جہاں آباد	۲۸	۸	۱۲
				ارکی	۳۰	۹	۱۲

نام اسٹیشن	فاصلہ	تھرو	انٹر	نام اسٹیشن	فاصلہ	تھرو	انٹر
ٹنڈا	۳۶	۱۰	۱۵	آرہ سے سہرام (برنج لائن)			
مخدوم پور	۳۹	۱۱	عہ	کساپ	۷	۱۲	۳
بیلہ	۴۵	۱۳	عہ	گرھنی	۱۲	۱۳	۵
چانکن	۵۱	۱۵	عہ	چاریکوری	۱۸	۱۵	۶
گیا	۵۷	عہ	عہ	دھنوتی	۲۰	۱۵	۸
دلدار گرتے تاڑی گھاٹ (برنج لائن)				پیمرو	۲۲	۱۶	۱۰
				موبہنی کلاں	۳۰	۱۹	۱۲
نارنگسر	۶	۲	۲	بکرم گنج	۳۶	۱۰	۱۵
تاڑی گھاٹ	۱۱	۳	۲	عبوشی کلاں	۳۸	۱۱	عہ
ڈائٹین گنج سے سول اینٹ بنک (برنج لائن)				شیخاع علی	۴۳	۱۲	عہ
				گرھ نوکھا	۴۹	۱۲	عہ
انکورہا	۱۰	۳	۳	کھارڈیہ	۵۴	عہ	عہ
بنی نگر روڈ	۱۹	۵	۸	سہرام	۶۱	۲	۹
جیلا	۲۹	۱۰	۱۲	فتوحہ سے اسلام پور (برنج لائن)			
حیدرنگر	۳۸	۱۱	عہ				
محمد گنج	۴۱	۱۲	عہ	دنیا نواں	۶	۲	۲
اتناری روڈ	۴۸	۱۲	عہ	دیا نواں	۱۰	۳	۲
گرہوار روڈ	۵۸	عہ	عہ	لوہنڈ روڈ	۱۲	۱۳	۵
راج ہارا	۶۸	عہ	عہ	ہاسہ	۱۴	۱۴	۶
ڈائٹین گنج	۷۹	عہ	عہ	رام بہوان	۱۹	۱۵	۸

نام اسٹیشن	فاصلہ	تھرو	انٹر	نام اسٹیشن	فاصلہ	تھرو	انٹر
انگوڑی سرائے	۲۱	۶	۹	تختانہ بیپور	۲۶	۱۰	۱۵
	۲۲	۶	۱۰	مانشی	۴۲	۱۳	۸
اسلام پور	۲۷	۸	۱۱	کھکریا	۷۷	۱۵	۱۰
کیول سے گیارہ جنگشن (برایچ لائن)				صاحب پور کمال	۸۵	۷	۱۲
				بیگوسرائے	۱۰۲	۷	۱۲
کھنسی سرائے	۵	۱	۲	برونی	۱۱۲	۵	۱۲
سراری	۹	۳	۴	محی الدین نگر	۱۳۵	۹	۱۳
شیخپور	۱۶	۵	۶	شاہ پور ٹیوری	۱۴۳	۱۰	۱۴
کاشی چک	۲۵	۷	۱۰	تھنارو وڈ	۱۴۸	۱۱	۱۵
وارث علی گنج	۳۱	۹	۱۳	ستہندی بزرگ	۱۵۱	۱۱	۱۵
بھاگی بر دیہہ	۳۶	۱۰	۱۵	دیسری	۱۵۲	۱۲	۱۵
نوادہ	۴۳	۱۲	۱۶	بدو پور	۱۶۰	۱۳	۱۵
نلیا	۵۲	۱۵	۱۹	حاجی پور	۱۶۶	۱۴	۱۵
جیواواں	۶۱	۱۶	۲۰	سونپور	۱۶۹	۱۴	۱۵
وزیر گنج	۶۵	۱۷	۲۱	چھپرہ	۲۰۲	۱۷	۱۵
پیمار	۷۲	۱۸	۲۲	سیوان	۲۲۰	۱۸	۱۵
مانپور	۷۵	۱۹	۲۳	بہٹنی	۲۷۱	۲۵	۱۵
گیارہ جنگشن	۷۸	۲۰	۲۴	گور کھپور	۳۱۲	۲۶	۱۵
کٹھیار سے کانپور				مانپور	۳۹۱	۳۲	۱۵
				گوندہ	۴۰۹	۳۳	۱۵
کورسیلا	۲۲	۵	۸	کانپور سٹی	۵۲۹	۴۲	۱۵

نام اسٹیشن	فاصلہ	تھرو	انٹر	نام اسٹیشن	فاصلہ	تھرو	انٹر
تھانہ بہیمپور سے بھاگلپور				حسن پور روڈ	۲۸	۶	۹
لٹی پور	۲	۱	۲	سلونا	۳۸	۸	۱۳
مہادیو پور	۹	۲	۳	املی	۴۲	۹	۱۴
سہاری	۳۰	۶	۱۰	اولا پور	۴۷	۱۰	ع
بھاگلپور پچھری	۳۳	۷	۱۱	گھگڑیا	۵۳	۱۱	ع
بھاگلپور	۳۵	۷	۱۲	مانشی	۵۹	۱۲	ع
سمتی پور سے بھٹیہی				دیگھا گھاٹ سے مکامہ گھاٹ			
جیا گھاٹ	۱۴	۳	۵	سونپور	۱۰	۲	۷
بیسرا	۲۱	۴	۷	جانبی پور	۲	۱	۱۱
درجنگہ	۲۲	۵	۸	سراے	۱۰	۲	۳
سکری	۳۶	۸	۱۲	بھگوان پور	۱۶	۳	۵
جھنجھار پور	۴۸	۱۰	ع	گردل	۲۱	۴	۷
رہریا	۷۳	۱۴	ع	کرینی	۲۵	۵	۸
بھٹیہی	۷۸	۱۵	ع	ترکی	۲۹	۶	۱۰
سمتی پور سے مانشی				منظف پور	۳۷	۸	۱۲
مرہن	۱۵	۳	۵	پوسار روڈ	۶۱	۱۲	ع
سرگھاٹ	۱۸	۴	۶	سمتی پور	۶۹	۱۴	ع
نیلانگر	۲۲	۵	۸	وانگ سرا	۲۲	۱۱	ع
				بھوارہ	۴۸	۱۰	ع
				پروڈکٹ گھاٹ	۵۸	۱۲	ع
				پنکسر گھاٹ	۶۴	۱۳	ع



نام اسٹیشن	فاصلہ	تھرڈ	انٹر	نام اسٹیشن	فاصلہ	تھرڈ	انٹر
مکامہ گھاٹ ۶۲	۱۵	۹	۹	نرگھنی گنج سے مکامہ گھاٹ			
بھٹیہا ہی سے مانسی				سہتھی	۷	۱	۲
بیول	۱۷	۲	۶	بتیا	۲۳	۵	۸
پرسرا	۲۲	۵	۸	مچھولی	۲۹	۶	۱۰
پنجگپھیا	۲۸	۶	۹	گولی	۳۷	۸	۱۲
سہرسا	۳۲	۷	۱۱	موتیہاری	۵۰	۱۰	۱۵
دودھیلا	۴۰	۸	۱۳	پیرا	۶۲	۱۳	۱۵
لکھانا بازار	۴۵	۹	۱۵	چکنی	۷۰	۱۳	۱۷
لوپپا	۴۹	۱۰	۱۷	جسی	۷۵	۱۵	۱۹
دھارا گھاٹ	۵۳	۱۱	۱۸	مہوال	۷۹	۱۵	۲۰
بادلا گھاٹ	۵۷	۱۲	۱۹	موتی پور	۸۲	۱۷	۲۲
مانسی	۶۱	۱۲	۲۰	کانہی	۹۲	۱۸	۲۳
در بھنگہ سے جے نگر				منظرف پور	۱۰۰	۱۸	۲۴
تارمرائے	۹	۲	۳	سمستی پور	۱۳۲	۱۸	۲۴
سکری	۱۳	۳	۴	برونی	۱۶۲	۱۸	۲۴
دھوبنی	۲۳	۵	۸	سمریا گھاٹ	۱۶۹	۱۸	۲۴
راج نگر	۲۹	۶	۱۰	مکامہ گھاٹ	۰	۱۸	۲۴
جے نگر	۳۲	۹	۱۳	پٹنہ جنگن سے کلکتہ			
				گلزار باغ			

نام اسٹیشن	تھرو	نام اسٹیشن	تھرو	نام اسٹیشن	تھرو
پینٹن سٹی	۲	اسنول	۲	پینٹن جنگشن سے دہلی	۱
بنکا گھاٹ	۳	رائی گنج	۳	چھلوا ری تریف	۱
فتوحہ	۳	اوٹل	۳	دانا پور	۱
خسرو پور	۶	درگا پور	۶	ینورا	۳
کروتہ	۶	خال جنگشن	۶	سدیو پور	۳
بختیار پور	۸	بردوان	۸	بھٹا	۵
اٹل گولہ	۱۰	کنگ پور	۱۰	کونٹلور	۶
بارہ	۱۲	رسولپور	۱۲	کھمیا	۷
پینڈارک	۱۳	دیپی پور	۱۳	آرہ جنگشن	۹
مورس	۱۵	سکھ گڑھ	۱۵	سہہ	۱۳
سکابہ جنگشن	۷	پنڈوہ	۷	سناہی	۱۳
سکا گھاٹ	۷	مگرا	۷	رکھتا تھ پور	۱۵
ڈمرا	۷	ہنڈیل جنگشن	۷	ڈمراؤن	۷
کیول جنگشن	۷	ہنگلی	۷	برونا	۷
جھا جھا	۷	شرف علی گنج	۷	ضانی	۷
سمیل تلہ	۷	سرامپور	۷	شکل ڈیہ	۷
جاسید پور	۷	بیلے	۷	مغل سراے	۷
مادھو پور	۷	للو	۷	جیو تا تھ پور	۷
ستارام پور	۷	کلکتہ	۷	کیلا باٹ	۷
پورنچک	۷			چنار	۷

۷	داؤد خاں	۸	دنگ پور
۷	علی گڑھ	۸	مرزا پور
۷	خورجہ	۸	بندھا چل
۷	سکندر پور	۹	نئی جنگشن
۷	عجیب پور	۱۲	الہ آباد
۷	واوری	۱۳	فستچپور
۷	غازی آباد	۱۴	کانپور
۷	ساہرہ	۱۵	اٹاوا
۷	دہلی	۱۶	شکوہ آباد
		۱۷	ٹنڈلہ
		۱۸	ستھرس

### ہفتہ وار ٹکٹ

فرسٹ - سکٹھ - انٹر۔ اور تھرڈ کلاس ہفتہ وار ٹکٹ  
اس ترتیب کے مطابق دیا جاتا ہے۔  
فرسٹ کلاس و سکٹھ کلاس ..... ۵۰ میل سے زیادہ ایک  
انٹر کلاس بندریکل ٹرین سو اچھا بیلی بیلی سیل .....  
انٹر کلاس بندریکل سو اچھا بیلی بیلی سیل ..... ۲۰۰ میل یا اس زیادہ  
تھرڈ کلاس بندریکل ٹرین .....  
تھرڈ کلاس بندریکل سو اچھا بیلی بیلی سیل ..... ۵۰ میل یا اس زیادہ

### کرایہ ہفتہ وار ٹکٹ

۱۰ میل سے ۳۰ میل تک ۱/۴ ایک طرفہ کرایہ سے  
۲۱ میل سے ۵۰ میل تک ۱/۳ ایک طرفہ کرایہ سے  
۳۲ میل سے اوپر تک ۱/۲ ایک طرفہ کرایہ سے

### کرایہ فی میل بذریعہ پانچ گڑی

#### درجہ اول

ایک میل سے سو میل تک ..... پونے پندرہ بان  
ایک سو ایک سے ۳۰۰ میل تک ..... ۱۸  
تین سو ایک سے اوپر تک ..... ۱۸

#### درجہ دوم

ایک سے سو میل تک ..... ۱۸  
ایک سو ایک سے ۳۰۰ میل تک ..... ۱۸  
تین سو ایک سے اوپر تک ..... ۱۸

#### انٹر کلاس

ایک سے ۳۰۰ میل تک ..... ۱۸  
تین سو ایک سے اوپر تک ..... ۱۸

#### تھرڈ کلاس

ایک سے ۵۰ میل تک ..... ۱۸  
۵۱ سے ۳۰۰ میل تک ..... ۱۸  
تین سو ایک سے اوپر تک ..... ۱۸

# سراج کرایہ پارسل بذریعہ مسافر گاری

فاصلہ بحساب میل				پیرا ۱۰	پیرا ۱۱	پیرا ۱۲	پیرا ۱۳
۲۵) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۲۵) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۵۰) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۷۵) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۱۰۰) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۱۲۵) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۱۵۰) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۱۷۵) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۲۰۰) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۲۲۵) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۲۵۰) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۲۷۵) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۳۰۰) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۳۲۵) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۳۵۰) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۳۷۵) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۴۰۰) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۴۲۵) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۴۵۰) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۴۷۵) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۵۰۰) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۵۲۵) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۵۵۰) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۵۷۵) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۶۰۰) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۶۲۵) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۶۵۰) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۶۷۵) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۷۰۰) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۷۲۵) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۷۵۰) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۷۷۵) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۸۰۰) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۸۲۵) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۸۵۰) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۸۷۵) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۹۰۰) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۹۲۵) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۹۵۰) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۹۷۵) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۱۰۰۰) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۱۰۲۵) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۱۰۵۰) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۱۰۷۵) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۱۱۰۰) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۱۱۲۵) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۱۱۵۰) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
(۱۱۷۵) میل سے زائد ہو	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶

روز	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
۱	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
۲	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
۳	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
۴	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
۵	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
۶	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
۷	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
۹	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
۱۰	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
۱۱	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
۱۲	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
۱۳	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
۱۴	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
۱۵	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
۱۶	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
۱۷	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷
۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵
۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴
۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳
۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲
۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱
۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰
۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹
۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸
۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷
۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶
۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵
۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴
۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳
۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲
۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱
۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰
۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹
۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸
۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷
۲۰۸	۲۰۹	۲۱۰	۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳	۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶
۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹	۲۲۰	۲۲۱	۲۲۲	۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵
۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸	۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱	۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴
۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷	۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰	۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳
۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶	۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹	۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲
۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵	۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸	۲۵۹	۲۶۰	۲۶۱
۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴	۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷	۲۶۸	۲۶۹	۲۷۰
۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳	۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶	۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹
۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲	۲۸۳	۲۸۴	۲۸۵	۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸
۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱	۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴	۲۹۵	۲۹۶	۲۹۷
۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰	۳۰۱	۳۰۲	۳۰۳	۳۰۴	۳۰۵	۳۰۶
۳۰۷	۳۰۸	۳۰۹	۳۱۰	۳۱۱	۳۱۲	۳۱۳	۳۱۴	۳۱۵
۳۱۶	۳۱۷	۳۱۸	۳۱۹	۳۲۰	۳۲۱	۳۲۲	۳۲۳	۳۲۴
۳۲۵	۳۲۶	۳۲۷	۳۲۸	۳۲۹	۳۳۰	۳۳۱	۳۳۲	۳۳۳
۳۳۴	۳۳۵	۳۳۶	۳۳۷					







۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳
۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴
۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵
۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶
۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷
۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸
۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹
۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰
۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱
۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲
۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳
۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴
۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵
۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶
۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷
۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸
۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹
۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰
۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱
۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲
۳۲	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳
۳۳	۳۲	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴
۳۴	۳۳	۳۲	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵
۳۵	۳۴	۳۳	۳۲	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶
۳۶	۳۵	۳۴	۳۳	۳۲	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷
۳۷	۳۶	۳۵	۳۴	۳۳	۳۲	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸
۳۸	۳۷	۳۶	۳۵	۳۴	۳۳	۳۲	۳۱	۳۰	۲۹
۳۹	۳۸	۳۷	۳۶	۳۵	۳۴	۳۳	۳۲	۳۱	۳۰
۴۰	۳۹	۳۸	۳۷	۳۶	۳۵	۳۴	۳۳	۳۲	۳۱
۴۱	۴۰	۳۹	۳۸	۳۷	۳۶	۳۵	۳۴	۳۳	۳۲
۴۲	۴۱	۴۰	۳۹	۳۸	۳۷	۳۶	۳۵	۳۴	۳۳
۴۳	۴۲	۴۱	۴۰	۳۹	۳۸	۳۷	۳۶	۳۵	۳۴
۴۴	۴۳	۴۲	۴۱	۴۰	۳۹	۳۸	۳۷	۳۶	۳۵
۴۵	۴۴	۴۳	۴۲	۴۱	۴۰	۳۹	۳۸	۳۷	۳۶
۴۶	۴۵	۴۴	۴۳	۴۲	۴۱	۴۰	۳۹	۳۸	۳۷
۴۷	۴۶	۴۵	۴۴	۴۳	۴۲	۴۱	۴۰	۳۹	۳۸
۴۸	۴۷	۴۶	۴۵	۴۴	۴۳	۴۲	۴۱	۴۰	۳۹
۴۹	۴۸	۴۷	۴۶	۴۵	۴۴	۴۳	۴۲	۴۱	۴



[illegible]

[illegible]

[illegible]

عین کددار	حالی کددار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
میس	میس	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
میس	میس	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
میس	میس	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
میس	میس	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
میس	میس	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
میس	میس	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵
میس	میس	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶
میس	میس	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷
میس	میس	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸
میس	میس	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹
میس	میس	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
میس	میس	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
میس	میس	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲
میس	میس	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳
میس	میس	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴
میس	میس	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵
میس	میس	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
میس	میس	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷
میس	میس	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸
میس	میس	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹
میس	میس	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰

[illegible]

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷
۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵
۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴
۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳
۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲
۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱
۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰
۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹
۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸
۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷
۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶
۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵
۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴
۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳
۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲
۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱
۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰
۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹
۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸
۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷
۲۰۸	۲۰۹	۲۱۰	۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳	۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶
۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹	۲۲۰	۲۲۱	۲۲۲	۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵
۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸	۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱	۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴
۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷	۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰	۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳
۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶	۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹	۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲
۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵	۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸	۲۵۹	۲۶۰	۲۶۱
۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴	۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷	۲۶۸	۲۶۹	۲۷۰
۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳	۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶	۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹
۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲	۲۸۳	۲۸۴	۲۸۵	۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸
۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱	۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴	۲۹۵	۲۹۶	۲۹۷
۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰	۳۰۱	۳۰۲	۳۰۳	۳۰۴	۳۰۵	۳۰۶
۳۰۷	۳۰۸	۳۰۹	۳۱۰	۳۱۱	۳۱۲	۳۱۳	۳۱۴	۳۱۵
۳۱۶	۳۱۷	۳۱۸	۳۱۹	۳۲۰	۳۲۱	۳۲۲	۳۲۳	۳۲۴
۳۲۵	۳۲۶	۳۲۷	۳۲۸	۳۲۹	۳۳۰	۳۳۱	۳۳۲	۳۳۳
۳۳۴	۳۳۵	۳۳۶	۳۳۷	۳۳۸	۳۳۹	۳۴۰	۳۴۱	۳۴۲
۳۴۳	۳۴۴	۳۴۵	۳۴۶	۳۴۷	۳۴۸	۳۴۹	۳۵۰	۳۵۱
۳۵۲	۳۵۳	۳۵۴	۳۵۵	۳۵۶	۳۵۷	۳۵۸	۳۵۹	۳۶۰
۳۶۱	۳۶۲	۳۶۳	۳۶۴	۳۶۵	۳۶۶	۳۶۷	۳۶۸	۳۶۹
۳۷۰	۳۷۱	۳۷۲	۳۷۳	۳۷۴	۳۷۵	۳۷۶	۳۷۷	۳۷۸
۳۷۹	۳۸۰	۳۸۱	۳۸۲	۳۸۳	۳۸۴	۳۸۵	۳۸۶	۳۸۷
۳۸۸	۳۸۹	۳۹۰	۳۹۱	۳۹۲	۳۹۳	۳۹۴	۳۹۵	۳۹۶
۳۹۷	۳۹۸	۳۹۹	۴۰۰	۴۰۱	۴۰۲	۴۰۳	۴۰۴	۴۰۵
۴۰۶	۴۰۷	۴۰۸	۴۰۹	۴۱۰	۴۱۱	۴۱۲	۴۱۳	۴۱۴
۴۱۵	۴۱۶	۴۱۷	۴۱۸	۴۱۹	۴۲۰	۴۲۱	۴۲۲	۴۲۳
۴۲۴	۴۲۵	۴۲۶	۴۲۷	۴۲۸	۴۲۹	۴۳۰	۴۳۱	۴۳۲
۴۳۳	۴۳۴	۴۳۵	۴۳۶	۴۳۷	۴۳۸	۴۳۹	۴۴۰	۴۴۱
۴۴۲	۴۴۳	۴۴۴	۴۴۵	۴۴۶	۴۴۷	۴۴۸	۴۴۹	۴۵۰
۴۵۱	۴۵۲	۴۵۳	۴۵۴	۴۵۵	۴۵۶	۴۵۷	۴۵۸	۴۵۹
۴۶۰	۴۶۱	۴۶۲	۴۶۳	۴۶۴	۴۶۵	۴۶۶	۴۶۷	۴۶۸
۴۶۹	۴۷۰	۴۷۱	۴۷۲	۴۷۳	۴۷۴	۴۷۵	۴۷۶	۴۷۷
۴۷۸	۴۷۹	۴۸۰	۴۸۱	۴۸۲	۴۸۳	۴۸۴	۴۸۵	۴۸۶
۴۸۷	۴۸۸	۴۸۹	۴۹۰	۴۹۱	۴۹۲	۴۹۳	۴۹۴	۴۹۵
۴۹۶	۴۹۷	۴۹۸	۴۹۹	۵۰۰	۵۰۱	۵۰۲	۵۰۳	۵۰۴
۵۰۵	۵۰۶	۵۰۷	۵۰۸	۵۰۹	۵۱۰	۵۱۱	۵۱۲	۵۱۳
۵۱۴	۵۱۵	۵۱۶	۵۱۷	۵۱۸	۵۱۹	۵۲۰	۵۲۱	۵۲۲
۵۲۳	۵۲۴	۵۲۵	۵۲۶	۵۲۷	۵۲۸	۵۲۹	۵۳۰	۵۳۱
۵۳۲	۵۳۳	۵۳۴	۵۳۵	۵۳۶	۵۳۷	۵۳۸	۵۳۹	۵۴۰
۵۴۱	۵۴۲	۵۴۳	۵۴۴	۵۴۵	۵۴۶	۵۴۷	۵۴۸	۵۴۹
۵۵۰	۵۵۱	۵۵۲	۵۵۳	۵۵۴	۵۵۵	۵۵۶	۵۵۷	۵۵۸
۵۵۹	۵۶۰	۵۶۱	۵۶۲	۵۶۳	۵۶۴	۵۶۵	۵۶۶	۵۶۷
۵۶۸	۵۶۹	۵۷۰	۵۷۱	۵۷۲	۵۷۳	۵۷۴	۵۷۵	۵۷۶
۵۷۷	۵۷۸	۵۷۹	۵۸۰	۵۸۱	۵۸۲	۵۸۳	۵۸۴	۵۸۵
۵۸۶	۵۸۷	۵۸۸	۵۸۹	۵۹۰	۵۹۱	۵۹۲	۵۹۳	۵۹۴
۵۹۵	۵۹۶	۵۹۷	۵۹۸	۵۹۹	۶۰۰	۶۰۱	۶۰۲	۶۰۳
۶۰۴	۶۰۵	۶۰۶	۶۰۷	۶۰۸	۶۰۹	۶۱۰	۶۱۱	۶۱۲
۶۱۳	۶۱۴	۶۱۵	۶۱۶	۶۱۷	۶۱۸	۶۱۹	۶۲۰	۶۲۱
۶۲۲	۶۲۳	۶۲۴	۶۲۵	۶۲۶	۶۲۷	۶۲۸	۶۲۹	۶۳۰
۶۳۱	۶۳۲	۶۳۳	۶۳۴	۶۳۵	۶۳۶	۶۳۷	۶۳۸	۶۳۹
۶۴۰	۶۴۱	۶۴۲	۶۴۳	۶۴۴	۶۴۵	۶۴۶	۶۴۷	۶۴۸
۶۴۹	۶۵۰	۶۵۱	۶۵۲	۶۵۳	۶۵۴	۶۵۵	۶۵۶	۶۵۷
۶۵۸	۶۵۹	۶۶۰	۶۶۱	۶۶۲	۶۶۳	۶۶۴	۶۶۵	۶۶۶
۶۶۷	۶۶۸	۶۶۹	۶۷۰	۶۷۱	۶۷۲	۶۷۳	۶۷۴	۶۷۵
۶۷۶	۶۷۷	۶۷۸	۶۷۹	۶۸۰	۶۸۱	۶۸۲	۶۸۳	۶۸۴
۶۸۵	۶۸۶	۶۸۷	۶۸۸	۶۸۹	۶۹۰	۶۹۱	۶۹۲	۶۹۳
۶۹۴	۶۹۵	۶۹۶	۶۹۷	۶۹۸	۶۹۹	۷۰۰	۷۰۱	۷۰۲
۷۰۳	۷۰۴	۷۰۵	۷۰۶	۷۰۷	۷۰۸	۷۰۹	۷۱۰	۷۱۱
۷۱۲	۷۱۳	۷۱۴	۷۱۵	۷۱۶	۷۱۷	۷۱۸	۷۱۹	۷۲۰
۷۲۱	۷۲۲	۷۲۳	۷۲۴	۷۲۵	۷۲۶	۷۲۷	۷۲۸	۷۲۹
۷۳۰	۷۳۱	۷۳۲	۷۳۳	۷۳۴	۷۳۵	۷۳۶	۷۳۷	۷۳۸
۷۳۹	۷۴۰	۷۴۱	۷۴۲	۷۴۳	۷۴۴	۷۴۵	۷۴۶	۷۴۷
۷۴۸	۷۴۹	۷۵۰	۷۵۱	۷۵۲	۷۵۳	۷۵۴	۷۵۵	۷۵۶
۷۵۷	۷۵۸	۷۵۹	۷۶۰	۷۶۱	۷۶۲	۷۶۳	۷۶۴	۷۶۵
۷۶۶	۷۶۷	۷۶۸	۷۶۹	۷۷۰	۷۷۱	۷۷۲	۷۷۳	۷۷۴
۷۷۵	۷۷۶	۷۷۷	۷۷۸	۷۷۹	۷۸۰	۷۸۱	۷۸۲	۷۸۳
۷۸۴	۷۸۵	۷۸۶	۷۸۷	۷۸۸	۷۸۹	۷۹۰	۷۹۱	۷۹۲
۷۹۳	۷۹۴	۷۹۵	۷۹۶	۷۹۷	۷۹۸	۷۹۹	۸۰۰	۸۰۱
۸۰۲	۸۰۳	۸۰۴	۸۰۵	۸۰۶	۸۰۷	۸۰۸	۸۰۹	۸۱۰
۸۱۱	۸۱۲	۸۱۳	۸۱۴	۸۱۵	۸۱۶	۸۱۷	۸۱۸	۸۱۹
۸۲۰	۸۲۱	۸۲۲	۸۲۳	۸۲۴	۸۲۵	۸۲۶	۸۲۷	۸۲۸
۸۲۹	۸۳۰	۸۳۱	۸۳۲	۸۳۳	۸۳۴	۸۳۵	۸۳۶	۸۳۷
۸۳۸	۸۳۹	۸۴۰	۸۴۱	۸۴۲	۸۴۳	۸۴۴	۸۴۵	۸۴۶
۸۴۷	۸۴۸	۸۴۹	۸۵۰	۸۵۱	۸۵۲	۸۵۳	۸۵۴	۸۵۵
۸۵۶	۸۵۷	۸۵۸	۸۵۹	۸۶۰	۸۶۱	۸۶۲	۸۶۳	۸۶۴
۸۶۵	۸۶۶	۸۶۷	۸۶۸	۸۶۹	۸۷۰	۸۷۱	۸۷۲	۸۷۳
۸۷۴	۸۷۵	۸۷۶	۸۷۷	۸۷۸	۸۷۹	۸۸۰	۸۸۱	۸۸۲
۸۸۳	۸۸۴	۸۸۵	۸۸۶	۸۸۷	۸۸۸	۸۸۹	۸۹۰	۸۹۱
۸۹۲	۸۹۳	۸۹۴	۸۹۵	۸۹۶	۸۹۷	۸۹۸	۸۹۹	۹۰۰
۹۰۱	۹۰۲	۹۰۳	۹۰۴	۹۰۵	۹۰۶	۹۰۷	۹۰۸	۹۰۹
۹۱۰	۹۱۱	۹۱۲	۹۱۳	۹۱۴	۹۱۵	۹۱۶	۹۱۷	۹۱۸
۹۱۹	۹۲۰	۹۲۱	۹۲۲	۹۲۳	۹۲۴	۹۲۵	۹۲۶	۹۲۷
۹۲۸	۹۲۹	۹۳۰	۹۳۱	۹۳۲	۹۳۳	۹۳۴	۹۳۵	۹۳۶
۹۳۷	۹۳۸	۹۳۹	۹۴۰	۹۴۱	۹۴۲	۹۴۳	۹۴۴	۹۴۵
۹۴۶	۹۴۷	۹۴۸	۹۴۹	۹۵۰	۹۵۱	۹۵۲	۹۵۳	۹۵۴
۹۵۵	۹۵۶	۹۵۷	۹۵۸	۹۵۹	۹۶۰	۹۶۱	۹۶۲	۹۶۳
۹۶۴	۹۶۵	۹۶۶	۹۶۷	۹۶۸	۹۶۹	۹۷۰	۹۷۱	۹۷۲
۹۷۳	۹۷۴	۹۷۵	۹۷۶	۹۷۷	۹۷۸	۹۷۹	۹۸۰	۹۸۱
۹۸۲	۹۸۳	۹۸۴	۹۸۵	۹۸۶	۹۸۷	۹۸۸	۹۸۹	۹۹۰
۹۹۱	۹۹۲	۹۹۳	۹۹۴	۹۹۵	۹۹۶	۹۹۷	۹۹۸	۹۹۹
۱۰۰۰	۱۰۰۱	۱۰۰۲	۱۰۰۳	۱۰۰۴	۱۰۰۵	۱۰۰۶	۱۰۰۷	۱۰۰۸
۱۰۰۹	۱۰۱۰	۱۰۱۱	۱۰۱۲	۱۰۱۳	۱۰۱۴	۱۰۱۵	۱۰۱۶	۱۰۱۷
۱۰۱۸	۱۰۱۹	۱۰۲۰	۱۰۲۱	۱۰۲۲	۱۰۲۳	۱۰۲۴	۱۰۲۵	۱۰۲۶
۱۰۲۷	۱۰۲۸	۱۰۲۹	۱۰۳۰	۱۰۳۱	۱۰۳۲	۱۰۳۳	۱۰۳۴	۱۰۳۵
۱۰۳۶	۱۰۳۷	۱۰۳۸	۱۰۳۹	۱۰۴۰	۱۰۴۱	۱۰۴۲	۱۰۴۳	۱۰۴۴
۱۰۴۵	۱۰۴۶	۱۰۴۷	۱۰۴۸	۱۰۴۹	۱۰۵۰	۱۰۵۱	۱۰۵۲	۱۰۵۳
۱۰۵۴	۱۰۵۵	۱۰۵۶	۱۰۵۷	۱۰۵۸	۱۰۵۹	۱۰۶۰	۱۰۶۱	۱۰۶۲
۱۰۶۳	۱۰۶۴	۱۰۶۵	۱۰۶۶	۱۰۶۷	۱۰۶۸	۱۰۶۹	۱۰۷۰	۱۰۷۱
۱۰۷۲	۱۰۷۳	۱۰۷۴	۱۰۷۵	۱۰۷۶	۱۰۷۷	۱۰۷۸	۱۰۷۹	۱۰۸۰
۱۰۸۱	۱۰۸۲	۱۰۸۳	۱۰۸۴	۱۰۸۵	۱۰۸			



روز	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
شنبه	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
یکشنبه	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
دوشنبه	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
سه شنبه	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
چهارشنبه	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
پنجشنبه	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
شنبه	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
یکشنبه	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
دوشنبه	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
سه شنبه	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵
چهارشنبه	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶
پنجشنبه	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷
شنبه	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸
یکشنبه	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹
دوشنبه	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
سه شنبه	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
چهارشنبه	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲
پنجشنبه	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳
شنبه	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴
یکشنبه	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵
دوشنبه	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
سه شنبه	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷
چهارشنبه	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳		

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]



[illegible]

[illegible]

[illegible]





[illegible]

اجنار ات۔ کیلئے دو درجے قائم کئے گئے ہیں۔ درجہ اول کو اکسیرس کہتے ہیں اور درجہ دوم کو آرڈر کہتے ہیں۔ درجہ اول ۴۴ الفاظ کا انگریزی زائد الفاظ کے لئے فی چھ لفظ دو آنے نام اور پتہ کے الفاظ بھی گئے جائینگے درجہ دوم ۴۴ الفاظ کے آٹھ آنے۔ زائد الفاظ کے لئے فی چھ لفظ ایک آنے نام اور پتہ کے الفاظ نہیں گئے جائینگے۔ علاوہ ان کے یہ رعایت کی گئی ہے کہ ایک خبر کئی اجنارات کے لئے جو ایک ہی شہر میں ہوں بھیجی جاسکتی ہے مگر نقل کرنے کے لئے ہر سو الفاظ کے لئے چار آنے محصول لیا جائیگا۔

نوٹ۔ تار انگریزی یا دیسی زبان میں بھیجے جاسکتے ہیں۔ مگر تحریر انگریزی حروف میں ہونی چاہئے۔ جس مقام کو تار بھیجا ہو اس مقام کے میل تک تار آفس کے ملازم تار پہنچائینگے۔ اگر اس سے دور ہوگا تو بذریعہ ڈاک اس مقام کو روانہ کیا جائے گا۔ ہاں اگر تار بھیجنے والا خرچ دیگا تو بذریعہ ملازم یا کسی اور ذریعہ سے مکتوب الیہ کو تار پہنچایا جائے گا۔ اگر تار بھیجنے والے کی مرضی ہوگی تو تار ملفوف کر کے نہ بھیجا جائے گا۔ کھلا ہوا روانہ کیا جائے گا۔ تاکہ اگر مکتوب تار نہ بھی لے تو اسے مطلب آگاہ ہو جائے۔

### قواعد تار برقی یورپ

واضح ہو کہ یورپ اور پیرس کا تار دو لفظ سے کم کا نہیں کیا جائیگا بھیجنے والے اور لینے والے کے نام اور پتے کے جتنے لفظ ہوں گے ان کی بھی میں لپھاوگی۔ ذیل کے مقامات کا نرخ یہ ہے۔ سوائے ترکی اور روس کے یورپ کے ہر شہر کے تار برقی کا نرخ براہ طہران فی لفظ ایک روپیہ آٹھ آنے۔ اور براہ ترکی ایک روپیہ چھ آنے مالک سلطنت روس براہ طہران فی لفظ۔

ایک روپیہ تین آنہ اور براہ سویر فی لفظ ایک روپیہ آٹھ آنہ ممالک سلطنت  
 عثمانیہ براہ قادی لفظ ایک روپیہ سات آنہ اور براہ سویر فی لفظ ایک روپیہ  
 آٹھ آنہ عدن اور یرم براہ بمبئی فی لفظ ایک روپیہ ۔  
 اسٹامپ ڈیوٹی جب ترت مدت کی ہند کی روپیہ کے اوپر ہو تو  
 آنہ کا اسٹامپ چاہئے ۔ اور ترت مدت نہ ہو اور ایک سال کے اندر نہ ہو تو  
 اس پر ذیل کے موافق اسٹامپ لگانا چاہئے ۔

روپیہ		روپیہ		روپیہ		روپیہ	
ایک ہند کی روپیہوں کی تفصیل		ایک ہند کی روپیہوں کی تفصیل		ایک ہند کی روپیہوں کی تفصیل		ایک ہند کی روپیہوں کی تفصیل	
روپیہ	آنہ	روپیہ	آنہ	روپیہ	آنہ	روپیہ	آنہ
۱	۲۰۰	۱	۳	۱	۰	۱	۰
۲۰۱	۴۰۰	۲	۴	۲	۰	۲	۰
۴۰۱	۶۰۰	۳	۶	۳	۰	۳	۰
۶۰۱	۱۰۰۰	۵	۱۰	۵	۰	۵	۰
۱۰۰۱	۱۲۰۰	۶	۱۱	۶	۰	۶	۰
۱۲۰۱	۱۶۰۰	۸	۱۲	۸	۰	۸	۰
۱۶۰۱	۲۵۰۰	۱۲	۱۶	۱۲	۰	۱۲	۰
۱۵۰۱	۵۰۰۰	۱۵	۱۵	۱۵	۰	۱۵	۰

ملاحظہ ہو صفحہ (۲۵۱)



# حج بیت اللہ شریف

ڈاکٹر لیان مصنف تہ عن کا بیان

حج بیت اللہ جسے اپنی عمر میں کم از کم ایک مرتبہ بجالانے کا ارادہ ہر ایک مسلمان کرتا ہے۔ اسلام کا بیت بڑا رکن ہے۔ حج کا سفر بڑے بڑے قافلہ بچے ذریعہ ہوتا ہے جن میں عظیم الشان قافلے قاہرہ اور دمشق سے روانہ ہوتے ہیں تاکہ شریف کے قریب پہنچ کر حاجی سر منڈاتے ہیں اور خانہ کعبہ کا سات مرتبہ طواف کرتے ہیں اور حجر اسود کا بوسہ دیتے ہیں پھر مکہ شریف سے قریب کوہ عرفات پر آکر خطبہ سنتے ہیں اور سنت ابراہیمی کے اتباع میں شیطان کو ٹکریاں مارتے ہیں اور حج کو قربانی پر ختم کرتے ہیں۔ اس کے بعد حاجی مدینہ منورہ جاتے ہیں جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ مبارک ہے۔

حج کے زمانہ میں مکہ شریف میں اکثر دولاکھ تک مسلمان جمع ہو جاتے ہیں اور مختلف اقطار عالم کے مسلمان مراکش اور وسط افریقہ سے لیکر ہندوستان و چین تک کے آپس میں ملتے ہیں۔ احکام قرآنی کے بموجب سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور فقہائے اسلام کے قول کے مطابق منجملہ دیگر عظیم الشان مصلحتوں کے اسی اخوت کو ترقی دینے کیلئے طریقہ حج قائم کیا گیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ مکہ شریف میں حاجی یکجا ہو جاتے ہیں ایک دوسرے کا حال پوچھتے ہیں اور مذہبی مسائل کی تحقیق کرتے ہیں اور ہر قسم کے خیالات و ارادے حاجیوں کے ذریعہ سے تمام ممالک اسلام میں پھیل جاتے ہیں۔

# زائرین عراق کیلئے ہدایت

(۱) بصرہ سے بغداد شریف۔ کربلائے معلیٰ۔ نجف اشرف۔ سامرا اور ظہیر شریفین تک ریل پر سفر ہو سکتا ہے اور اس کے ٹکٹ واپسی بھی اور ایکٹ کے بھی رنگون کا ٹکٹ۔ سندھالا۔ کراچی اور بمبئی سے مل سکتے ہیں۔

(۲) کراچی بصرہ سے کربلا اور کربلا سے کاظمین شریف تک آنے جانے کا ذریعہ واپسی ٹکٹ متھرد کلاس کے لئے اکتیس روپیہ بارہ آنہ (۱۳ روپیہ) اور سکند کلاس کے لئے تریس روپیہ آٹھ (۲۳ روپیہ) ہوگا۔ اسی طرح بصرہ سے کربلا کاظمین شریف اور سامرا تک تیسرے درجہ کے چھتیس روپیہ (۲۳ روپیہ) اور سکند کلاس کے پندرہ روپیہ (۱۳ روپیہ) واپسی ٹکٹ کا ہوگا۔

(۳) واپسی ٹکٹ کی میعاد پانچ ماہ ہوگی۔

(۴) بارہ سال سے کم عمر کے بچوں کا کرایہ نصف ہوگا۔

(۵) بصرہ سے جو گاڑیاں روانہ ہوتی ہیں ان میں کربلائے معلیٰ۔ اور کاظمین شریف ایک براہ راست جانیوالے چند ڈبے بھی لگا دئے جاتے ہیں۔ کربلا تک ریل کے سفر میں ہیں گھنٹے اور کاظمین شریف تک ۲۳ گھنٹے صرف ہوتے ہیں۔

## گزارش

جمع حضرات سے یہ ہے کہ کتاب قانون ریلوی کے کسی مضامین میں ایس غلطی ہو تو بذریعہ تحریر اس حقیر کو ایما دیا جائے تاکہ طبع ثانی میں درست کر دیا جائے۔

عاجز محمد ربان الدین تاجر کتب

۷

گشتی دفتر محاسبی سرکار عالی  
نشان (۲۸)

واقع ۲۶ شہر پور ۱۳۳۶  
مشمولہ مثل ۱۰ شاخ امانت ۳۶  
نشان مثل (۹) صیفہ عام ۱۳۳۳

منجانب صدر محاسب سرکار عالی  
خدمت - جمیع عہدہ دار صاحبان ملک سرکار عالی  
مقدمہ - ایصال ماہوار چھ ماہ پیشگی بہ منصبداران و وظیفہ خواران  
و ماہوار یا باں بغرض زیارات مقامات مقدسہ -

بمسلسلہ گشتی دفتر نشان (۳۴) واقع ۵ سرخورداد ۱۳۳۶ ان و بنظر وصول ملہ  
مقدمہ صاحب سرکار عالی صیفہ فینانس نشان (۵۳۰) مورخہ ۸ تیر ۱۳۳۶ ان بمقدمہ منصبدار  
عنوان نگارش ہے کہ زیارات مقامات مقدسہ کا حج زیارت حرمین شریفین کی طرح  
سے کوئی وقت مقرر نہیں ہے اور نہ روٹنگی قافلہ کا منجانب سرکار عالی کوئی انتظام  
ہوتا ہے اسلئے ایسی ماہو این ایصال کرنے میں بموجب فقرہ (۴) گشتی دفتر نشان  
(۳۶) مورخہ ۲۶ مہر ۱۳۳۵ ان عمل ہوگا۔ اور عازمین و زائرین مقامات مقدسہ کو  
ماہوار پیشگی چھ ماہ بدوں ملا خطہ پاسپورٹ وغیرہ ایصال نہ ہوگی چونکہ محکمہ صاحب  
خزانہ عامرہ کو چھ ماہ کی رخصت منصبداران منظور کرنے کا اقتدار ہے پس اسباب  
معلوم ہوتا ہے کہ منصبداران و وظیفہ خواران ماہوار یا باں خاص جس خزانہ سے وہ  
رقم حاصل کرتے ہیں وہاں درخواست سبوالہ نشان و وثیقہ و باوخال پاسپورٹ پیش کریں  
تاکہ خزانہ متعلقہ سے حساب بطہ تحریک ہونے پر دفتر ہذا سے بعد کمال اطمینان منظوری  
رخصت زائد از قس ماہ مقدمہ صاحب سرکار عالی صیفہ فینانس کی خدمت میں پہنچا دے

ایصال تنخواہ پیشگی چھ ماہ کیجا سکے اور بعد منظوری محکمہ سرکار خزانہ متعلقہ کو لو اپنی پاسپورٹ وغیرہ احکام اجرا ہوں مخفی نہ رہے کہ اس کے قبل اکثر درخواستیں راست محکمہ فینانس پر پیش ہوئی تھیں جن کی نسبت قمر موصوف نے ارقام کیا ہے کہ راست پیش ہوں گی تو کارروائی نہ ہوگی فقط ترحد تخطا صدر محاسب سرکار عالی ۔

گشتی فقر صد محاسب کا برعالی

مشمولہ مثل (۹) صیفیہ عام ۱۳۳۳ھ

نشان وسم ۱۳

منجانب صدر محاسب سرکار عالی۔

خدمت جمیع عہدہ دار رضا جاں ملک سرکار عالی۔

مقدمہ۔ عطاءے تنخواہ پیشگی بغرض حج و زیارت مقامات مقدسہ منصوبہ داران و وظیفہ خواران وغیرہ۔

به سلسله گشتی دفتر پنهان (۳۶) موبضه ۲۶ مهر ۱۳۳۵ ان بتباعت فرمان خروای محوله مرسله

محکمہ سرکاری صیغہ فیماں نشان (۲۲۵) مجریہ صیغہ کلیات پورضہ سرخورد او

بمقدمہ مندرجہ عنوان نگارش ہے کہ سرکاری ملازمین کے مماثل منصفہ اراک ٹیلیفون

کو بھی حج و زیارت حرمین شریفین، کربلائے معلیٰ، بغداد شریف، نجف اشرف۔

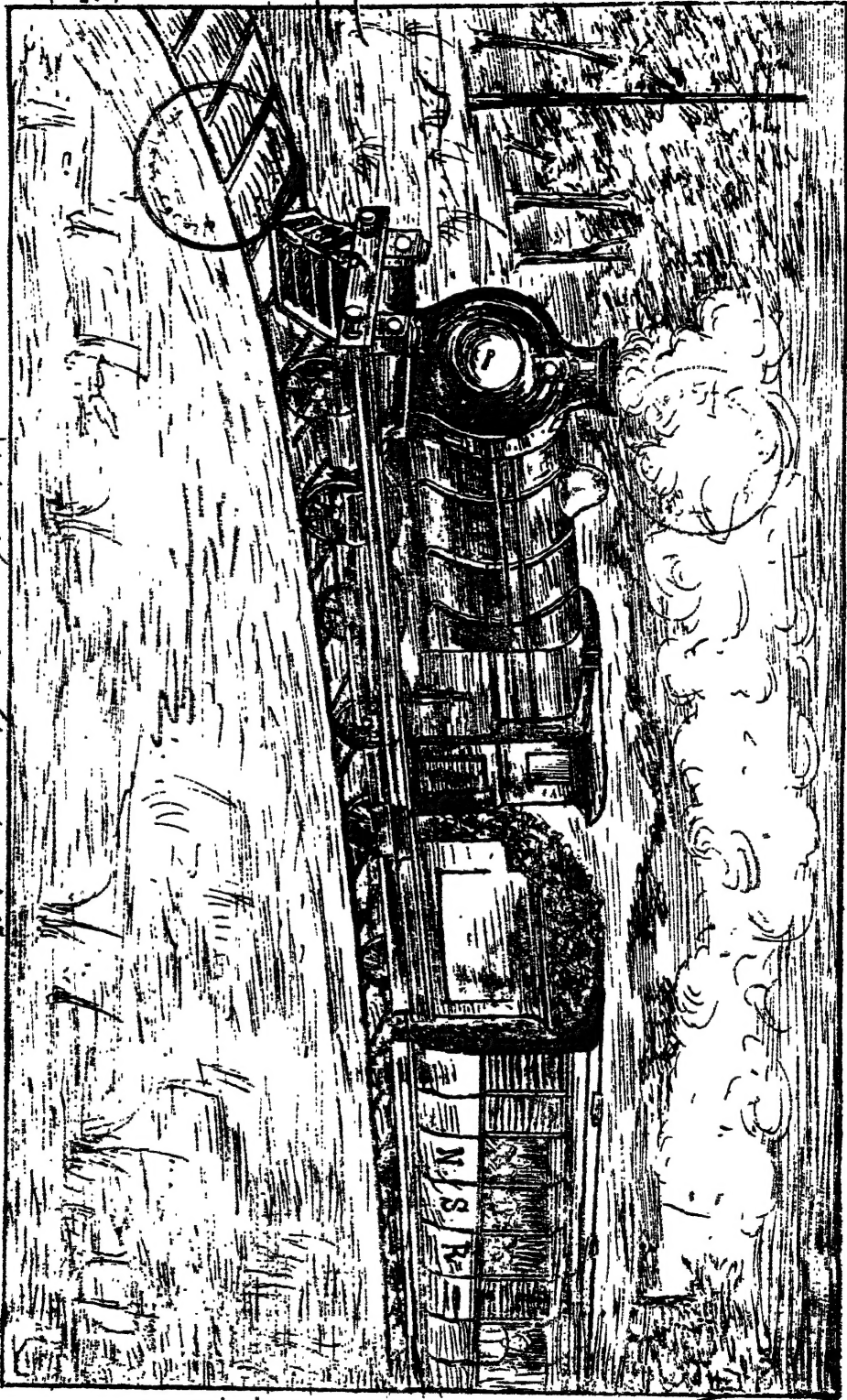
مشہد مقدس اور بیت المقدس کے لئے چھ ماہ کی پیشگی تیجواہ ایصال ہو سکے گی

پس حربہ تعمیل فرمائیجائے فقط

مشرعہ دستخط صدر محاسب کار عالی ۔

و	واحد نمبر
	فردی نمبر

مکتبہ



فنون نیوے مالک محرمہ کارستانی

# قانون اساسی افغانستان

۴	جدید قواعد حصول اراضی به اغراض آرایش بلده
۸	جدید قانون کارخانجات سرکار عالی
۳	جدید قانون متعلقه کاشت و حمل و نقل پنبه
۶	جدید قواعد چمچک براری آصفیه
۸	جدید قواعد درباری قیدیان دائم الحبس
۳	جدید قانون حفاظت آثار قدیمه سرکار عالی
۸	جدید قانون کپنی نشان (۴) ۱۳۲۰ فصلی و ترمیم نشان (۱) ۱۳۲۹ فصلی
۳	جدید قواعد کپنی مشترکه نشان (۴) ۱۳۲۰ فصلی
۸	جدید قواعد دوره تخفیف مصارف بخته و عدالت
۸	جدید قواعد اختیارات عدالتی جاگیر داران
۸	جدید تمثیلات دفاتر قانون شهادت سرکار عالی
۸	جدید خلاصه دستور العمل اخام معنظرة و گشتیات مال متعلقه
۸	جدید دستور العمل آبکاری المهر گشتیات
۸	جدید گشتیات محکمہ قیاس و فراہین مبارک ۱۳۳۹ فصلی
۸	جدید گشتیات محکمہ صدر محاسبی سرکار عالی ۱۳۳۹ فصلی
۸	جدید مراسلات صدر محاسبی سرکار عالی ۱۳۳۹ فصلی
۸	جدید گشتیات محکمہ قلمی مال ۱۳۳۹ فصلی
۸	جدید شرح قانون حصول اراضی سرکار عالی

محمد برهان الدین تاجر کتب نیپل مارکٹ حیدرآباد دکن